

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 جون 2012ء بمطابق 27 رجب 1433 ہجری صحیح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ O لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا  
أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ O قُلْ أَعْيَرِ اللَّهُ أَبْعَى رَبِّ أَوْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ع وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا  
عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ O  
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا  
ءَاتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

(ترجمہ): کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ کہہ دو کیا اب میں اللہ کے سوا اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے گا تو وہ اسی کے ذمہ ہے اور ایک شخص دو سرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلا دے گا۔ اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے ہیں تاکہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے حکموں میں آزمائے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Sikandar Hayat Khan Sherpao جزاکم اللہ۔  
Sahib, to please start discussion on.....

جناب نصیر محمد میداخیل: کورم پورہ نہ دے جی۔

جناب سپیکر: یرہ تا بانڈی ہم خله تیرہ دہ، بنہ درتہ معلومہ دہ چہ ستاسو ممبران  
خنکہ دی؟

جناب نصیر محمد میداخیل: نہ ما وئیل چہ د بجت کار دے چہ بجت بانڈی بحث  
اوشی۔

جناب سپیکر: دا تھیک دہ خو تہ نن پہ ورومبی خل وختی راغلی یئ، تہ خو ہم  
روزانہ نا وختہ راخی۔ Count down, please۔ آئندہ کیلئے اجلاس وہی دوپہر کو ہوگا، بارہ بجے  
تاکہ نیند ہی نہ کر سکیں۔ ایک دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔  
(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی کتنا؟ Quorum is not complete۔ ابھی اس طرح کرتے ہیں کہ میرے خیال  
میں یہی بہتر ہوگا کہ آپ بھی جائیں، گھر میں آرام کریں دو گھنٹے تین گھنٹے، جتنا بھی آپ سو سکتے ہیں، کام  
کر سکتے ہیں، کھانا کھا کے دو بجے آجائیں۔ The Sitting is adjourned till۔۔۔۔۔۔۔۔

اراکین: کارروائی جاری رکھی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، کارروائی ہو نہیں سکتی، کارروائی ہو نہیں سکتی۔

ایک رکن: گیٹ پر بھی کچھ ممبرز آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: گیٹ انٹری بھی 24 ہے تو کب تک پورا ہوگا۔ میں سپیکر نوبجے آتا ہوں، عام طور پر اسمبلی  
سپیکر کا انتظار کرتی ہے، میں نوبجے سے آیا ہوں، آپ لوگوں کا انتظار اور ابھی دیکھو۔

اراکین: ہم تو وقت پر آئے ہیں، ان کی سزا ہمیں کیوں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہ، کارروائی کیدہی نہ شی جی۔

ایک رکن: گپ بہ اولگھوؤ۔

جناب سپیکر: او گپ والا خبرہ تھیک دہ خو دا دغہ دی، سبا بہ درتہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مونر، خو سحر وختی نہ راغلی یو، د هغوی سزا مونر له مه را کوئی سر۔

جناب سپیکر: کارروائی ختمه شوہ جی او۔۔۔۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت): سر، دا او گورہ گورنمنٹ بنچز پورہ دی جی، دا گورہ د اپوزیشن والا نشته دے او گورہ یو اپوزیشن لیڈر سرہ خوا اپوزیشن نہ جو پیری، دا او گورئی دا کورم برابر دے۔ هغلته خو ک نشته دے، دوی د خوب نہ نہ دی پاخیدلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ تھیک دہ، تھیک دہ، جی تھیک دہ، دواہ خبری تھیک دی خو دا بہ داسی کوؤ جی، اوس خوبیا تاسو تہ مناسب نہ بنکاری، ہم دا لیت تائم بہ بنہ وی۔ نن خو بہ دوه بجی کوؤ او د آئندہ د پارہ پانچ بجی، پانچ بجی۔ آج دونه تک Sitting adjourn کی جاتی ہے، اسمبلی Adjourn کی جاتی ہے، دونه تک اور آئندہ کیلئے پانچ بجے سے شروع ہوگی۔ تھینک یوجی، شکریہ۔ ادھر آجائیں،، چیمبر میں آجائیں، تھوڑا سا گپ شپ، اکرم خان درانی صاحب! ادھر آجائیں، آپ کی ترسکون، گپ شپ تھوڑا سنتے ہیں۔ شکریہ جی، تھینک یو۔

---

(اجلاس آج بروز سوموار مورخہ 18 جون 2012ء دونه بجے بعد از دوپہر تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

## دوسری نشست

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 جون 2012ء بمطابق 27 رجب 1433 ہجری بعد از دوپہر دو بج کر گیارہ منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
يَتَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ ءَادَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ  
وَجِيهًا O يَتَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا O يَصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ  
لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔  
(ترجمہ): اے ایمان والو تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ نے موسیٰ کو ان کی  
باتوں سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا تھا۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا  
کرو۔ تاکہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور جس نے اللہ اور اس کے  
رسول کا کہنا مانا سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر سر، دیر اہم پوائنٹ آف آرڈر دے، دیر اہم

دے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر خود دے جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: ایک منٹ کیلئے سر، صرف ایک منٹ کیلئے پبلیز۔

جناب سپیکر: Ladies first, ladies first۔ او در پیرہ یو منٹ، دی پسی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ اس اسمبلی کا

بلکہ پورے ملک کی جتنی بھی اسمبلیاں ہیں، ان اسمبلیوں کا ماحول آج بہت زیادہ سوگوار ہو گا کیونکہ فوزیہ

وہاب جیسی شخصیت جو ہے، کہ دوسری پارٹیاں بھی ان کی سیاسی شخصیت کو ماننتی ہیں اور انہوں نے جس

جدوجہد سے کام کیا، پیپلز پارٹی جب ایک مشکل حالات میں آئی تو وہ ایسی کر رہی تھی کہ جس نے ہمیشہ اپنی

پارٹی کا ساتھ دیا اور اس پارٹی سے بے وفائی نہیں کی، جو بے وفائی نہیں کرتے وہ امر ہو جاتے ہیں اور فوزیہ

وہاب جیسی شخصیات جو ہیں، کسی پارٹی میں میرا خیال ہے اگر ایسی شخصیات ہوں تو وہ پارٹیاں اپنے آپ پہ

فخر کرتی ہیں۔ میں ان کی معفرت کیلئے دعا بھی کروانا چاہتی ہوں اور میں ان کے بارے میں یہ کہنا چاہتی

ہوں کہ وہ مر کر بھی امر اس لئے ہو گئیں کہ انہوں نے اپنی پارٹی سے بے وفائی نہ کر کے اپنے آپ کو ایسی

جگہ پہ پہنچا دیا کہ جہاں پہ لوگ ان کی تعریف کریں گے۔ اس کے علاوہ جو لنڈی کوتل میں واقعہ پیش آیا،

26 لوگ اس میں جان بحق ہوئے اور 52 کے قریب زخمی ہوئے، میں ان دہشت گردوں کو یہ پیغام دینا

چاہتی ہوں کہ تم جتنے بھی ظلم کر لو، یہاں کی اسمبلی کے تمام لوگ، منسٹر صاحبان، یہاں کی اپوزیشن، یہاں کی

گورنمنٹ کیونکہ جب ایسا وقت آتا ہے تو گورنمنٹ اور اپوزیشن ایک ہوتی ہیں، یہاں اسمبلی کے تمام لوگ

نہ تو تمہارے زیر آئیں گے، نہ تم سے ڈریں گے، نہ پولیس ڈرے گی، نہ فوج ڈرے گی، ہم تمہارے سامنے

سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں، تم جتنا ظلم کر سکتے ہو، ان معصوم نوجوانوں پہ اور ان معصوم لوگوں پہ

کر سکتے ہو کر لو، آخر تمہیں بھی خدا کو جواب دینا پڑے گا لیکن تم خدا کو جب ماننے ہی نہیں ہو، ایک بے گناہ

مسلمانوں کو جب قتل کرتے ہو تو میں تمہیں مسلمان نہیں سمجھتی، میں تمہیں انسانیت کے قاتل سمجھتی

ہوں۔ خدا کیلئے، یہ لوگوں کے پیسے لیکر اور لوگوں سے جو تم رقوم لیتے ہو اور اس پہ تم اپنے معصوم نوجوانوں

کو قتل کرتے ہو تو یہ پیسے نہ تمہارے کام آئیں گے اور نہ ہی تمہاری اولاد کے کام آئیں گے تو مہربانی کرو، میں تم سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ مذاکرات کے ٹیبل پہ آ جاؤ اور مذاکرات گورنمنٹ سے کرو لیکن خدارا میرے صوبے کے نوجوانوں کی لاشیں ہمیں اور نہ دکھاؤ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ملک قاسم خان! دعا کیلئے پہلے جو بی بی نے کہا، ان کیلئے پہلے دعائے مغفرت مانگیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! دعا بارہ کبھی خو ہغی نہ مخکبھی زہ یو دوہ خبری د فوزیہ و ہاب بارہ کبھی کول غوارم چہ کہ تاسو اجازت را کوئی چہ ہغہ یرہ لویہ لیڈرہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دعا نہ پس او کری خیر دے، اوس مو ہغوی تہ او وئیل نو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زما بہ دا ریکویسٹ وی، دعا چہ دہ، ہغہ د لنڈیکوتل والا او د کوہات چہ پرون نہ ہغہ بلہ ورخ دہما کہ شوہ وہ، د ہغوی د پارہ ہم پکبھی دعا او کری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوم خایونہ چہ دی، ہغہ ٲول پکبھی یاد کرہ۔ ملک قاسم خان! لڑہ بنہ دغہ و کرہ جی۔

### دعائے مغفرت

ملک قاسم خان خٹک: اللہم ربنا ءاتنا فی الدنیا حسنةً و فی الآخرۃ حسنةً و قنا عذاب النار۔ اللہ د جنتونہ نصیب کری، اللہ د مونبرہ ٲول او بخبھی۔

جناب سپیکر: اللہ د ہغوی ٲول او بخبھی چہ کوم چرتہ ہم دہما کو کبھی دی او ٲول ہغہ دی۔

ملک قاسم خان خٹک: اوس پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: ہم دی دغہ سرہ Related دے؟

ملک قاسم خان خٹک: یرہ اہم دے۔

جناب سپیکر: نہ دی سرہ Related دے؟

ملک قاسم خان خٹک: بالکل جی، دی نہ اہم دے جی۔

جناب سپيڪر: نه خوده پسي بيا اووايي، ودريره چي، ودريره يو Topic شروع شو، که په دې باندې خبره کوي خو اوس وکړه، که نه وي ده پسي بيا وکړه.

جناب لياقت علي شاد (وزير آکاري و محاصل): جناب سپيڪر صاحب! زه جي دا گزارش کوم، زه دا يو گزارش کوم جي چي زه د خپل معزز ورور ملک قاسم صاحب ډير زيات مشکور يم چي هغه دعا وکړه خو هغه دعا خان د پاره ده جي، مونږ خود مرحومينو د پاره چي کومه دعا غوښتي وه نو ما وئيل چي ټول اجتماعي دعا هغوي د پاره وکړي----

جناب سپيڪر: بشير بلور صاحب- پريزده چي بشير بلور صاحب ئه وکړي.

سنيئر وزير (بلديات): جناب سپيڪر صاحب! ډيره مهرباني- سپيڪر صاحب، دا پرون نه هغه بله ورغ دا فوزيه وهاب صاحبه چي په حق رسيدلي ده، فوزيه وهاب دا يو ډيره زړه سياسي کارکنه وه او د دې داسي ده، څنگه چي زما دې نگهت اورکزي هم خبره وکړه چي خپله پارتي ئه نه ده پريښودي او ډير لويه تکليفات ئه هميشه تير کړي دي او دومره با اصوله بنځه وه چي هغې يو بيان ورکړه وو، دا اخباري بيان نه پس هغې خپل هغه عهدې نه هم استعفي ورکړه او دوه ځله د نيشنل اسمبلي ممبره هم جوړه شوې وه او څو ځله مونږ سره هغې دې چينلز کښي مخامخ خبرې هم کړې دي او بيا ذاتي طور باندې زما ورسره ډير بنه تعلق هم وو، سلام دعا وه او داسي د بنځي په حيثيت د هغې دومره لويه مقام وو چي د هغې باوجود د دې نه چي هغه خپله پارتي کښي هم دغه شان ولاړه وه او هغې سره د پارتي چي خپله عهده ئه ترې هم واغسته، د هغې باوجود هغې د پارتي نه گيله هم اونکړه او داسي خوش قسمته هم وه چي پرون شب معراج وو او هغه په حق رسيدلي وه نو زما داسي دغه دے چي د هغې د پاره هر څومره د هغوي تعريف او هر څومره د هغې ستاينه او سياسي طور باندې د هغې کوم سوچ چي دے، د يو Democratic, political، او Progressieve سوچ بنځه وه او چي د هغې څومره ستاينه وکړو نو هغه کمه ده- سپيڪر صاحب، زه لږ پرون هسپتال ته لارم او زه تاسو ته دا حلفيه وایم چي داسي معصوم هلکان، يو هلک وئيل چي زه دريم کلاس کښي سبق وایم، يو هلک وئيل چي ما پنځم کښي سبق وئيلو او د يو

پلار زخمی وو او یو معصوم ؤوے زما خیال دے هغه خبرې هم نه شوې کولې، هغه هم ورسره وو نو د هغه پلار ما ته وئیل چې زه کراچئ نه راغلم او خپل دې کور ته لارم نو ما سودا اخستله نو دې معصوم هم ضد وکړو چې زه هم تا سره خم او وائی چې مورئے راته وئیل چې خیر دے دا هم بوخه، نو وائی دا مونږه لارو او دا مونږه سره داسې حالت او شو۔ سپیکر صاحب، زه دا وایم چې دا مونږه بدقسمته خلق یو، خپل پښتانه پخپله وژنو، مسلمانان وژنو، زه خو هغوی انسان څه چې هغوی خو درندگان هم نه دی چې څنگه هغوی دا خلق وژنی او څنگه چې هلته هسپتال کښې حالات وو جی، تاسو سوچ نه شی کولے او تقریباً دیرش کسان پکښې شهیدان، Seventy کسان پکښې زخمیان او دا څنگه دا زما خیال دے دا ظلم خو چرته دنیا کښې نه دے شوے چې څنگه ظلم دوی روان کړے دے او دا دهشت گرد چې دی، زه ستاسو په وساطت د ټول پاکستان پارټو ته او مشرانو ته دا خواست کوم چې په دې Political mileage د نه کوی او د لویه سانحه چې ده، دې سره مونږه یو ځائے شو او د دې دهشت گردو نه زمونږه ځان خدائے خلاص کړی او دا جنگ چې دے، دا زمونږه صوبې جنگ نه دے، دا ټول Free world، د ټول پاکستان د پاره زمونږه بچی وژلی کیږی، پکار ده چې مرکزی حکومت هم په دې زیات هغه نوټس واخلی او زما به دا ریکویسټ وی ستاسو په وساطت مرکزی حکومت ته چې مهربانی وکړی چې هر څنگه وی چې څه داسې حالات پیدا شی چې افغانستان کښې خدائے امن راولی، چې کومه پورې افغانستان کښې امن نه راځی نو فاتا کښې امن نشی راتلے، چې فاتا کښې امن رانه شی نو زمونږه صوبه کښې هم امن نه شی راتلے، پاکستان کښې امن نه شی راتلے، دنیا کښې امن نه شی راتلے نو زما به ستاسو په وساطت دا خواست وی چې دې باندې که امریکه وی، پاکستان وی، افغانستان وی، چې هر یو ملک دې خطه کښې کښینی او د یو بل سره په Trust او په Respect سره دا خبره د Settle کړی نو دا به ډیر ښه وی او افغانستان چې دے، د افغانستان خلقو ته پریردی چې هغوی هغه فیصلې پخپله وکړی۔ مهربانی۔



جناب سپيڪر: شڪريه جي۔ رحيم داد خان! مختصر جي، يودوه دغه اووايه چي بيا  
ملڪ قاسم خان۔ رحيم داد خان کا مانئڪ آن کريں۔ تاسو ئے پريردئ نو هغوى به ئے آن  
کري۔

جناب رحيم داد خان {سينيئر وزير (منصوبه بندي)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپيڪر  
صاحب! ستاسو ڊيره شڪريه چي په دي مو ما له موقع را کره۔ دا عظيمه سانحه  
چي کومه شوې ده، بم بلاست کبني زمونڙه وروڻه، بچي زخميان شوي دي،  
شهيدان شوي دي، دهغي چي خومره مذمت کوؤ، هغه کم دے او دا اوس داسي  
حالات دي چي په دنيا کبني، معاشره کبني هر سرے دا Condemn کوي خونه  
پوهيرم چي کوم فورسز د هغوى په شا دي؟ او خپله ئے خه شعور نشته او خنگه  
چي دا خناور هغه سوچ، هغه Bullied نمونه حرکتونه، دا دهغي نه هم دغه دي،  
زما په خيال چي هغه خناور، چارپايه چي کوم دي، هم داسي حرکتونه به دومره  
دغه باندې نه کوي۔ دهغي نه پس فوزيه زمونڙه Committed ورکره وه، خنگه  
چي نگهت بي بي د خپلي پارٽي Committed ده او هغه به چي کوم پوزيشن  
کبني وه او اتهارتي به ورته ملاؤ شوه نو هغي به ڊير په بنه اخلاقي او ڊير محنت  
سره، که انفارميشن کبني وه نو هم، او داسي سوچ نه وو چي صرف د خپلي  
پارٽي يا د خپل حکومت هغه Projection به ئے کولو، دا کوشش ئے وو، زمونڙه  
لکه خنگه د پارٽي سوچ دے چي اداري Develop کرو او Mature شي او چي دا  
بنه په مخکبني باندې روان شي او هغه بيا پارٽي کبني دننه داسي مونڙه گپله لکه  
زمونڙه خور او لکه خويندي وروڻه چي خنگه ملاويري، په دغه نمونه او ڊير يو  
Respect، پارٽي کبني ئے هم Respect وو او د پارٽي نه بهر هم دهغي Respect  
وو نو دهغي چي کوم Loss مونڙه ته اوشو، پارٽي ته اوشو، دي ملک ته اوشو نو  
په هغي باندې ڊير افسوس دے او داسي کمے خدائے د پوره کري او دهغي  
مغفرت د پاره او بنه شپه ورله خدائے ورکره چي ڊيرو کمو خلقوله دا موقع  
ملاويري چي داسي مبارکه شپه او ورغ باندې شوک وفات شي، نو دهغي  
مغفرت د پاره مونڙه دعا کوؤ او خدائے د اته واره جنتونه دهغي نصيب کري۔  
شڪريه جي۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ زہ یو خبرہ بہ شیئر کرم تاسو سرہ، چچی پہ کومہ ورخ باندی زمونہ د دہی ہاؤس افتخار ورور شہید شوے وو، لیاقت شباب او دا طہماش خان زخمی حالت میں پڑے تھے سندھ اور پنجاب بارڈر پر تو ہمیں اطلاع ملی، ہم لاڑکانہ میں تھے تو یہ گروپ آیا اور فوزیہ بی بی جو تھیں، وہ لیڈر سب سے آگے تھیں، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ان کو کہا کہ ایسا مسئلہ درپیش آیا ہے کہ میرے تین معزز رکن، جن میں ایک شہید ہے اور دو بڑی Critical حالت میں پڑے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ یہ لوگ اور خاص کر فوزیہ بی بی دو گھنٹے لگی رہیں، ایدھی ٹرسٹ کے ہیملی کا پٹر کیلئے اور ایدھی ٹرسٹ سے ان کو اٹھوانے کیلئے انہوں نے جتنی Effort کی، جتنی محنت کی، وہ آج بھی میرے سامنے ہے اور مجھے وہ یادگار دن اب بھی، ان کی خدمت جو میرے ان بھائیوں کیلئے اس نے کی، وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا، آپ کے ساتھ تھوڑا شیئر کرنا تھا۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور یہ جو اور باتیں آپ لوگوں نے کیں، جو ہمارے صوبے کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبرکاری و محاصل): دہغوی د مغفرت د پارہ دعا و کړئ جی۔

جناب سپیکر: اوس تہ و کړہ کنہ جی، تاسو د پارہ خوئے ډیر لوئے محنت کړے وو، دوہ گھنٹی لگیا وہ جی۔ لیاقت شباب صاحب! دعا تہولو لہ و کړئ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہدایت اللہ خان صاحب! مطمئن ہو گئے، آپ مطمئن ہو گئے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات، واداد باہمی): جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔ نن صوبہ کبئی چچی موجودہ حالات دی، صوبہ کبئی دوہ اہم مسئلہ درپیش دی چچی پہ ہغی باندی تہول ملک کبئی ډیر لوئے تشویشناک صورتحال دے۔ نمبر ایک ډرون حملی، بشیر بلور صاحب چچی شہ او وئیل زہ آفرین ورته وایم خو زہ ورسرہ ورسرہ دا چچی مونہر لگیا یو، زمونہر خپل چچی کوم عام شہریان قتل شول، شہیدان شول د دہی ډرون حملو د وچی، زہ

دې ھاؤس ته دا درخواست کوم چي د دې ھاؤس نه د مرکزی حکومت ته داسي قرارداد لار شي، ټولو پارلیماني لیڈرز ته دا ریکویسٽ کوم چي مرکزی حکومت د خپل فورسز ته حکم ورکړي چي چرته ډرون حمله کيږي، د هغه جہاز د غورولو حکم د ورکړي ځکه موجوده صورتحال چي کوم دے، سلامتی کمیټي کښي په هر ځائے کښي په دغه باندې خبرې دي او که چرې دوي مجبورہ وي، بيا به اپوزیشن دا قرارداد پاس کړي۔ زه خپل د اپوزیشن ملگرو ته دا ریکویسٽ کوم چي دا قرارداد نن ډیر ضروري دے۔ دویمه خبره چي کوم ملک کښي د لوډ شیدنک صورتحال دے د بجلی نه، ټول پاکستان کښي اگرچي دا مرکزی مسئلہ ده خو چي مونږه خپل قوم ته دا میسج ورکړو چي کم از کم مونږ کښي دا استعداد شته چي مونږ په دې خبرې کولي شو۔ زه خپل ھاؤس ته دا ریکویسٽ کوم چي د دې د پاره بڼه مضبوط لائحہ عمل اختیار کړي۔ شکریہ جی، ډیره مہربانی۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں محترمہ فائزہ بی بی رشید 18-06-2012 تا 04-07-2012، ستارہ ایاز بی بی 18-06-2012، جناب وجیہ الزمان صاحب 18-06-2012 اور 06-06-2012، ڈاکٹر حیدر علی 18-06-2012، جناب واجد علی خان 18-06-2012، ڈاکٹر ڈاکر اللہ خان 18-06-2012، سکندر عرفان صاحب 18-06-2012۔

Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

### مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Janab Sikandar Hayat Khan Sherpao, to please start discussion on his cut motion on Demand No. 4. Sikandar Hayat Khan.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مہربانی جناب سپیکر۔ دې ډیمانډ باندې په Friday باندې درانی صاحب ہم خبرې کړې وې او نورو مشرانو ہم خبرې کړې وې او دا ډسکشن مینځ کښي نیم پاتې شوه و۔ جناب سپیکر، پی اینډ ډی ډیپارټمنټ یو ډیر اہم ډیپارټمنټ دے او یو لحاظ سره چي او گورو نو دا د صوبې

پالیسی او Decision making د ډیویلیپمنټ باره کښې د هغې Main department یعنی دا ډیپارټمنټ دے او دې سره زمونږه د صوبې ترقي ترلې ده، زمونږه د صوبې مسئلې ترلې دي، د هغې حل ترلے دے دې ډیپارټمنټ سره۔ مونږه که نن کټ موشن راولو نو هم دې دغه د پاره ئے راولو چې دې ډیپارټمنټ کښې چې کومې کومې خامئ مونږ ته بنکاري، کومه کومه کمی مونږ ته بنکاري چې هغه مونږه په گوته کړو۔ جناب سپيکر، دومره اهم ډیپارټمنټ او د هغې اهم ذمه وارئ او چې بيا مونږه د هغې 'پرفارمنس' ته گورو نو هغې حوالي سره د هغې هغه 'پرفارمنس'، چې څومره د دې ډیپارټمنټ خپل اهميت دے، هغه شان مونږ ته نه بنکاري۔ جناب سپيکر، ډير څه عجيبه دغه دے چې او گورو يو طرف ته دا ترقياتي اے ډی پی چې ده، هغه ټوله دا ډیپارټمنټ جوړوی، بيا دا څومره سکيمز چې پراسيس کيږی، د هغې ټول پراسيس هم دا ډیپارټمنټ کوی او بيا د دې Implementation stage کښې هم په هغې باندې نظر ساتل او هغې باندې چيک ساتل هم د دې ډیپارټمنټ ذمه واری ده خونن چې مونږه او گورو نو دې دريوارو فنکشنز کښې مونږ ته هغه نه بنکاري چې کوم Proactive role د دې ډیپارټمنټ پکار وو او کوم طريقې سره دې ډیپارټمنټ ته پکښې Interest اخستل پکار وو، هغه مونږ ته نه بنکاري بلکه جناب سپيکر، زه خوبه دا اووايم چې زه خوبه دې نه پوهيږم چې دا بجټ او د دې دا ډاکومنتس چې دي، دا د دې ډیپارټمنټ خلقو جوړ کړی دی که زمونږ دې حکومت جوړ کړی دی، او دوی په دې باندې نظر هم ساتلے دے او که نه؟ ځکه چې دې ځل بجټ سره که تاسو او گورئ نو دوی دا Budget Estimate for Service Delivery يو کتاب هم مونږ له را کړے دے او دیکښې يو ډير عجيبه خبره ئے ليکلې ده چې د پلاننگ اينډ ډیویلیپمنټ ډیپارټمنټ ته مونږه لار شو او خصوصاً Page 260 ته لار شو، هغې کښې ئے چيلنجز ليکلی دی او دا کومه خبره چې زما بيشتر ممبرانو صاحبانو دلته کښې وکړه، زما نه مخکښې چې يره کوم چې زمونږه يو دغه دے چې بهی دا کوم دامبريله سکيمز والا سلسله چې ده، د هغې هغه شان فائده نه رااوخی چې مونږه او گورو نو دې ډیپارټمنټ چيلنجز کښې ځان ته ليکلی دی چې department\_ اوس جناب سپيکر، يو طرف ته چې اے ډی پی دوی جوړوی نو

هغه امبريله باندې جوړوي، بل خواته پخپله دا ليکي چې زمونږ ډيپارټمنټ ته لويه مسئله ده، دا هغه امبريله سکيمز دي۔ زه خو په دې نه پوهيږم چې کومې خبرې باندې د دوئ يقين وکړم؟ دا کتاب چې دے، دا به ضرور چيف منسټر هم وئيلے وی او هغوی هم په دې باندې Sign کړے دے، د دغه فنانس منسټر صاحب هم په دې باندې دغه شته، Foreword د دوئ په دې کتاب باندې شته نو چې په دې خبره باندې مونږه د دوئ حمايت وکړو او دا خبره مونږه د دوئ اومنو او که نه چې کوم اے ډی پی ئے پرې جوړه کړې ده، هغه مونږه اومنو؟ دا ديخوا ته هم يو اشاره کوی چې آيا داسې خو نه ده چې دا بجهت بل چا جوړ کړے دے او بس دوئ له ئے تيار ورکړے دے او دوئ کتلے هم نه دے، نه ئے دا وئيلي دی چې مونږه څه باندې دستخط کوؤ او څه دغه کوؤ لگيا يو او بس دا شے ئے مخکښې دغه کړے دے؟ چې يو شی ته پخپله وائی چې يره زما ډيپارټمنټ پراگريس چې دے، هغه د دې وجه نه نه شی کيدے او بيا مخه باندې ته بحث کوي د خپل بجهت نوزه په هغې باندې څه دغه کوم؟ او بيا جناب سپيکر، دې سره چې دا دويم لائن، هغه خونور هم خطرناک لائن دے، هغه خوزه داسې وينم چې هغه خو د جمهوريت خلاف هم سازش دے، د دې هاؤس خلاف هم سازش دے۔ هغې کښې دويم دوئ ليکي چې Implementation Strategies affected due to political interference ، اوس جناب سپيکر، ماته د دې دوئ جواب راکړی چې دا حل شی او دوئ پخپله په خپل ډاکومنټ نو مونږه به څه دغه کوؤ؟ زه خو په دې باندې نه پوهيږم چې دا ډيپارټمنټ داسې قسمه دغه ئے وی چې په کتابونو کښې پخپله دا څيزونه ليکي نو د دوئ نه به مونږه څه طمع وکړو چې دوئ به زمونږه د ډيولپمنټ د پاره يا زمونږه د ترقی د پاره يا زمونږه د صوبې د مسئلو حل کولو د پاره خبره وکړی؟ دلته کښې زما ورورقاسم خټک صاحب د لوډ شيډنگ خبره وکړه، د هغې زمه واری هم په دې ډيپارټمنټ باندې ځکه راځی چې دوئ به زمونږه پلاننگ کوی، د Growth د پاره، د اکنامکس دغه د پاره، په ديکښې دوئ به حصه د اے ډی پی نه ايردی د هائيډل جنريشن د پاره نو د دوئ نه به مونږه څه طمع وکړو چې دوئ به زمونږه مسئلې حل کړی چې دوئ پخپله کوم يو شے وائی چې دا زما مسئله ده او هغه شے چې دے بيا په هغې

باندې عمل هم نه کوی؟ زه خو په دغه باندې ورومبے نه پوهیږم۔ دویم جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتاب لیکلے دفنانس والا دے او بجت جوړ کړے پلاننگ والا دے۔  
جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نه سر، په دیکبني دا Goals چې دی کنه جی، دا هر ډیپارټمنټ پخپله لیکلی دی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: ما او کتو جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نه، په دیکبني دا Goals چې دی، دا هر ډیپارټمنټ پخپله ورکړی دی، خپل Achievements ئے هم ورکړی دی او خپل چې کوم د دوی Goals دی یا Aims دی، هغه ئے هم ورکړی دی او چیلنجز هم هر ډیپارټمنټ پخپله ورکړی دی نو کم از کم دا یوه صفحه چې ده، دا خو پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ والا لیکلی ده او دا که تاسو هر دغه او گورئ نو د هر یو ډیپارټمنټ والا بیل بیل لیکلی شوی دی نو دغه حوالې سره دا زیاته زمه واری په دوی راځی چې دوی د دې جواب را کړی، دا یو طرف ته یو شے لیکي او بل خواته بل شے۔ بل د دې سره زه دغه کوم چې زمونږه د کله نه دا حکومت په وجود کبني راغله دے، دوه لوی آفتونه به زه او وایم، دوه لوی مشکلات په مونږ باندې تیر شو۔ یو خو دا کوم چې Terrorism والا لا لگیا هم دی خو په دې خصوصاً د ملاکنډ ډویژن والا چې وو، هغه یو ډیر لوی زمونږه په صوبه باندې یو سخت وخت تیر شوے دے او په هغه وخت کبني به مونږه هم دا وئیل چې یره دې خلقو زمونږ د دې صوبې د پاره او د دې ملک د پاره قربانئ ورکړي دی او دا خبره به کیده چې د دوی د ډیویلپمنټ د پاره به مونږه پوره دغه کوؤ او دوی ته به خپل سهولتونه ورکوؤ خو اوس په دې اے ډی پی کبني او په دې بجت کبني زه دا نه وینم چې د ملاکنډ ډویژن د پاره څه داسې څه لویه منصوبه ایښودے شوې وے یا هلته چې کوم تباھی شوې ده، هلته چې کوم سکولونه تباہ شوی دی، کوم روډونه، د هغې د پاره څه Major initiative ماته نه بنکاري۔ دویم د فلډ زمونږ په صوبه باندې یو لوی دغه تیر شوے دے، د هغې د پاره هم چې اوگورو نوماته څه داسې نه بنکاري چې په دې اے ډی پی کبني د هغې د Reconstruction د پاره یا د بحالی د پاره څه لوی دغه شوے وی، په هغې کبني زمونږه ډیر لوی انفراسټرکچر

تباہ شوعے دے، خصوصاً زہ بہ د منڊا هيڊ ورڪس ياد ڪرم چي ڪوم زما په حلقه ڪنڀي هم دے، جناب سپيڪر، تر اوسه پوري په هغي باندی ڪار هم Slow دے او هغه شان لا پوره خپل دغه ته نه دے رسيدلے، Temporary چي ڪوم ڪار شوعے وو، د هغي نه پس نور پڪنڀي ڄه دغه نه دی شوی، نو دا هم زه گنم چي دا د دي ڊيپارٽمنٽ ڪمزوری ده، دوي پلاننگ صحيح نه دے ڪرے۔ دغه شان چي ڪوم د فيڊرل گورنمنٽ هم چي PSDP ڪنڀي چي ڪوم مونڙه پراجيڪٽس اخلو نو هغي ڪنڀي هم د دي ڊيپارٽمنٽ يو ڊيرا هم Role دے خو چي مونڙه دي ڄل له اوگورو، تههڪ ده 176 پراجيڪٽس به وی خو په هغي ڪنڀي چي اوگورو نو خالی پينڄه پراجيڪٽس په PSDP ڪنڀي نوي دی او چي ڪوم پراجيڪٽس Already دی نو د هغي د پاره توکن پيسی اينڊو دي شوی دی، د منڊا ڊيم د پاره توکن پيسی دی، د لواری ٽنل د پاره توکن پيسی دی، چشمه لفت د پاره توکن پيسی اينڊو دي شوی دی۔ بيا يو بل اهم پراجيڪٽ زمونڙه د پيهور هائي ليول ڪينال فيز II دے، هغه دي ڄل له ڊراپ ڪرے شوعے دے نو دا ڊيپارٽمنٽ هغه خپل Role نه Play ڪوی، په ديڪنڀي ڇڪه مونڙه ته د مرکز نه هغه شان توجه نه ملاوڀري، دوي هغه شان Pursue ڪوی نه دا پراجيڪٽس چي هغه شان زمونڙه د صوبې چي ڪوم ضرورتونه دی، (ٽالیاں) چي هغه د هلته د مرکز نه دغه ڪرے شی۔ ورسره ورسره دا تيره شوې اے دی پی او دا اے دی پی چي تاسو Compare ڪري نو ڊير پراجيڪٽس ڊراپ ڪري شوی هم دی۔ زما به د وزير صاحب نه دا خواست هم وی چي دوي د دي وضاحت هم وکري چي وڻي دا بعضي پراجيڪٽس دوي ڊراپ ڪرل د اے دی پی نه؟ آيا دا غلط پراجيڪٽس Identify شوی وو، آيا دوي تير ڪال غلطی ڪري وه ڪه نه دا اوس ئے د غلطی نه دغه ڪري دی؟ د دي وضاحت د مونڙه ته وکري (ٽالیاں) ڇڪه چي جناب سپيڪر، مونڙه خو چي دا ڄه اوليدل نو مونڙه ته خونہ بنڪاری چي واقعي ڄه پلاننگ ڪيري او د ڄه منصوبي تحت زمونڙه د صوبې ترقي ڪيري لگيا ده۔ ڊيره مهرباني جناب سپيڪر۔

جناب سپيڪر: شڪريه۔ جي عبدالستار خان صاحب۔ جي سردار حسين بابڪ صاحب۔

جناب سردار حسين (وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم): شڪريه جناب سپيڪر صاحب۔ سڪندر خان دوه دري پوائنٽونه نه Raise ڪرل او باقي دوه دري پوائنٽونه خو به زمونڙه

مشر رحيم داد خان او يا د فنانس منسٽر صاحب به د هغې جواب ورکوي، Technicalities دی۔ د ملاکنډ ډويژن په حواله باندې سکندر خان پخپله وينا کښې تشويش ظاهر کړو چې خدائے مه کړه چې کله نه حکومت راغله دے نو ملاکنډ ډويژن ته هغه Due share څنگه چې هغوی او وئيل، ملاؤ شوي نه دے۔ جناب سپيکر صاحب، داسې ده چې هسې خو ټوله خيبر پختونخوا کښې د الله تعالیٰ فضل دے چې د کله نه زمونږ حکومت راغله دے، پوره پوره کوشش شوي دے او هر ډويژن ته، هر ډسټرکټ ته خپل Due Share چې دے، هغه ملاؤ شوي دے او In particular بيا ملاکنډ ډويژن چې دے، هغه د يو ډير لوي خرابو حالاتو نه تير وو خو زما يقين دا دے چې د سکندر خان په نالج کښې به دا خبره نه وي او نه به دوي هغه Sector allocation کتلے وي چې کوم زمونږ په اے ډي پي کښې Reflected دے يا کوم هغه بچټ سپورټ چې هغه د ټولې دنيا د ډونرز د طرف نه، که هغه په ايجو کيشن کښې ده، هغه که په هيلته کښې ده، هغه که په کيمونیکيشن کښې ده، که په ايگريکلچر کښې ده، په ټولو سيکټرز کښې چې څومره ايلو کيشن شوي دے۔ زه په دې فورم باندې دا خبره کوم چې په ټوله صوبه کښې د ټولو نه سيوا ايلو کيشن چې شوي دے، هغه ملاکنډ ډويژن ته شوي دے (ټالیاں) او دا زمونږ د پاره ډيره زياته د خوشحالي خبره ده او زه بخښنه غواړم چې په نن وخت کښې بعضې خلق مونږه گورو چې يا سوات ته ځي او يا دير ته ځي او يا بونير ته ځي، په داسې حالاتو کښې چې نن د الله فضل دے چې نه يواځه مونږه، نه سيکورټي فورسز، د ملاکنډ ډويژن عوامو د خپلو سرونو قربانۍ ورکړي او نن هلته حالات چې دي هغه برابر شو (ټالیاں) خو زه لږ ماضي طرف ته ځم چې دا د مشرف په وخت کښې خودلته د دې منطقي نه او د دې صوبي خلقو سره ډير لويے Ministerial Slots وو، Like Interior Ministry چې په هغه وخت کښې چې د دې خطې نه چې نن خان So called د پښتنو مشران بولي، هغه خلق په مرکز کښې په Interior Ministry کښې ناست وو نو نن زه يواځه نه، نن د ټول ملاکنډ ډويژن خلق دا تپوس کوي چې دا په گټ او په پيوچار کښې دوه دوه کلوميټره سورنگان وو، هغه څلور کم څلويښت ايف ايم ريډوان وو، د اسلحي بوسارې وې، نوجوانان به لارې کيدل نو نن زه



یواځے نه، د ټول ملاکنډ ډویژن خلق دا تپوس کوی چې هغه خلق چې نن ملاکنډ ډویژن ته ځی او ځان د پښتنو مشران بولی هغوی اوده وو، هغوی هغه دوه دوه کلومیټره سورنگان نه لیدل، هغوی هغه د بارودو بوساړې نه لیدې، هغوی هغه څلور کم څلویښت ایف ایم ریډوان نه لیدل چې خلق به ئے مشتعل کول؟ سپیکر صاحب، دا اعزاز مونږ ته دے، دا اعزاز عوامی نیشنل پارټی او پاکستان پیپلز پارټی ته دے (تالیاں) چې د الله فضل دے چې ملاکنډ ډویژن چې هلته خلق جنازو له نه شو تلے، مونږ خلق لیدلی دی، مونږ د ملاکنډ ډویژن د هر کور نه، د هر کلی نه جنازه اوچته کړې ده، نن دا خلق راغلی دی لوتے لوتے بیانونه ورکوی، نن دا خلق راغلی دی او دلته تنقیدونه کوی، نن دا د ملاکنډ ډویژن خلق دا هم تپوس کوی چې په گرین چوک کښې به زنانہ څوړندې وې، په گرین چوک کښې به څلمی حال لیدل، په گرین چوک کښې به بوډهاگان بے عزته کیدل، هلته به د قبرونو نه مری راویستې شو، جماتونو کښې دهماکې کیدې، په حجرو کښې دهماکې کیدې، په مدرسو کښې دهماکې کیدې، بازارونو کښې دهماکې کیدې، سیاسی ورکران شهیدان کیدل، مونږ د هغه پښتنو د So called مشرانو نه زه تپوس کوم چې هغوی پرون په کوم ځائے کښې وو؟ مونږه خواست کوؤ هغه خلقو ته چې دا پښتانه چې تاریخی قوم دے، دا پښتانه چې د دوی نه تاریخ هیربړی نه، دوی ته هغه خلق یاد دی، دوی ته به هغه خلق یاد وی چې چا د امن د پاره د تاریخ یو نومے باب جوړ کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، نن د الله فضل دے، نن مونږ ډیر زیات خوشحاله په دې خبره یو چې نن شکر الحمد لله چې دا کوم خلق ځان د پښتنو لیډران بولی، نن غټې غټې جلسې کوی، دعاگانې د عوامی نیشنل پارټی مشرانو ته کوی، تنظیمی وضعدارانو ته کوی، کارکنانو ته کوی، سیکورټی فورسز ته کوی او که تاسو غواړئ فنانس سیکرټری او فنانس ډیپارټمنټ به دلته ناست وی، ریکارډ رااو غواړئ، مونږ د ټول ملاکنډ ډویژن خلقو ته دا میسج ورکول غواړو چې هغه خلق چې هغه په پښتنو کښې خبره کوی چې په پردی واده کښې سپې په ډانگونو وهی، نن هغه خلق راپاڅیدلی دی، د ملاکنډ ډویژن خلق هغه So called د پښتنو دا مشران پیژنی سپیکر صاحب۔ ډیره زیاته مهربانی او ډیره مننه۔

(ٽالیاں)

جناب سپیکر: گورہ دا Cross دغه نشتہ دے جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دوی ذاتی دغه وکرو، سیاسی دغه کولے شی خو ذاتی نہ، زہ لہر سیاسی سلسلہ کنبی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دا وروستو۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا مونہر طرف تہ دغه، زما پلار ئے یاد کرے دے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: سکندر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زمونہرہ میندی خویئندی شہیدانی شوہی دی خکھ تپوس کوم چہی د دغه وینی حساب بہ مونہرہ د چا نہ کوؤ، د دہی وینی تپوس بہ مونہرہ د چا نہ کوؤ، ہغہ خلق چہی کوم بہ اقتدار کنبی نن ناست دی، د ہغوی د پالیسو پہ نتیجہ کنبی چہی د پینتنو وینہ روزانہ توئیری، زہ د دوی نہ تپوس کوم چہی تاسو خہ وکرل؟ تاسو دہی پینتون قوم لہ خہ ہم وکرل۔ تاسو کومہی معاہدہی کرہی وہی او کوم قوتونو سرہ مو معاہدہی کرہی وہی، د ہغہی نن خہ نتیجہ را اوتلہ؟ نن د پینتنو سرہ چہی دا کوم حل کیری، دا ستاسو د پالیسو نتیجہ دہ، زہ ترہی دا تپوس کوم چہی خہ شو ستاسو ہغہ مشر چہی ڊیر تورزن بہ جوړیدو، ہغہ خہ شو؟ ہغہ چہی کوم وخت کنبی د پینتنو وینہ توئیدہ نو ہغہ پہ کوم خائے کنبی موجود و و اولہی د پینتنو پہ سر ئے لاس نہ شو ایبنودلے، ولہی نہ شور اتلے، پہ دہی خاورہ بانندی اودریدے ولہی نہ شو؟ دا دہما کہی خو پہ ہر چا کیری، دغه تہ مونہرہ ولاړیو، مونہرہ Face کری دی او د 1970 نہ ئے Face کوؤ او د چا د وچہ نہ ئے Face کوؤ لگیا یو؟ (ٽالیاں) خبرہ دا دہ چہی نن داسہی دغه کوؤ نو بیا بہ دا خبرہ کوؤ خو زہ د دہی بابک نہ تپوس کوم چہی تہ وائہی چہی د ملاکنډ ڊویژن خلق د ہغہ خلقو نہ تپوس کوی نو اول خو لاړ شہ خپل خاندان کنبی تپوس وکرہ چہی ستا ترونہ زمونہرہ سرہ شاملیری او راخی او ستا د خاندان خلق زمونہرہ سرہ شاملیری، د دہی

دا مطلب دے چے ستا خپل خاندان چے دے ، اول هغه مطمئن نه دے بيا د نورو عوامو او د نورو خلقو خو وروستو خبره ده۔ جناب سپيکر، دے د دې شی وضاحت وکړی چے دا خلورنیم کاله چے دوئ امن رانه وستلو بلکه پښتانه ئے يو ډير لوئے مشکل صورتحال کښې وردننه کړل، د پښتنو سره چے دا کوم په دې خلور نیم کالو کښې لوبې توقې اوشوی، په کوم طریقې سره چے پښتانه بدنام شو، کوم طریقې سره چے د پښتنو دلته کښې پیسې راغلې او هغې کښې غبن اوشو او کوم کرپشن اوشو، مونږ د دوئ نه تپوس کوؤ چے د هغې جواب را کړئ؟ که نن دوئ دا وائی چے کرپشن نشته نو صرف د مال له د دې جواب را کړی چے دا ایزی لوډ، ورته خلق یادوی، ولې دوئ ته خلق دا دغه کوی چے تاسو په هر څه کښې کمیشن اخلي جناب سپيکر، مونږه حدونه نه پار کول، مونږه دلته کښې راځو او مونږه د مسئلو دغه کوؤ خو بعضې خلق چے دی، هغه د ذاتياتو حد ته د تلو دغه که کوی نوزه ورته دا وایم که دوئ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپيکر: بشیر بلور صاحب! بشیر بلور صاحب، آپ دونوں بیٹھ جائیں، بس جی کافی ہو گیا، بشیر بلور صاحب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپيکر: میں آپ سے، آپ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں، آرام سے سب بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپيکر: بشیر بلور صاحب! یہ بجٹ سیشن ہے اور بزنس گورنمنٹ کی ہے، اگر یہ جواب در جواب چلے گا تو بجٹ رہ جائیگا۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپيکر: ابھی بیٹھ جائیں جی۔ او درپہ شاہ صاحب، شاہ صاحب دا خو بجٹ، تو گورنمنٹ کا ہے، آپ کی بزنس ہے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): میں اس کو حل کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں۔ بشیر بلور صاحب، آپ سے، بشیر بلور صاحب، ایسی بات ہے، آپ سب بیٹھ جائیں۔ میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں۔ شاہ صاحب، آپ سارے مشران ہیں، یہ گورنمنٹ کی بزنس ہے، بجٹ ہے، اس میں اگر اتنا چوک یادگار بناتے ہیں یا جناح پارک بنا رہے ہیں اس اسمبلی کو، تو بزنس تو آپ کی ہی Affect ہوگی۔ ابھی جواب در جواب اگر چلے گا تو یہ شام تک ختم نہیں ہو گا۔ اگر درمیانی بات کرتے ہیں تو پھر کر لیں۔ جی شاہ صاحب، اصلاح، جرگے کی بات کرو، انصاف کی بات۔

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ یہ آج بجٹ پہ جو بحث ہونا چاہیے تھی، میں ٹریژری منچر سے بھی اور اپوزیشن منچر سے بھی کہوں گا کہ یہ اب معاملہ ہو گیا پر سنل، تو مہربانی کر کے اس چیز کو، بس یہ جو ہماری اپنی روایات ہیں، جنہوں نے بھی شروع کیا ہے، بہر حال میری ان دونوں سے ریکویسٹ ہوگی، میری ان سے ریکویسٹ ہوگی، باقی فیصلہ انہوں نے خود کرنا ہے کہ یہ ہماری اپنی روایات ہیں، اس صوبائی اسمبلی کی اپنی روایات ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہمیں بزنس کی طرف Proceed کرنا چاہیے اور میری دونوں سے بلکہ میں پہلے بابک صاحب سے ریکویسٹ کروں گا اور پھر سکندر خان سے ریکویسٹ کروں گا کہ جو ہو گیا، اس کو میرا خیال ہے کہ اس کو ادھر ہی چھوڑیں اور اس سلسلے کو آگے لے کر چلیں۔ میری ریکویسٹ ہوگی دونوں سے جی۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! بات کو ختم کریں جی۔ بنہ دے وائی، زہ وایم د مشرئ خبرہ بہ کوی، نو مشر بہ خبرہ خیر دے جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم جناب سپیکر صاحب! ڊیره د افسوس خبرہ ده، زمونږ خو ډیر بنکلی روایات دی، دې صوبه کښې ډیر لوئے درونوالے او دیو بل ډیر احترام دے او د پښتنو لوړ صفت چې دے، هغه لوړ صفت چې په نورو قومونو کښې نشته دے او په پښتون قوم کښې دے چې هغه دیو بل د عزت خیال ساتی، دیو بل د وقار خیال ساتی۔ همیشہ په بخت کښې خبرې کیری، خامخا به گورنمنټ خپل بنه وائی یا اپوزیشن به وائی چې تاسو نه بنه ئې، دا خو روایات دی، نو مونږ څه د پاره ناست یو؟ خو زه به ډیر په ادب سره دې ټول ایوان ته دا خواست وکړم چې دې ځائے کښې د موضوع پورې او د خپل سبجیکټ پورې چې څوک څی نو دیو بل احترام او عزت به وی، دغه د پښتنو



ڈیمانڈ نمبر 4 جارہی ہے، ذرا مہربانی کر کے تھوڑا تعاون کریں۔ محمد جاوید عباسی صاحب، بہت مختصر جی، یا

Withdrawn؟

جناب محمد جاوید عباسی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! آج جو ماحول ہے، یقیناً ہماں پر مختصر بات کرنی چاہیے۔ میں اس سے پہلے کہ ڈیمانڈ نمبر 4 پہ آؤں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایات، یہاں پہلی دفعہ شروع ہوئی ہیں، کہ جب بھی ہم کوئی بجٹ پہ سٹیج کرتے تھے اور ایشو ہم Raise کرتے تھے تو یہ فوری طور اس کو Respond کرتے تھے، یہ کوئی بجٹ کا طریقہ بالکل ایسا نہیں ہے، ہم کوئی اس صوبے کی بہتری کیلئے جب بات کرتے ہیں تو فنانس منسٹر صاحب آخر میں بیٹھ کر ساری چیزوں کا جواب دیتے، یہ اس کا Right ہے، یہ ہمیں Criticize کریں لیکن ہم اگر کوئی بھی بات کرتے ہیں جو ایک ایک گھنٹہ سیاسی تقریر ادھر سے اٹھ کے کرتے ہیں اور یہ اس لئے کہ شاید ان کو 'میڈیا فوبیا' ہوا ہے کہ کل یہ خبر ہماری نہ آجائے کہ یہ غلطیاں بھی، اور اپنی ایک نئی بات بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ جناب، اگر ہم اس ڈیمانڈ پہ بات کرتے ہیں تو ان کو کہیں کہ مہربانی کر کے اس صوبے کی بہتری کیلئے ہم بات کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے اپنے آپ کو ٹھیک کریں، مہربانی کر کے جو ہم ان کو باتیں بتا رہے ہیں، یہ اس صوبے کی بہتری کیلئے، اس کو اس طرح لیں، Positively لیں بلکہ اس طرح نہ لیں کہ لڑائی کا ماحول پیدا ہو سکے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، بہت ہے۔ مجھے بڑی Respect ہے رحیم داد خان صاحب کی، بہت عزت والے آدمی ہیں اور یقیناً تین چار سال ہم صرف اس کی شرافت کی خاطر بات نہیں کرتے تھے، یہ ہمارے اوپر بڑا بوجھ تھا لیکن جناب سپیکر، میں ابھی بھی ان کو Direct blame نہیں کرتا، یہ ڈیپارٹمنٹ، جس طرح جسم کا Brain، دماغ ہوتا ہے، اس صوبے کی جو پرانی ڈیویلیپمنٹ ہے، یہ اس ڈیپارٹمنٹ کا Role تھا، یہ پچھلے سالوں سے اس کو بالکل انہوں نے بٹھا دیا ہے، یہ پالیسی انہوں نے دینا تھی، انہوں نے بتانا تھا کہ کن اضلاع میں کن چیزوں کی ضرورت ہے، Priority انہوں نے کس کرنا تھی اور پھر Need basis پہ انہوں نے حکومت کو ایک ڈیویلیپمنٹل پلان بنا کے دینا تھا کہ ان اضلاع میں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان کا بہت معاملہ جو ہے، امبریلہ بجٹ آنے کی وجہ سے اس ڈیپارٹمنٹ کو، تو کوئی پانچ سالوں سے شاید کام کرنے کی کوئی انہوں نے ضرورت ہی محسوس نہیں کی ہے۔ کسی ایک چیز میں آپ دیکھ لیں اور ابھی جو سب سے دلچسپ بات ہے، جو سب سے زیادہ ایک ہی بات تھی، جو ہمارے

اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی ہے، سکندر شیرپاؤ صاحب نے بات کی ہے، دوسری باتوں کو میں Repeat نہیں کر رہا، جو سب سے زیادہ اس وقت ہے جناب سپیکر، Crisis ہمارا چل رہا ہے لوڈ شیڈنگ کا، اگر یہ چار پانچ سال بیٹھ کر اسی ہائیڈل پہ ہی توجہ دے دیتے اور ان کے پاس پیسہ بھی آیا ہوا تھا، ان کے پاس وسائل بھی موجود تھے، یہ ڈیپارٹمنٹ کا کام تھا لیکن کوئی ایک چیز آپ بتادیں، اس دفعہ یہ بڑی خوشی سے انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 70% جو ماؤنٹ ہے اے ڈی پی کی، وہ ہم نے Ongoing schemes سے دے دی ہے۔ اس لئے انہوں نے دے دی کہ مجھے لگتا ہے کہ ان کے پاس کوئی Priority اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر موجود نہیں تھی، گویا ان کو پتہ ہی نہیں تھا، اس وجہ سے میں بتا رہا ہوں کہ جو دور دراز کے اضلاع ہیں، یہ بجٹ تو الحمد للہ پانچ اضلاع کا بجٹ ہے، اس میں سارے خوش بھی ہیں اور یہ ڈیپارٹمنٹ بھی خوش ہو گا لیکن باقی جو ڈویژن ہیں، جو ہمارا ڈویژن ہے، جو مالاکنڈ ڈویژن ہے، جو سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، ان کی حالت آپ دیکھ لیں۔ کوئی ایک پراجیکٹ نہیں، سارے ہمیں اٹھا کر بتادیں کہ وہاں کیا لوگوں کی ضرورت نہیں ہے؟ یہ میں نے اس دن اپنی بجٹ سمیچ میں بھی کہا، ہمیں ٹائم بڑا تھوڑا ملتا ہے، یہ ایکسپریس وے، جناب سپیکر! آپ بھی جاتے رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ڈیم بنانا ہے، Future میں یہ ڈیم کہاں بنائیں گے کہ آج آدمی ایبٹ آباد نہیں پہنچ سکتا، عام آدمی آج چلاس نہیں پہنچ سکتا، جناب یہ Silk rout تھا یہاں ایک فوج ہے منسٹر صاحبان کی، جن کا بھی وہاں اس علاقے سے تعلق ہے۔ جناب، بالکل اس کی بہت ضرورت تھی کہ یہ ڈیپارٹمنٹ Priorities بناتا، یہ حکومت کو بتاتا کہ ان اضلاع میں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ جو اب جو کیشن میں پیسہ پچھلے بجٹ میں ملا ہوا تھا، آج اس کا 33% پیسہ بھی اس دفعہ انہوں نے نہیں دیا۔ اسی طرح اگر آپ ہیلتھ کو لے لیں اور ایک آخری بات انہوں نے اپنے اس وائٹ پیپر میں بھی Show کی ہے کہ کئی دفعہ ہم نے یہاں کھڑے ہو کر چلایا ہے آپ کے سامنے، ہم نے کہا ہے کہ ایک ناگمانی آفت آئی تھی ہمارے ڈسٹرکٹس کے اوپر، ہمارے جو پانچ اضلاع ہیں، ان کے اوپر Earthquake کی وجہ سے تباہی آگئی ہے، ہزاروں کے حساب سے ہمارے روڈز تباہ تھے۔ جناب سپیکر، ایک 112 وہ سکول ہیں جن کے اوپر سر 70% کام ہے، ابھی چھتیس نہیں پڑی ہوئیں لڑکے شدید موسم میں، یہ کام بھی ڈیپارٹمنٹ کا تھا کہ یہ ہماری لڑائی جا کے مرکز سے لڑتے اور کہتے کہ یہ اضلاع جن کو ڈونرز نے پیسہ دیا ہوا تھا، پیسہ آیا ہوا تھا، وہ پیسہ کہیں اور شفٹ ہو گیا ہے، انہوں نے جا کر ہماری وہاں لڑائی نہیں لڑی جس کی وجہ سے آج صرف 19 ارب روپے کی Liabilities ہیں، 19 ارب روپے کی۔ اگر

Suppose کل یہ حکومتیں جانے والی ہیں، یہ بالکل آخری دم ہے، یہ 19 ارب روپے کی Liabilities کون کلیئر کرے گا؟ یہ کیا اس بجٹ سے ان لوگوں کو دینا پڑیں گے؟ تو یہ ان کی پلاننگ تھی، ان کو سوچنا چاہیے تھا، Future کیلئے انہوں نے پلاننگ کرنا تھی لیکن بد قسمتی سے اس دفعہ بری طرح ہم ناکام ہو گئے جس کی وجہ سے مجھے، اور جو دلچسپ بات ہے جناب سپیکر، آپ کی توجہ ذرا چاہیے ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل آپ کی طرف ہے، میری توجہ لسٹ کی طرف بھی ہے، دو تین منٹ سے زیادہ نہ ہوں۔

جناب محمد جاوید عیسیٰ: آپ نے جناب سپیکر، جناب سپیکر! Summer Head Quarter ہے انتھیا گلی، بد قسمتی سے میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں، آپ جناب سپیکر، خود وہاں تشریف لے کر گئے ہیں، وہاں ایک ہاسپٹل تھا، آپ نے دیکھا تھا، دو سال پہلے آپ کی کوششوں کی وجہ سے، چیف منسٹر صاحب کی کوشش کی وجہ سے اس ہاسپٹل کو انہوں نے ڈالا تھا کہ اگر آپ جاتے ہیں، چیف منسٹر صاحب جاتے ہیں، منسٹر صاحبان وہاں جاتے ہیں Summer Head Quarter میں، کوئی ایمر جنسی ہو جائے تو کسی کو ہم وہاں اٹھا کر کہاں لے جائیں گے؟ تو اس ہاسپٹل کو انہوں نے ڈالا تھا پچھلے سال، اس سال ان کی اتنی اچھی پلاننگ ہے کہ موقع پر کوئی کام نہیں ہوا لیکن جو بک آئی ہے اے ڈی پی کی، اس کو بھی نکال دیا گیا ہے، تو میں چاہوں گا کہ آج ہمارے جو سوالات میں نے یہاں Raise کئے ہیں جناب، ان کو یہ Respond کریں اور اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے کہ ہم نے واپس لینا ہے کہ نہیں لینا جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی صاحب! مختصر مختصر پنچہ پنچہ خبری و کورہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: ولے بھتی کبھی نئے دغہ کوی خہ؟

جناب سپیکر: (متممہ) نہ دے بنہ پوہہ دے کنہ۔

مفتی کفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت زیادہ شکریہ جی۔ میں نے تو پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ پر اس لئے کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی کہ میں چند ضروری باتوں کی طرف اپنے ایسے وزیر جن کی حیثیت ایک دریا کی ہے، ایک دریا کو موڑنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جی ہم سیاسی لوگ ہوتے ہیں اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق کوئی سکیم دیتے ہیں، اب وہ کتنی ضروری ہے، غیر ضروری ہے تو اس کا تعین تو محکمہ پی اینڈ ڈی کرے گا۔ محکمہ پی اینڈ ڈی کے پاس ایسی پلاننگ نہیں



ہوتی کہ ان پانچ سالوں میں یہ میگا پراجیکٹس ہونے چاہئیں، میں بہت زیادہ افسوس سے اس لئے کہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے وسائل اتنے نہیں ہیں، ہم مرکز سے وہ چیزیں لے نہیں سکے جو ہمیں لینا چاہیے تھیں، اب آج کی ہماری جو اے ڈی پی بک ہے، اس کے اندر آپ دیکھیں تو وہاں میگا پراجیکٹس بھی نہیں ہیں اور گیگا پراجیکٹس بھی نہیں ہیں۔ اب اگر ہمارے محترم وزیر صاحب اپنے ہی صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب سے اپنا حق نہیں لے سکتے، ہم ان کے ساتھ ہیں تو پھر یعنی اس سے زیادہ بہتر موقع کونسا ہو گا؟ جناب سپیکر، بعض اوقات غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں اور غیر ضروری اخراجات کو روکنے کیلئے بھی ہمارا محکمہ پی اینڈ ڈی کچھ نہیں کرتا اور تیسری اہم بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کی بدبختی یہ ہے کہ یہاں ترقیات میں Doubling ہوتی ہے وہ انجنسیاں جو Implement کرتی ہیں، وہ کبھی ٹی ایم او ہوتا ہے، وہ کبھی پی ایچ ای ہوتا ہے، کبھی وہ سی اینڈ ڈبلیو ہوتا ہے اور روڈ ایک ہوتا ہے اور مختلف انجنسیاں اس پر اپنی رسیدیں حاصل کر لیتی ہیں اور یوں قوم کا پیسہ ضائع ہو جاتا ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر قوم کا پیسہ بچانا چاہتے ہیں تو ٹیکنیکل وہ وہی دیپارٹمنٹ ہے جس کو ہم پی اینڈ ڈی کہتے ہیں۔ میں اس موقع پر محترم وزیر صاحب کو متوجہ کروں گا کہ ہمارے 'ایرا' سے کم از کم 40 ارب روپے ہمارے گم ہو گئے ہیں اور ان پیسوں کی وجہ سے آج جتنی بھی وہاں سکیمیں ہیں، وہ نامکمل ہیں اور خاص کر ایجوکیشن کے سیکٹر کے اندر ہمارے بہت سارے بچے جو ہیں وہ بغیر ٹینٹ کے اور بغیر کسی سائے کے پڑے ہوئے ہیں، اب وہ 40 ارب روپے چلے گئے۔ اس وقت ہمیں یہ بتایا تھا کہ چونکہ وہاں Code ایک ہوتا ہے، ہیڈ ایک ہے لہذا یہ پیسے پڑے ہوئے ہیں لیکن آج پتہ چلتا ہے کہ اس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ 'ایکسپریس وے' کا بھی حساب نہیں ہے۔ ECNEC کے اندر ہماری نمائندگی تو جناب محترم رحیم داد خان کرتے ہیں، اب ہمارے بڑے بڑے پراجیکٹس کی نمائندگی جب آپ کریں گے تو آپ کو چاہیے کہ آپ ہمیں مطمئن کریں کہ ان پانچ سالوں کیلئے ہم نے یہ بڑے بڑے منصوبے لے لیے ہیں۔ یہ جو بحث ہے، انہوں نے یہ سوچا ہوا ہے کہ آج آخری سال ہے، اب چھوڑو صوبہ تو آپ کا ہے، اگر کل کسی اور کی حکومت ہوگی، وہ صوبے کے مفاد میں ہوگا۔ چونکہ اس کے اندر ایسا نہیں ہے، اگر محترم رحیم داد خان مجھے سمجھادیں کہ میں نے اس کے اندر یہ دفاع کیا ہے تو پھر میں اپنی کٹوتی پہ زور نہیں لگاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکر یہ جناب سپیکر۔ جہاں تک ہمارے محترم وزیر صاحب کا تعلق ہے تو ان کے ساتھ ہمارے تقریباً 21 سال کے تعلقات ہیں اور یقیناً ہم ان کا احترام بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ آج ان کے محلے کے متعلق میں کچھ معروضات پیش کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، ہم یہاں پہ جتنے بھی معزز ارکان بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے اپنے حلقوں کی یہاں پر اسمبلی میں نمائندگی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر اپنے حلقے کے نمائندے کے ساتھ ایک اور جگہ ہے جس کو وزیر اعلیٰ ہاؤس کہا جاتا ہے، ان دو مقامات پر ہر رکن صوبائی اسمبلی اپنے حلقے کی جتنی بھی ضروریات ہیں، وہ یہاں اسمبلی میں پیش کرتا ہے یا پھر وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر جا کر ان کے سامنے اپنی معروضات رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں دونوں جگہوں سے مایوس ہو کر ہم دو ارکان صوبائی اسمبلی نے مجبوراً عدالت کا رخ کیا اور عدالت کا رخ، چونکہ ہمارے علاقے پسماندہ بھی ہیں اور پسماندہ ان کو رکھا بھی جا رہا ہے تو وہاں پر ہم نے 12 حلقوں کی Comparative statement کی درخواست دی۔ آٹھ حلقوں کا تعلق حکمران جماعت سے تھا اور چار حلقوں کا تعلق اپوزیشن کی جماعتوں سے تھا جناب۔ دوران کارروائی وہاں پر پی اینڈ ڈی کی طرف سے ایک سیکشن آفیسر آیا کرتا تھا اور اس سیکشن آفیسر نے ایک دن مجھے کہا کہ آپ کیا فضول کام کر رہے ہیں، ایسے فضول لگے ہوئے ہیں، آپ کو یہاں سے بھی کچھ نہیں ملے گا اور جب بحث کا دن آیا تو اس سے پہلے عدالت نے پی اینڈ ڈی سے 12 حلقوں کی Comparative statement مانگی تھی، جناب سپیکر، جب یہ لیٹر پی اینڈ ڈی کے پاس گیا تو پی اینڈ ڈی کے پاس اتنا ریکارڈ نہیں تھا کہ وہ ان 12 حلقوں کی Comparative statement بنا کر عدالت میں پیش کر دیتا، پی اینڈ ڈی نے اس لیٹر کو مختلف محکموں کے پاس بھیجا For comments اور Comments میں 12 حلقوں کے بجائے پورے صوبے کے حلقوں کی Statement وہاں آگئی، 68 Pages پر مشتمل وہ Statement تھی۔ جناب سپیکر! مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ ان 68 Pages میں جب ہم نے ان حلقوں کی Comparative statement بنائی تو آپ یہ سن کر حیران رہ جائیں گے جیسے اس دن بھی کہہ رہے تھے کہ پرائمری میں 51 rooms ایک حلقے کو دیئے گئے ہیں اور اس کے بعد ایریگیشن میں 279 ملین پلس 46 ملین پلس 0.231 ملین، یہ اسی حلقے کو دیئے گئے ہیں اور روڈز میں اسی حلقے کو 2.9 km, 24.59 km یہ دیئے گئے ہیں، یہ تو ایک حلقے کا حال ہے۔ جناب سپیکر! جس وقت بحث شروع ہوئی تو ہمارے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے عدالت عالیہ کو یہ بتایا کہ یہ ساری سکیمیں پی اینڈ ڈی تیار کر کے ممبران اسمبلی میں تقسیم کرتا ہے۔ خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے عدالت

عالیہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا واقعی ایسا ہے تو میں نے ان کو کہا کہ جہاں تک پی اینڈ ڈی کی تقسیم کا مسئلہ ہے تو ہمیں آج تک پی اینڈ ڈی کی طرف سے کوئی لیٹر ہی نہیں آیا، ہاں البتہ چیف منسٹر ڈائریکٹو کے ذریعے ساری تقسیم ہوتی ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے یا میرا تجربہ ہے پورے اس سال کا جو Proposed budget ہے، وہ چونکہ امبریلہ ہے اور امبریلہ کی تقسیم پی اینڈ ڈی نہیں چیف منسٹر صاحب خود کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمارے کیس کا جو افسوسناک پہلو ہے کہ ہمارا تعلق بھی اسی اسمبلی سے ہے اور بہ دوران اس مقدمے کسی بھی حکومت کے ذمہ دار شخص نے ہم سے رابطہ نہیں کیا اور ہم بھی اپنی پشتو (انا) کی وجہ سے پھنسے ہوئے تھے کہ چھوڑنا ہم نے بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کا کیس جاری ہے یا ختم ہوا ہے؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں اسی پر آ رہا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: اسی پر آ رہا ہوں جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی کیس جاری ہے یا ختم ہوا ہے؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں اسی پر آ رہا ہوں سر، آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کیس ادھر چل رہا ہو تو پھر اس پر بولنا زیادہ اچھا نہیں ہوگا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: فیصلہ ہو گیا ہے، فیصلہ ہو چکا ہے، اس پر فیصلہ ہو چکا ہے تو میں وہی آپ کو

بتانے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر تمہید بہت لمبی ہو گئی تو؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں چھوٹی کر رہا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ کی طرف آ جائیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: بجٹ کی طرف آ رہا ہوں سر، بجٹ ہی کی طرف آ رہا ہوں۔ ایک منٹ آپ مجھے

دیں تاکہ پورے ہاؤس کو یہ معلوم ہو جائے جو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں، آخر میں منسٹر صاحب سے

پوچھوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آگے 40، ڈیمانڈز رہتی ہیں، ایک ایک گھنٹہ اگر آپ بولیں گے تو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! ہمارا قصور نہیں ہے، یہ آپ ان سے کہیں جو وقت پر نہیں آتے اور ان کی نشاندہی پر پھر آپ بھی ناراض ہوتے ہیں اور پھر درمیان میں موقع بھی دیتے ہیں غیر متعلقہ افراد کو، جو کھڑے ہو کر گھنٹوں گھنٹوں تقریر کرتے ہیں۔ ہم نے ٹوکت موشنزدی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کٹ موشن کا اپنا کوئی ٹائم ہوتا ہے، یہ نہیں ہوتا کہ گھنٹے ہوتے ہیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، اگر پانچ منٹ مجھے دے دیں تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، پانچ منٹ لے لیں لیکن گھنٹوں کی بات نہ کریں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: گھنٹے نہیں ہونگے، پانچ منٹ کی تقریر ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تو ڈراتے ہیں لوگوں کو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جی نہیں ڈراتا، فکر نہ کریں ہم ڈرانے والے نہیں ہیں، ہم پیار کرنے والے ہیں، کوئی پیار کرنے والا ملے کہ کوئی ہم سے پیار کرے (تالیاں اور قہقہے) اور یہ یقین جانیں کہ عزت کا جواب ہم نے ہمیشہ عزت سے دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ ان شاء اللہ عزت ملے گی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! کیس کا فیصلہ ہونے کے بعد جیسے ہمیں حکم ہوا تھا کہ آپ اپنی ڈیمانڈز پی اینڈ ڈی کو دے دیں، ہم نے اپنی ڈیمانڈز پی اینڈ ڈی کو دیں اور اس میں حکومت کو یہ کہا گیا تھا کہ اس فیصلے میں ایک مہینے کے اندر آپ نے اس کا فیصلہ کرنا ہے، مہینہ گزر گیا اور ہمارا کوئی کچھ کسی نے نہیں پوچھا اور اس دوران بھی حکومت کے کسی بھی ذمہ دار شخص یا سیاسی شخصیات نے ہم سے رابطہ نہیں کیا۔ پی اینڈ ڈی کو ہم نے دیں اور بعد میں کچھ تھوڑا بہت حکومت کی طرف سے ہمیں کہا گیا کہ یہ آپ کو ملے گا، آپ کی ڈیمانڈز پر کسی قسم کی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ جناب سپیکر، پچھلی جمعرات کو میں اور میرے ساتھ دوسرا دوست ملک قاسم صاحب، ہم دونوں چیف منسٹر صاحب کے پاس گئے، وہاں پر ہمارے ایک محترم وزیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ہم اس لئے گئے تھے، یہ بھی میں آپ کے کالج میں لانا چاہتا ہوں کہ اس دن جب کیڈٹ کالج کی میں نے بات کی تھی اور یہاں پر ہمارے محترم وزیر اطلاعات کی جو موومنٹ تھی، یہ کچھ خطرناک مجھے لگ رہی تھی اور ہوا بھی وہی، میں نے یہی کہا تھا کہ خدارا ایک کیڈٹ کالج ہمیں دیا جا رہا ہے تو اس کو متنازع نہ بنائیں اور یہ درخواست میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی جمعرات کے دن کی کہ خدا کیلئے دونوں ارکان، ایک آپ کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور ایک پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، آپ

دونوں کو بلائیں اور ہم دونوں کو چھوڑ دیں جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے درمیان فیصلہ کر کے کئی مروت میں جو بھی جگہ آپ فیصلہ کر لیں، وہاں پر ہمیں یہ کالج بنا کر دے دیں۔ وہیں پر ہمیں چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ آپ کا تو فیصلہ ہو چکا ہے، میں نے ان کو کہا کہ جی آپ کو غلط ڈیکچر، دی گئی ہے، اب یہ واللہ العلم افسران غلط کہہ رہے ہیں یا ہمارے سیاسی قائد نے کچھ ہمیں راضی کرنے کیلئے غلط بیانی سے کام لیا ہے؟ جناب سپیکر، اس وقت پھر وہ کیس Contempt of court کی وجہ سے کورٹ میں چلا گیا ہے اور اس میں Date بھی فکس ہو گئی۔ آخر میں جناب سپیکر، آپ کی طرف آتے ہوئے آخری بات یہ کہو گا کہ میگا پراجیکٹ کی یہاں بات ہو رہی ہے، میگا پراجیکٹ میں ہمارے ڈسٹرکٹ جو کرم تنگی ہے، اس کا اسمیں کہیں پر ذکر بھی نہیں ہے، باران ڈیم ہے اس کا ذکر Presentation جیسے میں نے پہلے تقریباً Presentation to PRDP ہوا ہے اور تیسرا کیڈٹ کالج ہے۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کے توسط سے پوری حکومت سے یہ اپیل کر رہا ہوں کہ خدا کیلئے اپنے دونوں ممبران کو جو کہ سرکاری پنچوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بٹھا کر کسی جگہ پر بھی بنالیں اور جہاں تک ہمارے مخدوم صاحب نے کہا تھا کہ اس کو ڈی آئی خان لے جائیں تو خدا را ہمارا ویسے بھی ضلع بد قسمت ہے ان کاموں میں، خدا را یہ ایک چیز متفقہ طور پر کہیں بھی اس کو بنالیں سر۔ میرا وزیر پنی اینڈ ڈی سے صرف ایک سوال ہے کہ آیا یہ سکیمیں پنی اینڈ ڈی تیار کر کے ممبران کو دیتا ہے یا حکومت دیتی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب دیتے ہیں، اس کا جواب مجھے دے دیں؟ اور اس پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ زگس شمین بی بی۔

محترمہ زگس شمین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زہ جی یو Explanation کوم۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ما سرہ صرف یو ورخ دہ او صرف خلور ڊیمانڈ دی (مداخلت) نو دا ستاسو بزنس خرابیری۔ دا بہ کله یو خہ وائی، بل بہ بل خہ وائی نو ہر چا پسپی خہ لہ خئی؟ خپل کار تہ راعئی، خپل بزنس تہ راعئی۔

وزیر اطلاعات: زہ جی یو خبرہ کوم نو۔

جناب سپیکر: لگیا او سہ جی، بس ستاسو بجت دے، پاتہ بہ شی۔ یعنی دا یو کیدت کالج لسمہ ورخ دہ چہ تنگیبری پہ دہی ہاؤس کبھی بس کرہ کنہ۔ (مداخلت)

بس تھیک دہ اووایہ، اووایہ جی، تاسو اووائی بیا بہ ترینہ ماحول ہم ہغہ شے شی نو۔

وزیر اطلاعات: نو مونہرہ خو ملگرو تہ ہم دا درخواست کوؤ چہ ہغہ خبری د چھیری چہ کوم د کت موشنز سرہ تعلق لری، چہ د کت موشن نہ بغیر راشی نو مجبوری دہ جی۔ مونہرہ کیدت کالج پہ ہغہ خائے کینہی غواړو او خکھ مونہرہ ورکړے دے، اوس د ہغہ د پارہ خو اول چہ ورومبئ کومہ خبرہ اوشوہ، متنازع خو پہ ہغہ خائے کینہی شوہ چہ یو خودوئ زمکہ ورکړې دہ نو زمکہ بل چا ورکړې دہ او پہ دہ بنیاد باندہ ئے زمکہ پہ داسہ خائے کینہی ورکړې دہ چہ ہغہ بیخی د پنجاب سرہ پہ بارڈر باندہ دہ، مونہرہ صرف دومرہ قدری کار کړے دے چہ دہ پیارتمنت تلے دے، ہغہ خائے ئے کتلے دے، ہغہ خائے ہم د ہغہ خلقو دے، ہم د ہغہ لکی د خلقو دے چرتہ د پردو خلقو نہ دے او ہغہ ہم د خدائے پہ نامہ دے او ہغہ ہم د سرک پہ غاړہ دے او ڈیر تھیک دے نو چہ یو تھیک خائے دے متنازع چا کړو، عدالت تہ شوک لارل؟ شوک ئے ایساروی د ہغہ خلقو نہ د تپوس اوشی؟ حکومت خود دہ پہ انتظار دے چہ د عدالت نہ کیس ختم شی چہ مونہرہ دغلته دا کار شروع کړو خو کہ فرض کړہ خلق دلچسپی لری چہ ایسار دہم شی او پہ عوامو کینہی د زما نوم ہم نہ خرابیری نو عوام ماشومان نہ دی۔ حکومت کړے دے، زمکہ ئے ورلہ تیارہ کړې دہ، مونہرہ جوړولو تہ تیار یو۔ کوم خلق چہ دلچسپی لری نو د عدالت نہ د خپل کاغذ واپس واخلی نو مونہرہ بہ ئے ورتہ سبا شروع کړو او کہ نہ۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

وزیر اطلاعات: یا بہ شپیلئ وہی یا بہ ستوان خوری، دواړہ کارونہ نہ کیږی، مونہرہ لکی تہ چہ کوم دے کیدت کالج جوړوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ زگس شمین بی بی۔

محترمہ زگس شمین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ ہرڈیپارٹمنٹ پہ ہم کٹ موشن لاتے ہیں تو اس پر ہمیں بولنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اگر

ہے تو پھر ہم اپنا مدعا پیش کریں گے اور اگر نہیں ہے تو پھر ہم اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں گے، پھر ہمیں اپنی Insult کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو تو دعوت دی گئی ہے نا، آپ بولیں، آپ کو اجازت ہے، آپ کو اجازت ہے، آپ اپنی تجاویز دے دیں۔

محترمہ نرگس ممین: ہاں جی۔ جناب سپیکر صاحب! میں سٹینڈنگ کمیٹی پی اینڈ ڈی کی ممبر ہوں، پانچواں سال ہو گیا ہے کہ اس کمیٹی نے کوئی کام نہیں کیا۔ ہم آتے ہیں، اپنی حاضری لگا لیتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں، یہ سب پلاننگ ہی کرتا ہے اور اس پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ یہ ایک سفید ہاتھی ہے جس نے اپنی اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے، اپنی مرضی کے پراجیکٹس اے ڈی پی میں شامل کرتا ہے اور جو کام ضروری ہوتے ہیں وہ نہیں کرتا، تو میں اس منسٹر صاحب کو اور ڈیپارٹمنٹ والوں کو کہتی ہوں کہ خدار اس گلے پہ رحم کیا جائے اور کچھ ایسے کام کئے جائیں کہ آنے والی نسل آپ لوگوں کو یاد کرے۔ شکریہ۔

Mr Speaker: Thank you Bibi, thank you very much. Now hon'able Minister, Senior Minister for Planning and Development, please comment on the questions raised

جناب رحیم داخان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! ستاسو مہربانی۔ کوم معززو ممبرانو چہی کت موشنز راوری دی، د اپوزیشن لیڈر زما محترم دے، زاہہ تقریباً تولو سرہ، خہ ڊیر کم بہ وی چہی د دوستی تعلق نہ وی پاتے شوے، تولو سرہ پاتہی شوے دے، زہ ئے Appreciate کوم، ویلکم کوم او سکندر خان چہی خہ خبرہ وکیرہ، د هغہی نہ پس بیا خہ لہر دا حالات داسہی دغہ شو، د هغہی معافی غوارو ستاسو نہ ہم او د هاؤس نہ ہم او دوارو طرف تہ ممبرانو نہ ہم معافی غوارو او بیا شکریہ ادا کوؤ د تولو، دا ماحول بیا ڊیر بنہ شو، بنہ ماحول وی، بنہ د صوبہی کار ہم کیبری او دا چہی کوم نمائندہ، یو جرگہ ورتہ ویلی شی، د صوبہی راغلہی دہ، ناست دی بنہ بہتر سوچ د پارہ۔ جناب سپیکر، زہ د پی اینڈ ڈی کارکردگی او بیا د هغوی خپل حالات، پی اینڈ ڈی کوم مشکلاتو کبہی او کوم طریقہی سرہ کار کوی، کومہی مشورہی کوی او 2002ء کبہی 'ڊاؤن سائزنگ' شوے دے او اوس هغه ڊسٹرکٹ گورنمنٹس نشته نو هغه Reinstatement لا نہ دے شوے، پہ هغہی مونہر سوچ کوؤ، Reinstatement کوؤ پی اینڈ ڈی چہی بنہ جدید طریقو باندہی دغہ شی۔ تقریباً 120 آفیسرز/ آفیشلز چہی

کوم دی، هغوی دی ایندې نه لرې شوی دی او ټول Strength 300 دے خو خیر د هغې باوجود زه د پی ایندې دی د پیارتمنت د آفیسرز د ټولو شکریه ادا کوم او د لوی آفیسر نه واخله د ورکوتی کلرک، چیراسی پورې د صوبې خدمت کوی او د بجهت تیاری کوی۔ دې سوچ باندې نه کوی چې دا آئنده بجهت دے، د دوی سوچ چې کوم دے، درې څلور کالو آئنده باندې سوچ ساتی او بیا ورسره ورسره Implementation باندې Review meeting هم کوی او متعلقه د پیارتمنت ته هم انستریکشنز ورکوی چې کوم بجهت پاس شی هغې باندې چه یه Monthly یا Quarterly پی ایندې دی کوی خو هغوی ته هم دا دغه وی چې یه تاسو وکړئ چې Implementation څومره کیږی او بیا ورسره ورسره مانیترنګ هم کوی۔ ذکر او شوی مانیترنګ او که دوی چرته کوئسچن به راشی، دغه به راشی چې څومره رپورټس راغلی دی د متعلقه محکمو نه او بیا څه ریمارکس څه نمونه هغه متعلقه د پیارتمنتس ته تلی دی چې یه دا شے غلط، دا کار کمزورے، سست په دې ټول څیزونو باندې هغه غور کوی۔ زمونږ اپوزیشن لیډر صاحب په مونږه تنقید هم کوی او بیا چې څه کار کوؤ نو وائی چې یه دا زمونږه هغه کارونه وو چې مونږه ئے نشاندهی کړې وه خوزه په فخر سره دا وایم، که زمونږ کارونه وو او که د دوی کارونه وو، مونږه ورله عملی جامه ورکړې ده او په ورومبی کال چې کوم حکومت مونږ ته ملاؤ شوی وو، دوه دوه نیمو میاشتو کارکردگی وه او د هغې نه مخکښې کوم حکومتونه چې وو نو زمونږ صوبه کښې خو شپږ اته میاشتی مخکښې ختم شوی وو او مرکزی حکومت د غلطو پالیسو په وجه باندې معیشت باندې ډیر غلط اثر پریوتے وو خو د هغې باوجود د 2008-09 بجهت 28 ارب روپئ چې کوم دی پاس کړو او بیا په هغې کښې 60 پرسنت ایلوکیشن هغه زرو کارونو ته د ایم ایم اے حکومت یا Interim کوم گورنمنټ چې وو، په دې چې زمونږ کیبنټ چیف منسټر صاحب دا صلاح مشوره وه چې زمونږ تعلق دې صوبې سره دے، هغه نیمګړی کارونه چې کوم دی، تیر شوی حکومت شروع کړی دی چې هغه مونږ سر ته اورسوؤ، نو په هغه سوچ باندې دا مونږ فائده ترې نه ده اخستې چې هغه مونږه پریږدو او نوے کار شروع کړو چې خپل نوم پرې وکړو۔ زمونږ سوچ چې کوم دے د صوبې د ترقی د پاره دے نو بیا په دغه حالاتو کښې



چي ڇه و و، ڇه نمونه Terrorism ڇه چي و و، بيا بل ڪال 10-2009 بجٽ 33.8 بلين روپي چي ڊي حڪومت د ترقي د پارہ چي ڪوم دے۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: يہ آپ ذرا اپنی منی اسمبلی چھوڑ دیں انور خان! اور سب اس طرف متوجہ ہو جائیں، پلاننگ اینڈ یوٹیلٹی پمپٹ پہ سب سے زیادہ کٹ موٹو آئی ہیں اور بہت میرے معزز اراکین نے ان پر باتیں کی ہیں، اب معزز منسٹر صاحب ان کا جواب دے رہے ہیں تو آپ تھوڑا سا ان کو متوجہ رہیں جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): 2010-11، 69 بلین او اوس چي ڪوم 2012-13 دے، دا اوس Proposed چي ڪوم دے، 74.200 دے پہ داسي حالاتو ڪبني او بيا سوچ د پراونشل ڊيولپمنٽل ڪار د پارہ شوے دے، تير شوي دغه نه 7 پرسنت سيوا دے او بيا ڪه ڪمزي حڪومت هم خفه ڪيري، خبره ڪيري او د Foreign Donors خبره هم ڪيري، زمونڊ ڪاوشونو او ڪوششونو په وجه باندې زمونڊ بهر ڊونرز چي ڪوم دي، د هغوي اعتماد دے او په هغه وجه باندې 44 پرسنت بيروني امداد چي ڪوم دے، سيوا شوے دے او بيا د خوشحالي خبره دا ده د هاؤس د پارہ چي په ديڪبني 84 پرسنت گرانٽ دے او 16 پرسنت لون دے۔ زمونڊه دوستان به وائي چي پي اينڊ ڊي ڇه نه ڪوي، دا پراونشل گورنمنٽ ڇه نه ڪوي، نو دغه ڪوششونه دي او بيا په برٽش هائي ڪميشن ڪبني دعوت و و، هغي له مونڊ تلي و و او DFID زمونڊ د ڊي ترقياتي ڪارونو د پارہ هغوي ڪار ڪوي او په هغه برٽش هائي ڪميشن ڪبني د ڊي Country president something George دا خبره و ڪره، فخر زمونڊ د پارہ دے چي ڊپٽي چيئرمين پلاننگ ڪميشن ڪمزي وئيل چي يره زمونڊ صوبي، د ڪمزي د پارہ ڇه و ڪري؟ نو هغوي ورته وئيل چي داسي حالات ڇنگه د ڊي پختونخوا صوبي پيدا ڪري دي حڪومت، نو تاسو هم داسي حالات پيدا ڪري۔ دا لويه او د فخر خبره ده او په مونڊ خو تنقيد هم ڪيري، هر ڇه ڪيري، تنقيد هم ڪيري نو بنه ده دا خبري بهر ته راوڃي او د خلقو په نوٽس ڪبني راشي او بيا د دوه دري ڪالو محنت په وجه باندې For early completion آئنده ڪال د پارہ مونڊ دا ڪوشش ڪرے دے چي 60 پرسنت بيا Ongoing سڪيمونو ته ور ڪرو، په ڊي چي ڪوم حڪومت راڃي، هغوي ته دا Liability چي پاتي نه وي او دا ڪارونه سرته اورسي۔ جناب سپيڪر، بيا ورسره ورسره ور ڪوتي پراجيڪٽس نظر انداز ڪوؤ او غٽو غٽو پراجيڪٽ ته توجه ور ڪوؤ چي په هغي ڊيره اجتماعي

فائدہ راخی او جناب سپیکر، کوم Slow moving projects دی، د ډیپارٹمنٹ متعلقہ او دا خبره زه کوم چې پی ایند ډی کوم شے مخکښې کوی نو هغه متعلقه محکمې چې کوم دی، د هغوی Proposal وی، هغوی راشی چې زموږ دا کار، نو په هغې دغه باندې دا سوچ موندو جوړ کړے دے چې کوم پراجیکټ شپږ کاله او پینځه کاله کښې ختمیږی نو موندو وایو چې دا ولې اونه کړو چې کوم یو پراجیکټ زر کیدے شی، Early completion کیدے شی نو هغه فنډ ایلوکیشن موندو هغې ته اوکړو چې یره خلقو ته فائده اورسی۔ بیا ورسره ورسره دا د خوشخبری خبره ده چې Throw forward مخکښې 2.4 پارسنټ وواو هغه په کوششونو باندې 1.7 ته موندو۔ راستو۔ همیشه سکیمونه، څه څیزونه به راتلل نو Throw forward باندې به تلل مخکښې به چلیدل بیا ډیر سکیمونه دی، نور به هم وایم، د هزارې به هم اووایم نو د دې ځائے مقامی میگا پراجیکټس چې کوم دی، The construction of Northern Section of Ring road missing links, allocation 797 million rupees دی، مفتی محمود فلائی اوور 450 ملین ایلوکیشن دے دغه۔ Flyover at Gulbahar Nishtarabad 336 ملین ایلوکیشن دے، Construction of Northern Section Ring Road Peshawar to Pajagai Road، زما خیال دے سپیکر صاحب! ستا سوږو راته بنکاری۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل هم زما روډ دے جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): اچھا، ورسک روډ، ورسک روډ۔۔۔۔

جناب سپیکر: (تقے) اوس دا نیمگړے نور هم وکړه کنه، دا ټول بناړ د وکړو۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلديات)): ورسک دے، بجټ کښې ورسک هم دے۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): او ورسک دے، ما ورته اووئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پورشن وایئ جی۔

(تقے)

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): نو Cost چي کوم دے 3.757 بلین دے او ایلو کیشن چي کوم دے 1200 ملین دے۔ بیا ورسره خلیفه گل نواز میڈیکل کمپلیکس بنوں 2114 روپئی دی، ایلو کیشن چي کوم دے 222 ملین دے۔ اسپیشل ڊیولپمنٹ پیکج نه تور غرتہ 4004 بلین پیسې ایبنودې شوې دی، ایلو کیشن One Billion شوے دے او بیا ورسره ستاسو هم ډیمانډ وو، د نورو خلقو هم ډیمانډ وو، Provision of Sui Gas in KPK, Rs 300 million جناب سپیکر، درانی صاحب او نورو ممبرانو هم دا خبره کړې وه چي هائیډل دغه ته څه ایلو کیشن شوے نه دے یا زما خیال دے چي دوی کتلی نه دی او په دې زمونږه ډیره توجه ده، په دې مالی کال دوران کبني توانائی و ترقی د پاره پینځلس منصوبې عوض 1.13 بلین روپئی ایبنودې شوې دی او د هغې لاندې 24 پراجیکټس مختلف مراحلو کبني دی او دا په دې کار کپري او د دې 24 پراجیکټس د کار وخت او ترتیب دا دے: درې منصوبې چي په هغې باندې کار جاری دے، هغه رانولیه ضلع کوهستان 17 میگاوات، مچنی مردان 2.8 میگاوات، درال خور سوات 36.6 او دا درې کالو کبني به دا Complete کپري۔ بیا اته منصوبې چي په هغې کبني څلور منصوبې منظوري شوې دی او څلورو باندې کار پاتي وو خود هاؤس په نالج کبني راولم چي په دې NEC meeting وو، National Economic Council، مرکز کبني او دا خبره چیف منسټر صاحب هم وکړه او مونږ هم، زه چي ځم همیشه ورته چي مونږ وایو چي یره زمونږه پیسې دی او د دې اختیار مونږ سره پکار دے نو هغه وائی چي دا بنه خبره ده ستاسو پیسې دی نو دغه 10 ارب روپو پوري چي کوم دی، هغوی اجازت وکړو چي تاسو پخپله کولې شی نو دا باقی کومې منصوبې څلور چي دی، ان شاء الله تعالیٰ په دې به هم کار روان شی او بیا نور هم کومې منظور شده منصوبې دی، 84 میگاوات مہلتان، سوات 6 میگاوات، لاوی چترال، د دې آغاز به د دې میاشت اخره کبني کپري او ان شاء الله تعالیٰ چیف منسټر صاحب به ځی او د دې دغه به کوی په 27 او 30 تاریخ او بیا دیارلس منصوبې د فیزیبلٹی مراحل کبني دی او اته نه واخلی لس کالو پوري دا به مکمل شی۔ ورسره یو بل لوتے پراجیکټ دے چي 80 میگاوات دے، که د هغې نه سیوا وو، دې وخت کبني هغه فکر ماته نه دے یاد، د شیر ماھی دا فیزیبلٹی تیاره ده

او دا به PPP په ذریعه کوؤ، د Public Private Partnership دغه باندې کوؤ نو ان شاء الله تعالیٰ په دې به کار شروع شی او بیا خبره درانی صاحب او وختی چا وکړه د چشمه رائیټ بینک کینال، دا په PSDP کبني هم ده او LDP کبني هم ده، د دې هغه ایلوکیشن شوه دے او بیا د دې خبرې زمونږ ورلډ بینک دلچسپې اخستې ده او بیا مرکزی حکومت هم دا هغوی ته وئیلی دی او په دې زه پوره دغه سره دا وایم چې یره ورلډ بینک Agree دے چې یره په دې باندې کار شروع کړی، نو دا زمونږ د صوبې د پاره ډیره بهتره ده. نلوټها صاحب نشته، هغه د حویلو د Bridge خبره کړې وه او هغه اے ډی پی کبني راتلو خو دغه وخت سره اے ډی پی کبني رانغلو او 74 ملین روپۍ چې کوم دی، هغه څه ډونرز سره خبره روانه ده، هغوی به بیا دا سرته رسوی او ان شاء الله تعالیٰ دا کار به کپړی او بیا دا خبره وه چې مرکز سره څوک خبره نه کوی یا زمونږه دغه نه کوی نو زه دا فخر سره وایم او د مرکزی حکومت شکریه ادا کوم چې د ټولو نه زیات دومره پراجیکټس ئے نه دی اخستی سکیمونه، لکه څومره زمونږ د صوبې ئے اخستی دی او سپیکر صاحب، داین ایف سی ایوارډ نه پس د مرکز هغه پوزیشن نه دے پاتے، کمزوری مالی حالات ئے دی او زیات صوبو طرف ته توجه شوی دی. دغه شان کفایت الله صاحب خبره وکړه چې دا هزاره نور دغه، نو هزاره کبني چې کوم دے پینځه پراجیکټس انرجی اینډ پاور باندې روان دی او په هغه بالا کوب کبني کنهار رپور 190 میگاوات او ناران ډیم د پاره دغه شوی دی، ترقیاتی کارونو د پاره او بیا ناران ډیم د پاره کنډ باندې 210 ملین او بیا پکبني دغه هم Propose دے چې په دې باندې به بجلی گهر هم جوړیږی، نور پوره څیزونه داسې دی. بیا خبره دلته د 'ایرا' اوشوه، ایرا چې کوم ده دا یو مرکزی محکمه ده او 'پیرا' صوبائی محکمه ده. په 'پیرا' کبني چې څه گډ بریا څه اوشی، په 'پیرا' چا چې څومره Objections کړی دی یا چا په هغې باندې داسې خبره اعتراض کړے دے نو هغوی ته باقاعدہ سزا ملاؤ شوې ده، سپینډ شوی دی او په هغې باندې کارونه کپړی او 'ایرا' چې مرکزی سبجیکټ دے او په دې داسې نه ده چې پراونشل گورنمنټ سترگې پټې کړې دی خو داسې مرکز کبني حالات پیدا شی او دوه درې ځله پرائم منسټر سره میتنگ جوړ شو خو بیا په هغه

ڄائے ڪنڀي زه اوس ڪه خبره ڪوم عباسي صاحب بيا گرم نه شي چي نواز شريف صاحب ڇه داسي هله گلہ هغه ڄائے ڪنڀي وه او Uncertainty پيدا شوڀي وه نو دوه ڇله په دي ضلعو باندې هغه ميٽنگ اونه شو او بيا زما ورور نصير خان خبره وڪره، په دي خبره زه ڪورٽ ته نه ڄم، Sub judice دے خودي د پاره د لڪي مروت، دي آئي خان، ٽانڪ ضلعي د پاره 18 ملين ڊالر لاگت يو منصوبه شروع ڪيري او دا رقم ورلڊ بينڪ بطور گرانٽ مونڙ ته به راڪوي او هغي ته چي ڪوم ڇه Formalities دي، هغه برابر شوي دي او د دي پراجيڪٽ آغاز چي ڪوم دے په ستمبر ڪنڀي به ڪيري او د حڪومت دا خواهش دے چي دا پسمانده ڄومره علاقي دي چي د هغي ترقي اوشي۔ خبره دلته ڪنڀي اوشوه چي يره دوي ڊسٽرڪٽس له دومره پيسي وركري دي، دي ڊسٽرڪٽ له ئي ڪمي وركري دي يا زياتي نو په دي ڄائے چي ڇه ڪيري، دا محڪمو ته پيسي ملاويڙي، دا ڊسٽرڪٽس نه ڪيري او سڪندر خان خبره وڪره چي يره دوي دا خبره ڪري ده چي دا امريله سڪيمونو خبره ده، هر ڇوڪ وائي چي او دا ڊيپارٽمنٽس ڪنڀي پرنٽ شوي دي، ڊيپارٽمنٽس طرف نه دا ڇيزونه راغلي دي او دا په دي زمونڙ سوچ دے او وايو چي يره دا ختموڙ، پروسڪال Last year چي ڪوم وو، ڊسٽرڪٽس ته جي 28 پرسنت ايلوڪيشن شوه وو او دي ختمولو د پاره دا ڪال 38 پرسنت چي ڪوم دے شوه دے۔ دا په دي طريقه باندې ڪوڙ خو دا امريله چي ڪوم ده، دنن نه نه ده، دا د شپيتو ڪالو نه ده، د دي فائده هم شته او خامي ئي هم شته خوبهه طريقي Need basis، صحيح طريقي باندې او د دوي په ڪوآپريشن باندې وي، نوان شاء الله تعاليٰ مونڙ به دا، په تير شوي بجٽ ڪنڀي هم ما دا ريكويست ڪرے وو، دراني صاحب ته نورو ممبرانو ته، چي يره ستاسو ڇه حڪم وي، صحيح مونڙ گائيڊ ڪري، مونڙه غواڙي، زمونڙ ڊيپارٽمنٽ او غواڙي، تاسو بنه گائيڊ لائن راڪوي او ستاسو هميشه به بنه گائيڊ لائن وي، بنه دغه به وي، د صوبي سوچ به وي، دغه سوچ به وي نو مونڙ ويلڪم ڪوڙ۔ ستاسو ڊيره مهرباني او زه دا شڪريه ادا ڪوم چي ڊير بنه صبر سره زما هغه خبري مو واوريڊي او بيا ريكويست ڪوم چي تاسو خپل ڪٽ موشنز چي ڪوم دي، باعزتہ طور واپس واخلي۔۔۔۔

(تمغه)

جناب سپیکر: رحیم داد خان! اس کا کیا مطلب ہے، یہ باعزت طور پر کیا مطلب ہے؟  
سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): ما وئیل چپی بنہ ما حول جوړ شی کنه، دې ما حول نه دغه  
 عزت جوړ شی۔

(تہقیر)

جناب سپیکر: ابھی بسم اللہ پڑھیں جی، اکرم خان درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن۔  
جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! رحیم داد خان زومونر  
 ډیر خوړ مشر دے او زومونر سپین روبے دے او زومونر په هغې کبني خودا دے  
 چپی سپین روبی ته بنودنه هم لږه بے ادبی غوندې وی خوبیا هم زومونر آزادی ده،  
 یو بل ته بنودنه هم کوؤ او چپی خه لږ ډیر کور کبني مشر ته هم خلق وائی چپی یره،  
 که څوئی وی چپی خه لږ ئے ایزده وی نو په مخه کبني ئے کیر دی، هغه ئے منی یا  
 نه منی۔ هغه زومونر د دې صوبی یو سیاسی مشر هم دے، سپین روبے هم دے، زه  
 پخپله هم خپل کت موشن واپس اخلم او ټول اپوزیشن ته هم درخواست کوم چپی  
 دوی خپل کت موشنز واپس واخلی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ لیڈر اور بڑے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جی سعیدہ ټول ناصر صاحبہ، One by one۔  
محترمہ سعیدہ ټول ناصر: جی جناب سپیکر صاحب! میں واپس لیتی ہوں۔  
Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Sardar Aurangzeb Nalotha  
 Sahib, not present, withdrawn. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib  
جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! رحیم داد خان سره خو زومونر ډیر زوړ  
 تعلق دے، خو څو کارونه مونږه یو څائے کړی دی او مونږه څومره جلسې او دغه  
 هم یو څائے Attend کړی دی۔ د هغوی هغه احترام پخپل څائے دے، درانی  
 صاحب هم دغه دے، صرف زه دا دغه کوم چپی واپس ئے اخلم خو کوم چپی دا بله  
 خبره وه چپی Implementation of strategies is affected due to political  
 interference, د هغې ئے راتہ خه او نه وئیل چپی آیا دا Miss print شوے دے که  
 خه دغه شوے دے؟ خیر دوی ته دغه وی، صرف آئنده د پارہ دې باندې سوچ  
 وکړی۔

Mr Speaker: Withdrawn, thank you ji. All withdrawn, Muhammad Javed Abbasi Sahib, please.

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا تھا کہ بہت Respect ہے ہمارے دل میں اور یہ پہلے بھی حکم کرتے تو میں ایسے ہی کرتا۔ بد قسمتی سے انہوں نے ہمارے جو تین بڑے ڈیمز وہاں تھے، جس میں میں پھر کمونگا کہ ہم واپس کرتے لیکن یہ 'ایکسپریس وے' کے معاملے میں جو انہوں نے بجٹ سٹیج میں جو چیزیں لکھی تھیں، ان کو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے بیان کیا، ہم نے مانا بھی ہے جو ہمارے Concern تھے، ان کو انہوں نے ایڈٹ کیا ہے کہ واقعی یہ Genuine problem ہے لیکن یہ بہت Genuine problem ہے، ہمارے تو رغر کو پیسے دیئے ہیں یہ کیوں بنایا گیا ہے ضلع؟ یہ کیا معاملات ہوئے ہیں، اس پر تو بات بہت سی کی جاسکتی ہے لیکن یہ وقت نہیں ہے کہ میں اس پر بات کروں ورنہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس کے بھی کیا محرکات تھے لیکن جناب، یہ ایک بہت Genuine ہمارا اس پورے، یعنی گلگت سے لیکر ہری پور تک لوگوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے جناب سپیکر اس وقت ورنہ اگر جس طریقے سے ٹریفک بڑھ رہی ہے، یہ پھر آپ مانسہرہ جانے کیلئے پانچ پانچ چھ گھنٹے لگیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر پی اے سی کی میٹنگ ابھی اگلے مہینے میں ہو رہی ہے، ادھر یہ گپ شپ لگائیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، پانچ سال ہم سنتے رہے ہیں، ہمارے سنتے سنتے یہ بالکل نزع کا ٹائم آ گیا ہے، آگے افطاری ہونے والی ہے، ہم کہتے ہیں، یہ اتنا انہوں نے کہا ہے تو آج یہ اس کی ابتداء کر جاتے۔ میں واپس لیتا ہوں لیکن میری ریکوریٹ ہے کہ اس پر جناب ضرور بات کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، Withdrawn۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ دا رسم داسی چلیدلے دے د Withdrawn کولو او زہ د دہی حالاتو د خرابولو ذمہ داری نہ اخلم، زہ ئے واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نصیر محمد میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے حکومت سے اپیل کی تھی کہ خدارا اس کو وہاں بنادے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک غیر متعلقہ وزیر صاحب نے بے جا مداخلت کر کے اس پورے ماحول کو پھر سوگوار بنادیا۔ جناب سپیکر، یہ اس دن بھی بات ہوئی تھی اور آج بھی میں یہی کہہ رہا ہوں کہ خدارا دونوں ممبران حکومت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بٹھا کے، ہم نہیں چاہتے کہ ہم اس میں بیٹھیں، ہم سے کسی نے بھی نہیں پوچھا لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ابھی۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: میں ترتیب سے آ رہا ہوں سر، ذرا تھوڑا سا صبر بھی کیا کریں، ہمارے ایک سیاسی لیڈر نے حکم دیدیا ہے، یقیناً ہم Withdraw ہونگے لیکن بات کر لینگے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: جناب سپیکر! دوسرا میں نے دوپرا جیکٹس کا کہا تھا، اس کو جو ہے ہمارے محترم وزیر صاحب نے گول کر دیا، خوشخبری یقیناً سنا دی ہے کہ لکی، ڈی آئی خان اور ٹانک میں ہم ایسے میگا پراجیکٹس لائے ہیں لیکن اس کی مجھے کہیں اے ڈی پی میں Reflection نظر نہیں آئی، پتہ نہیں وہ کہاں سے آئے تھے اور کہاں جائیں گے؟ اللہ اس کو بخیریت ہمارے ضلعوں میں لے آئے۔ جناب سپیکر، ایک بات کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن بحکم اپنے سیاسی لیڈر کے لے رہا ہوں کہ اگر یہ کالج لکھی مروت میں نہ بنا تو اس کی تمام تر ذمہ داری اے این پی کی حکومت پر ہوگی۔

جناب سپیکر: شکریہ، Withdrawn۔ زگس نمین بی بی۔

محترمہ زگس نمین: جناب سپیکر صاحب! رحیم داد خان صاحب چپی دے، دا 1970 کبھی مونز پول Politics کبھی د پی پی پی ممبرز وو، ہغہ وخت نہ واخلفہ تراوسہ پورے مونز پیپلز پارٹی کبھی یو خائے راروان یو خو کومپی خبری چپی د حق وی او کوم بانڈی چپی مونز تنقید کوؤ، د ہغی معذرت کوم او منسٹر صاحب وئیل چپی پہ ہغی مہ خفہ کیڑی، دا اسمبلی بہ داسی چلیڑی، دا بزنس دے او چپی دا خومرہ د اپوزیشن ڈیر لبر ممبران دی چپی ہم داسی خبری اونہ کیری نو بیا خو بجت پہ ہغہ ورخ ہم پاس کیدے شو او زہ خیل کت موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Science and Information Technology, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 5.

(تالیاں)



جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): مہربانی جی۔

جناب سپیکر: یہ تو وہی وزیر صاحب ہیں نا۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاں آپ کو کچھ یاد آ رہا ہے ایوب خان اسٹاڈی صاحب! اس کے بعد گپ شپ لگائیں گے اس کے ساتھ۔

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 کروڑ 90 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ کیلئے آپ صرف چار کروڑ مانگ رہے ہیں؟

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: بس جی د ا ز م ون بر گ ز ا ر ہ د ہ (تہقہے) د ا د ا و م ن ی۔  
(تہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is:

“a sum of not exceeding rupees 4 crore, 90 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30<sup>th</sup> June, 2013, in respect of Science Technology and Information Technology”.

Mr. Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, leader of the Opposition, to please start discussion on this cut motion, Sorry, to move his cut motion on demand No. 5.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): زہ جی د س ہزار روپو کت موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Sanullah Khan Miankhel Sahib, not present, it lapses. Saeda Batool Nasir Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 5.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5, not present, it

lapses. Faizullah Khan, to please move his cut motion on Demand No. 5. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5.

جناب محمد حاوید عباسی: میں تو جناب سپیکر، دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔  
جناب سپیکر: صرف دس روپے؟

جناب محمد حاوید عباسی: جی صرف دس روپے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5.

مفتی کفایت اللہ: جی میں چار ہزار چار سو چوالیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔  
(تہقے)

جناب سپیکر: کیا Unique combination ہے مفتی صاحب؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! دا بنہ دہ چہی دا چار ہزار چار سو بیس  
نہ دے۔

(تہقے)

جناب سپیکر: چار سو بیس نہ دے۔

(تہقے)

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آبرکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب! مفتی صاحب خو  
دیر قابل احترام دے خودا فکر۔۔۔۔۔

(تہقے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the grant may be reduced by rupees four thousand four hundred forty four only.

دا خو ہغہ د فلاش والا نمبر د ور کرے دے مفتی صاحب! دا د خہ چل و کرو؟

Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5.

ملک قاسم خان خٹک: میں پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mr. Naseer Muhammad

Khan Maidad Khel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5.

جناب نصیر محمد میدا خیل: میں دو ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Nargis Samin Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 5.

محترمہ نرگس شمین: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you ji. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 5.

محترمہ نگہت یاسمین اور گزئی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں ایک لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں لیکن ساتھ ہی اس کو Withdraw بھی کرتی ہوں کہ یہ جو چار کروڑ روپے ان کو دیئے گئے ہیں، اس تجویز کیساتھ کہ اگر آئی ٹی پارک اور ایک ارب روپیہ جو کہ لیپ ٹاپ کیلئے دیا نہ جاتا کیونکہ لیپ ٹاپ تو اس وقت کام آتے ہیں کہ جب بجلی ہو تو بجلی نہیں ہے تو بچے وہ لیپ ٹاپ کو چارج کہاں سے کریں گے؟ تو اگر یہ تمام پیسے بھی یہاں ٹیکنالوجی پر، ان کا جو سائنس اور ٹیکنالوجی ہے، اس کو اگر دے دیئے جاتے تو میرا خیال ہے کہ محکمے کی کارکردگی بہت زیادہ بہتر ہوتی۔ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کرتے لیکن جو ایک ارب روپے اور آئی ٹی پارک تو اگر وہ پیسے ان کے محکمے کو دے دیئے جاتے تو یہ محکمہ اچھی کارکردگی بنا سکتا، تو میں اپنی کٹ موشن جو میں نے دی ہے، اس تجویز کیساتھ ہی واپس لیتی ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Withdrawn، تھینک یو نگت۔ آپ لوگ بالکل Appreciate نہیں کرتے، گورنمنٹ کی طرف سے (تالیاں) جو معزز رکن آپ کی اتنی Favour کر جاتی ہیں۔

وزیر اطلاعات: دی فوور و کرو، دا خو ہغہ خلور پہ تاش کنبھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کے ملک کا ایک عام سا وہ ہے، میاں صاحب۔

(تمتہ)

وزیر اطلاعات: دھر چا خو یو مقام وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو خیر اس سے نہیں، نورنگی گیم ہوتے تھے وہ کیا کہتے ہیں؟ ہم کالج میں تاش واش جب کھیلتے تھے؟

وزير اطلاعات: تاش خو سر گيمونه وو، مطلب دے 'موم پته' شو، 'مانگ پته' شو،  
ترب شو۔

جناب سپيکر: مطلب دا دے چي داسي خه خبره به وه۔

وزير اطلاعات: فلاش شو۔

جناب سپيکر: مونږ خو سحر کبني اوس اخبار وئيلو ته هم نه يو برابر نو دا Withdrawn  
شو۔ وجيهه الزمان صاحب، چهتي۔ Not present, it lapses.

Akram Khan Durrani Sahib, to please start discussion on the cut  
motion, please.

قائد حزب اختلاف: محترم سپيکر صاحب! ستاسو ډيره مننه۔ محترم سپيکر صاحب،  
مونږ خو څلور کاله اوشو د دې محکمې دلته په دې ورځ باندې خبر شو چي پيسې  
غواړي بيا مونږ ته په دې کال کبني د دې دا پته اونه لکي چي زمونږ منسټر  
صاحب خه کوي او د ده کار خه دے؟ نويقین اوساتي چي د بجت نه مو مخکبني  
د ده او د وزير اعلي صاحب فوتو په اخبار کبني اوليدو، ډير لوتے اشتهار وو نو  
ما او وئيل چي شکر دے دا يو اشتهار خو مو اوليدو په دې څلور کالو کبني، چي  
خه منصوبه وه هغه منصوبه خو مو نه ده کتلي خود دوي دوه فوتوان مو او کتل نو  
زه ډير په ادب سره، منسټر صاحب خور سره دے، دروند او مونږ د ده د زره نه  
احترام کوو خو زه گورنمنټ ته يو تجویز ورکوم چي چونکه د دوي اخراجات په  
دې ډيپارټمنټ باندې دي او که تاسو په دې باندې ټول اخراجات راواخلي چي  
اوس دې کال شوي دي يا نور کيږي نو دوي دواړه ډير بنکلي سري دي زمونږ  
محمود زيب خان او زمونږ دا بل منسټر صاحب، که دا مونږ داسي وکړو چي د  
دې نه يوه محکمه جوړه کړو، دا مونږ په ټيکنیکل ايجوکيشن کبني ضم کړو او  
يقين اوساتي يو به اخراجات کم شي او د دې محکمې افاديت په دې اندازه  
کيدے شي چي بل منسټر وي، هغوي پکبني ډير زيات کار کړے وو خو ما چي  
خومره کتلي دي، دازه په نيک نيتي سره تجویز ورکوم چي ما د دې د افاديت په  
نظر باندې زما په مخکبني خه شے راغله نه دے اونه ماته څوک راغلي دي په  
دې څلور کالو کبني چي په دې محکمه کبني زما کار يا زما ورسره خه ضرورت  
پيښ شوي دے، نوزه به ډير په ادب سره دغه گزارش پيش کړم چي دا محکمه د

یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کبھی ضم شی، بیا زمونر خو دوارہ قدردان دی، کہ  
دوارہ ئے وزیران وی او کہ دوی پخپلو کبھی پخپلہ حساب کوی۔ ڊیرہ مننہ۔  
جناب سپیکر: شکریہ۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ما صرف دا عرض کولو چھی انفارمیشن  
ڊیپارٹمنٹ ہم شتہ، دا محکمہ کہ پکبھی ضم کوئی نو زما شہ اعتراض نشتہ خو  
بھر کیف دا بہ ایوب خان جواب ور کوی خو دا انفارمیشن ڊیپارٹمنٹ ہم شتہ  
دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھی دا د انفارمیشن۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دیکبھی ہم ضم کیدی شی۔

جناب سپیکر: دیکبھی ہم ضم کیدی شی، ستاسو دا مطلب دے۔ سعیدہ بتول ناصر  
صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سر! اگر اجازت ہو تو فوزیہ وہاب کی وفات کی سلسلے میں ایک دو جملے تعزیت کے  
پیش کروں۔

جناب سپیکر: اور یہ Withdraw ہوگی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: Withdraw کرونگی لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بولیں جی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: فوزیہ وہاب، پاکستان پیپلز پارٹی ایک بہت Sincere اور صاف گو ممبر سے  
محروم ہوگئی، بلاشبہ وہ ایک اچھی خاتون تھیں اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں  
جگہ عطا فرمائے اور اس کے ساتھ جو کل لنڈی کوتل کا واقعہ ہوا، وہ بھی قابل مذمت ہے، معصوم انسانی  
جانوں کا خون بالکل غیر انسانی ہے۔ جیسا کہ نگہت صاحبہ نے فرمایا کہ وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتے، تو وہ  
مسلمان نہیں ہیں، جو بھی انسانیت کے قاتل ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔ وہ سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں  
وہ 'را' کے ایجنٹ ہیں، وہ 'موساد' کے ایجنٹ ہیں اور اس کے ساتھ دوسری طرف یہ ڈرون حملے بھی  
انسانوں کا خون، بے گناہ انسانوں کا خون کر رہے ہیں، اس کی بھی ہمیں مذمت کرنی چاہیے، یہ بھی نہیں  
ہونے چاہئیں اور یہ بین الاقوامی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ تو یہ آپ نے Withdraw مجھ سے کروا  
دیا، ایک دو باتیں کرنا تھیں انفارمیشن منسٹری کے بارے میں کہ یہ Withdraw تو میں کرونگی لیکن اس

کی کوئی پراگریس نہیں ہے۔ جب سے حکومت آئی ہے، اس منسٹری کی، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی کوئی پراگریس نظر نہیں آئی۔ جیسا کہ حکومت نے کہا تھا کہ ہم یہ جو رجسٹریشن ہے گاڑیوں کی، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے کمپیوٹرائز کریں گے اور اسی طرح جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ پٹواری سسٹم ختم ہو جائیگا، ہم انفارمیشن ٹیکنالوجی کو Use کریں گے تو بظاہر اس کی کوئی ہمیں پراگریس نظر نہیں آئی۔ بہر حال یہ جیسے کہ درانی صاحب نے فرمایا تو میں بھی ان کو سیکنڈ کرونگی اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی، Withdrawn۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much، جناب سپیکر! بہت شکریہ، منسٹر صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ایبٹ آباد کے اندر ایک آئی ٹی پارک پہلے بنایا ہے، اس دفعہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ ان شاء اللہ اس کو Serve کرنے کیلئے اس دفعہ بھی کوئی پیسے ہم رکھیں گے۔ جناب سپیکر، یہ بہت Important Ministry ہے اور اس کا ہمیں سب کو حق ہے، اس بات سے واقفیت بھی ہے اور ہونی بھی چاہیے کہ آنے والے وقتوں میں بھی اس کی اہمیت ہر روز بہت بڑھے گی۔ چونکہ انہوں نے جو اپنے چیلنجز یہاں بیان کئے ہیں، یقیناً ہم سپورٹ کریں گے کہ حکومت نے انکے ساتھ پیسہ رکھا ہے، جو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا جو سٹرکچر ہے، وہ بڑا کمزور ہے اور ہمیں Organizational Structure کیلئے پیسہ چاہیے، انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس سٹاف نہیں ہے، میری ایک تجویز ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ چونکہ COMSAT Institutes ہمارے اس صوبے میں کام کر رہے ہیں اور یقیناً بہت افادیت ہے انکی، ہمارے بچوں کی پڑھائی بھی اور بہت بڑی ریسرچ وہاں ہو رہی ہے، کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ COMSAT Institutes جو ہیں، فیڈرل گورنمنٹ چونکہ ان کو کنٹرول کرتی ہے، جو اسلام آباد میں ان کا ایک ادارہ بیٹھا ہوا ہے، وہ کنٹرول کرتا ہے تو یہ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا صوبے نے کوئی کوشش کی ہے کہ ہمارے صوبے کا بھی اس میں کوئی حصہ ہونا چاہیے کہ پھر بہت بڑا ریسرچ ورک یہ منسٹری ان سے لے سکے؟ ہماری یہ بھی ایک ریکویسٹ ہوگی کہ اگر مختلف اضلاع میں ممکن ہو سکے تو ان کے آفسروں، اگر اضلاع میں نہ ہو سکے تو کم از کم ایک سنٹرل، جو ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے، وہاں ان کا آفس ہو تو انکے ساتھ یہاں Link ہو تو ان کو پتہ چلے اور آئندہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کیا کیا تبدیلیاں آ رہی ہیں، کیا کیا نئی چیزیں آ رہی ہیں؟ اب تو پوری دنیا میں جناب سپیکر، لائبریری تک ٹیکنالوجی پہنچ گئی ہے، وہ تمام کمپیوٹرائزڈ ہو گئی ہیں، تو ہمارے ہاں کوئی اس طرح کی چیز ابھی تک شروع نہیں ہو سکی۔ بہت سارے معاملات ابھی ہم نے بھی

کرنے تھے کیونکہ ہمارا یونیورسٹی کارڈ ہے، ہمارا اس دفعہ ایک لائسنس کا معاملہ شروع ہوا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ اس کو کمپیوٹرائز کریں گے، پھر ہمارا اسلئے کا معاملہ تھا کہ اس کو بھی دیکھیں گے لیکن وہ چیزیں اسی طرح ہو نہیں سکیں جس طرح ہم نے خواہش کی تھی تو ہمیں یقین ہے کہ منسٹر صاحب اس پر ٹائم دیں گے، یہ بڑے محنتی آدمی ہیں، بڑی کوشش کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! ایک کام کریں نا، کچھ دن ان کا چارج آپ لے لیں، شاید آپ اس کو اچھا چلا سکیں۔

جناب محمد جاوید عمادی: ہماری اتنی قسمت کہاں ہے سر؟ یہ ماشاء اللہ ہم سے زیادہ بہتر، کوئی بھی خدمت ہو، ویسے ہی ہم خدمت کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس منسٹری میں بہتری آجائے، اسی کا 'فیوچر' ہے اور اس سے بہت اچھائی پیدا ہوگی ہمارے صوبے کیلئے، میں اپنی کٹ موٹن Withdraw کرتا ہوں لیکن میری ریکویسٹ ہوگی کہ یہ COMSAT Institute کے متعلق ہمیں بتادیں کہ کیا انہوں نے کیا ہے یا نہیں، جناب سپیکر؟

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn, thank you ji, thank you very much. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ۔ جناب سپیکر! جس طرح درانی صاحب نے فرمایا ہے کہ کارکردگی نظر نہیں آرہی ہے، محکمہ میں کام کیا جائے۔ کام تو بہت زیادہ ہے، اگر یہ اور کچھ کام نہ کریں تو ہمارا جو محکمہ مال کا جتناری کارڈ ہے، اس کو کمپیوٹرائز کریں تو یہ قوم پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ میں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پٹواری کے ساتھ کوئی نمٹ سکتا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: میں تو یہ گلہ حکومت سے کروں گا کہ حکومت نے ہمارے بھائی کو بے روزگار وزارت دی ہے۔ یہ بعض اوقات ہوتا ہے 'وزیر بے محکمہ' یعنی محکمہ نہیں ہے اور وزیر ہے، کچھ مجبوری ہوتی ہے تو ہمارے ایوب خان اس طرح کے وزیر ہیں۔ آپ شیڈول کو دیکھیں جی کہ ہمارے ہاں نظم و نسق وزیر اعلیٰ کے پاس ہے، داخلہ اور شہری دفاع، یہ محکمہ بھی وزیر اعلیٰ کے پاس ہے، پولیس بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے، تعمیرات اور خدمات، یہ بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے، سڑکیں اور شاہراہیں یہ بھی ہیں اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور ایک محکمہ ہے کہ اس کا نام ہے امداد بحالی و آبکاری، یہ بھی ہے اور آگے بھی ہے تو نو دس محکمے ہیں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہیں۔ کام بھی بہت زیادہ ہے تو میری رائے یہ ہے کہ انصاف نہیں ہو پاتا اور بعض وزراء ہیں، بشیر خان کو اتنا بڑا محکمہ دیا

ہے کہ اس بچارے کو وزٹ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور ہمارا ایوب خان ہے، تو اس کا محکمہ ایسا نہیں ہے۔  
توان میں انصاف کر کے یہ جائیں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی اپنا کام کم کرائیں اور تھوڑی سی سہولت ہو جائے  
گی اور ان کو ایسا محکمہ دے دیں تاکہ وہ کارگزاری اچھی طرح بیان کریں اور ہم یہاں اس قابل ہوں کہ ان کی  
تعریف کر سکیں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

Mufti Kifayatullah: Withdrawn.

جناب سپیکر: شکریہ، Withdrawn۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، جی۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب، دا محکمہ خواصل کبني ڊيره اهم محکمہ ده  
او دا اشاری صاحب چي ده، حقیقت دا ده (مداخلت) اشاری صاحب ڊير  
بنه عزت ورکوی چي ورشي او باقاعدہ د سوات ملگرو د پارہ د چائے يو  
زبردست آرام ده خائے ده د ده دفتر کبني۔ زه يو دوه خله ورغله يم او ٽول  
پينځه کاله کبني زه يو واحد ايم پي اے يم چي په ده مو کوئسچن کرے وو او ده په  
سپيشل بنياد باندې مونږ د پارہ ټيليفون کرے وو چي زه دومره بيکاره ناست يم  
چي يو تا متحرک کړم چي تا په ما باندې کوئسچن وکړو۔ په دې پينځو کالو کبني  
په دوئ باندې چا کوئسچن نه ده کرے او دا يو بنه صحت افزاء مقام ده، د ده  
دفتر لکه څه رنگ چي درانی صاحب او وئيل چي دوئ وائی چي دا ټيکنیکل  
ايجوکيشن ته ورکړو نو زه وایم چي دا میاں افتحار صاحب او وئيل چي دا  
انفارميشن ته ورکول پکار دی۔ د دې محکمې نور ضرورت نشته او وعده ئے هم  
مونږه سره وکړه ځکه چي ټولې اسمبلئ ته ده وئيل چي زه به کمپيوټر درکوم او دا  
کمپيوټرې د ورکړی او ور ئے نه کړې او دا وضاحت به دې خامخا وکړی چي  
لس کروړه غواړی، کم از کم مونږ ته د پانچ کروړ کمپيوټرې را کړی، په  
ديکبني څه خبره ده؟ شکریه، ڊيره مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

ملک قاسم خان خٹک: واپس کوم ئے نه، ده به جواب ورکوی نو بيا به ئے  
Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔



وزیر اطلاعات: اول خود قاسم صاحب وضاحت و کبری چپی دا اشاری خہ تہ وائی؟

(فقہہ) اول د خپل وضاحت و کبری چپی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس نور بہ ئے نہ چھیری میاں صاحب۔ د ملک قاسم خان صاحب  
Withstand۔ نصیر محمد خان صاحب جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جہاں تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: نن پکینپی، دیکینپی لبر تر سکونپی خبرپی و کبرہ، ترخپی خبرپی مہ کوہ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: نہ ترخپی نہ دی جی، او ترخپی نہ دی خورپی بہ ئے کپو و خکھ

چپی میاں صاحب نن زما خیال دے لکہ د سحرہ ئے خاندلی دی، چرتہ خورہ خبرہ  
ئے اوریدلپی دہ جی۔ جناب سپیکر! ہمارے ایوب صاحب تو بڑے انتہائی شریف بندے ہیں لیکن لگتا

ایسا ہے کہ میرے خیال میں ہمارے میاں صاحب نے Tom and Jerry کا ڈرامہ کچھ بہت زیادہ دیکھا

ہوا ہے، یہاں بھی Tom and Jerry والا مسئلہ ہے، اس کیلئے بھی تیار بیٹھے ہیں کہ ان کی منسٹری کو یہ ہتھیما

لیں (فقہہ) تو لگتا ایسا ہے کہ اللہ معاف کرے ہر چیز میں مداخلت کرنا ان کی عادت بن چکی ہے

اور ان کی مداخلت کی وجہ سے اور جناب ایوب صاحب کی وجہ سے میں اپنی کٹ موشن Tom and

Jerry کے نام کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: (فقہہ) شکریہ جی، شکریہ، Withdrawn۔

وزیر اطلاعات: دوئی تہ چپی کوم دے نو 'افتخار فوبیا' شوپی دہ۔

(فقہہ)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ زگس شمین بی بی۔

محترمہ زگس شمین: جناب سپیکر صاحب! اس گلے نے آج تک کیا کیا ہے؟ صرف آئی ٹی کا نام رکھنے سے

کوئی ایکسپرٹ نہیں ہوتا، اگر اس کی کارکردگی اچھی ہوتی تو آج ہمارے سامنے اسی ڈیسک پر لیپ ٹاپ پڑے

ہوتے، یہ کاغذ پڑے نہ ہوتے۔ چونکہ اس کی کارکردگی خراب ہے تو یہ چار کروڑ بھی اس کیلئے بہت زیادہ

ہے۔

جناب سپیکر: زیادہ ہے؟

محترمہ زگس شمین: جی۔

جناب سپیکر: کم ہونا چاہیے؟

محترمہ زرگس شمین: کم ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: Withdraw نہیں ہوئیں؟

محترمہ زرگس شمین: میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا تھینک یو، Withdraw۔ یہ ایک بات بتادوں، یہ لیپ ٹاپس جو اب مانیٹرز، ان شاء اللہ اگر زندگی رہی تو یہ آپ کے ڈیسکوں پر ان شاء اللہ نظر آئیں گے کچھ عرصے بعد (تالیاں) لیکن گھر لے جانے والے نہیں ہونگے، وہ ادھر آپ اس سے تھوڑا بہت کام کر سکتے ہیں، ان سے کام کریں گے۔ جی اکرم خان درانی صاحب، Withdrawn؟

قائد حزب اختلاف: چپی وزیر صاحب خو جواب را کبری۔

جناب سپیکر: رہنٹیا سوری ایوب خان اشاری صاحب! اوس راپاخہ خو بردی خو بردی خبری و کرد۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): مہربانی جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پیسنہ دہ۔

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: زمونرہ ڊیر قابل احترام مشر درانی صاحب خبرہ و کردہ د محکمہ پہ حوالہ باندی او بیا دا چپی یرہ کہ دا ٹیکنیکل او آئی تھی چرتہ یوشی نو زما خیال دے چپی ٹیکنیکل ایجوکشن او دا خو ځکہ نہ شی یو کیدی چپی ہغہ ٹیکنیکل خو ہنر ایزدہ کوی، انفارمیشن ٹیکنالوجی چپی دہ، ہغہ یو جدید ٹیکنالوجی دہ، ہغہ جدا علم دے او دا یو جدا دے او باید چپی دا تاسو کہ پہ خپل Tenure کبھی دپی تہ پام کردے وے چپی راتلونکے وخت د آئی تھی دے، د انفارمیشن ٹیکنالوجی دے نوزہ چپی را علم نو دلته کبھی د دوه پراجیکٹونو نہ علاوہ نور پراجیکٹس نہ وو، دلته کار نہ وو، آئی تھی څہ دہ، وائی چپی ماتہ څہ بنکاری نہ، دا اسمبلی چپی دہ دا د تولی صوبی اسمبلی دہ، دا زمونرہ ہیڈ کوارٹر دے کنہ، د تولو کور دے، د فیصلو کور دے، د دپی ریکارڈ نن کمپیوٹرائزڈ کیری او دا کمپیوٹرائزڈ دے نو دا آئی تھی دہ کنہ جی، خو کہ تاسو وائی چپی نہر دے، پائپ دے او شنگل دے نو آئی تھی شنگل، پائپ او نہر نہ دے، دا یو

ٽيڪنالوجي ده او دغه شان زمونڙه پبلڪ سروس ڪميشن دے چي په زرگونو هلته ڪنبي خلق ناست وو، انتظارونه به ئے ڪول، هغه مونڙه فيزي I ڪمپيوٽرائزڊ ڪرو او فيزي II چي دے، هغه مونڙه شروع ڪرو نو د زرگونو داخلي ڪاغذونه جمع ڪول، انٽرويوگاني چي دي، هغه به په ڊير لږ ٽائم ڪنبي اوشي ڪنه، دا يو جديد شفافيت چي دے، يو شے چي دے، هغه شفاف ڪوي نو دا اصلاحات دي چي مونڙه په خپل دي محڪمه ڪنبي، د ٽولو نه لوءے غٽ پراجيڪٽ چي دے هغه د صوبي زمونڙه لائسنسونه دي، دا ڊرائيونگ لائسنس چي دے، دا به جوږيدو، دا عام ڪاپي به وه، نورې به پڪنبي هم خبرې راتلې خو چي دا ڪله ڪمپيوٽرائزڊ شو نو د پيښور ضلعي يواڻي ريونيو چي ده، هغه د دري لاکهونه واخله 45 لاکه ته اورسيده، دغه گٽه ئے وکره اونن دا ده چي (ٽالیاں) هغه لائسنس چي دے زمونڙه د اسلام آباد د هغه لائسنس نه هم د هغي معيار برابر دے او په بهر دنيا ڪنبي هم هغه Recognize دے د څه وخت د پاره، دا جي زمونڙه دلته ڪنبي ڪار ڪردگي ده۔ زمونڙه د سوات پوليس چي دے د هغي انوسٽي گيشن سائيڊ دا ڪمپيوٽرائزڊ ڪرے دے، هغي ڪنبي د ترهه گري په وخت ڪنبي مسٽر راغلي دي، هغه له خيره سره مونڙه ڪوڙ، هغه يو سڪيم او زمونڙه ڪوشش دا دے چي مونڙه نور هم دلته نوي سڪيمونه راورو، زه يو څو تاسو ته وایم جي او په ديڪنبي چي ٽول زمونڙه ڪه اپوزيشن دے او ڪه حڪومتي بنج دے، چي دا سپورٽ ڪري جي۔ دا د چا داسي يو فلاحی ڪارونه دي چي هغه مونڙه ڪوڙ، زمونڙه پراپرٽي ٽيڪس چي دے، ريونيو پراپرٽي ٽيڪس جي، دا مونڙه ڪرے دے جي، تين سو گنا د هغي ريونيو سيوا شوې ده، (ٽالیاں) هغي ڪنبي هغه گهپله نه ڪيري، ڪمپيوٽرائزيشن آف لينڊ ريڪارڊ د څه حده پوري شوے دے، مشڪل پڪنبي شته، ٽول به خواري او ڪوشش ڪوڙ چي هغه مشڪل له خيره سره اوباسو او مونڙه دغه هم يو لوءے جهاد گڻو۔ نوي پراجيڪٽونه چي اوس مونڙه منظور ڪرو جي، هغه به له خيره سره ڪيري، مونڙه ڪمپيوٽرائزيشن آف سپيشل برانچ دا لازم گڻو چي يره دا اوشي، ڪمپيوٽرائزيشن آف محڪمه خوراک، د خوراک دا څيز مونڙه وئيل چي دا هم شفافيت په ديڪنبي راشي او دغه يو ئے منظور ڪرے دے، جيل نن سبا ضروري دے، جيلخانه جات، دا هم ڪمپيوٽرائز ڪوڙ چي په ديڪنبي هم دا ده چي

هغه ريكارڊ ٿي يواڻي هغه زري رجسٽري نه وي خو چي هغه ريكارڊ ٿي بل ڄاڻي هم پروت وي، بل ڄاڻي هم پروت وي نو ڪه سبا ڇه هله گل ڪيري، هغه دغه به نه وي، دغه هم يو نوي نظام د هغي هغه ريكارڊ هغه يو ڪمپني له مونڙ وركو، ڊير جديد طريقه باندې هغه مونڙ دغه ڪوڙ جي۔ محڪمه داخله، هوم ڊيپارٽمنٽ چي په هغي ڪمپني آرمز لائسنس هم راڻي جي، دا هم مونڙ ڪمپيوٽرائز ڪو، دا هم مونڙ منظور ڪرو۔ په ديڪمپني ڪميشن چي دے، فيزي II هغه خو ما اوئييل چي مونڙه فری آئي ٿي سرٽيفيڪيٽ د انٽرنيشنل ليول ٽريننگ وركو، د هغي هغه سرٽيفيڪيٽ وركو او هغوي له په پاڪستان ڪمپني، په بهر دنيا ڪمپني هغه گريجوئيٽ ڪسانو ته، هغوي ته جاب هم ملاويڙي۔ دا يو دوه پراجيڪٽس زمونڙ دي جي، (ٽالياں) يو پراجيڪٽ زمونڙه د شپيتو سٽوڊنٽانو چي هغوي سبقونه وئييلی وي خو هغوي ٽيڪنيڪل نه وي، هغوي هنر مند نه وي، هغوي ته جاب نه ملاويڙي، مونڙ ورله شپير مياشتي ٽريننگ وركو او پنخوس زره روپي ورله وركو او سرٽيفيڪيٽ ورله وركو او %98 ڪسان چي دي (ٽالياں) هغوي مونڙ ته دوباره Call back ڪري دے چي مونڙ ته بنه بنه جابونه په ٽيلي ڪميونيڪيشن او په ديڪمپني ملاؤ شوي دي۔ نوزه اوس يو بل داسي سکيم رااويرم چي سي ايم سيڪريٽريٽ ڪيدے شي، سبا دا زمونڙه وزير اعليٰ لڙي ڪيدے شي، دا دراني صاحب به سبا ناست وي، چيف سيڪريٽري، ڪمشنران، ڊي سي اوز دا 'ويديو ڪانفرنسنگ' چي دے، دا يو سکيم مونڙ رااويرم چي دا ڪه يو سرے دا ده چي تلے نه شي او ضرورت وي نو دا بالکل په خپل خپل دفتر ڪمپني به ناست وي او د هغي نه دا ده چي هغه خپل ميٽنگونه ڪانفرنسونه او هغه علاقي ته خطاب چي دے، دا به له خيره سره ڪوي۔ دا يو پراجيڪٽ چي دے، هغه مونڙ اوس رااويرم۔ (شور) او څلور ڪروڙه دي اوزه چي اوس څومره شمارم نو په ديڪمپني جي آئي ٿي پارڪ چي دا لويه منصوبه ده د صوبي، نور ما اونه وئييل، بس به ٿي ڪرم خو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نه دا ٽولي خبري دي ايوب خانہ! تاسو به دا په دي څلور ڪروڙه ڪمپني ڪوي؟

وزير برائے سائنس اينڊ ٽيڪنالاجي: او جي، بس دا خوبه گزاره كوئى كنه، (تمهه) بيا آئى تى پارڪ دلته په ڊينز ٿريڊ سنٽر ڪمپني جي، درانى صاحب او وئيل چي افتتاح شوڊ ده، ما ڪنلى دي، بخبنه غوارم له خيره سره بيا چي افتتاح ڪيري ڪله، په ايٽ آباد ڪمپني اوس تائم مقرر ڪوڙ، تاسو ته به باضا بطه Invitation هم در ڪوڙ او ستاسو حق بس دا دے چي تاسو د سٽينڊنگ ڪميٽي ممبر يئ، زما سره دلته ڪمپني خو زما خيال دے چي يو اجلاس له هم تاسو نه ئے راغلي، (تمهه) په ڊي جي دا خو چي اوس تاسو نا خبره يئ نو بيا به خنگه دا سسٽم چليري؟ نو مونڙ دلته آئى تى پارڪ Establish ڪرو، زمونڙه شل ڪمپنيانې راغلي دي جي، هغوى خپل ڪار شروع ڪرے دے، اووه ڪمپنيانو ته مونڙه Space اوس ور ڪوڙ جي دري ڪال سنٽرز چي دي، هغه Establish شوى دي۔ دغه شان نور مونڙه د ڊينز نه ڄاڻے اخلو او ان شاء الله چي د ڊينز دا فرست، سيڪنڊ، ٽهرڊ فلورز چي دي، دا ٽول آئى تى انڊسٽريز مونڙه راولو او (ٽالياں) او دغه شان په ايٽ آباد ڪمپني د COMSAT University چي هلته د هغوى سره ڪوم ڄاڻے وو، هغې ڪمپني لس ڪمپنيانې راغلي دي، هغوى خپل ڪار شروع ڪرے دے۔ ورسره يو ڪال سنٽر هم دے خو نور هلته ڪمپني ڄاڻے نشته، زمونڙه ڊائريڪٽر پراجيڪٽ هلته ايٽ آباد ته تله دے او هغه به رپورٽ راورے وي، مونڙ وئيل چي دوه پلازي، دوه ٽاورې نورې او ڪوره چي هغه واخلو او هلته نورې ڪمپني راشي، هلته ڪمپني ٿريننگونه شروع ڪرو، هلته روزگار چي دے، هغه دغه شى۔

سيد احمد حسين شاه (آپاشي): جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي احمد حسين شاه۔

وزير آپاشي: جناب سپيڪر، ٻه ايٽ آباد والي بات ميں سمجھا نھیں، اس پر اگر اردو ميں بات ڪر لیں تو I will be grateful, ji۔

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): ته اوس بنه پوهيري، دا شے مه ورائوہ۔

جناب سپيڪر: دا د ايٽ آباد خبره ورته صرف اردو ڪمپني و ڪره، نورې ورته مه ڪوہ۔

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: جی شے تھیک روان دے، وہ سمجھتے ہیں، پشتو میں بھی ہمارے

ساتھ گپ لگاتے ہیں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھاک سمجھتے ہیں، آپ خواہ مخواہ چھیڑتے ہیں۔

(تہقیر)

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: او پہ نن وخت کنبی مونبر لہ پکار دہ (شور) اچھا۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! تا سو ہم پہ دہی سازش کنبی شامل یی، خفہ کبریٰ مہ۔

د ممبرانو خلاف سازش او وزیر صاحب د وزیر خلاف سازش کوی، دا ډیرہ  
نا جائزہ دہ جی۔

(تہقیر)

جناب سپیکر: نہیں، میں نے اصل میں خود انکا آئی ٹی پارک جو ڈیز پلازہ میں ہے، وہ دیکھا ہے،

Appreciate کرنے کے قابل ہے، تو ساری دنیا سمجھ جائے۔

وزیر اطلاعات: او زہ درانی صاحب تہ پہ ایڈوانس کنبی خواست کوم چہی خلور

کرو پہ کنبی دومرہ ډیری دی، بس ئے کرہ، خدائے تہ او گورہ نور تہ خہ کوی؟

(تہقیر)

وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: آئی ٹی پارک ایٹ آباد کا ڈیزائن اور ماسٹر پلان ہم نے بنایا ہے اور

دوسری سب سے اہم بات، جو دس سال کیلئے آئی ٹی ماسٹر پلان کہ ہم پھر آج کہاں ہیں اور دس سال ہم کہاں

ہونگے؟ اس کیلئے ایک پراجیکٹ ہم نے شروع کیا ہے اور اس میں ہمارے تعلیمی ادارے ہمارے سرکاری

دفاتر سارے جو انسٹی ٹیوٹس ہیں، سارے جو ادارے ہیں، ان میں ایک ہم نے کام دیا ہے اور یہ جولائی میں

ہمیں Handover کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ ہم کو شش کریں گے کہ ہم پاکستان میں اور پاکستان کے باہر

یہاں ہمارا صوبہ پختونخوا جو ہے، آئی ٹی کے حوالے سے آگے آجائے، ان شاء اللہ، (تالیان) یہ

ہماری کوشش ہوگی۔ میں اپنے بزرگوں کا، اپنے دوستوں کا اور اپنی بہنوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے

کٹ موٹنز واپس لیں، بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: ابھی ایوب خان اشاری صاحب!۔۔۔۔۔

وزير برائے سائنس اينڈ ٹيڪنالوجي: دراني صاحب ته خواست كوڙ، ما خو وئيل چي هم

دغه شان ٿولو ته اپيل وڪري (تمهه) او واپس ئه واخلئ۔۔۔۔

جناب سپيڪر: خپله اپيل وڪره، پخپله ٿولو ته او وايه۔

وزير برائے سائنس اينڈ ٹيڪنالوجي: بس جي د دوئ د خبري اثر به زيات وي کنه۔

(تمهه)

جناب سپيڪر: جي اڪرم خان دراني صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپيڪر صاحب! زما خيال دے يو د ملك قاسم خٽڪ

شڪريه د ادا ڪري چي ده باندې خو ئه سوال ڪرے وو، د ده د زره براس وتلے

دے او يو د زما شڪريه ادا ڪري چي نن ئه هم د زره براس اووتو او چا د خبرو

موقع دلته ورڪره نو دې باندې خود زمونڙ مشڪور وي خو زما خيال دے دا زما

په وخت ڪنڀي هم دا محڪمه د سوات د ڪانجو صاحب سره وه، (تمهه) پته

نشته چي د دوئ برخه خواره ده او ڪه ڪه چل دے؟۔۔۔۔

(تمهه اور تالپا)

جناب سپيڪر: دا چا سره وه جي؟

قائد حزب اختلاف: دا ڪانجو، ڪانجو زما منسٽر وو جي، حسين احمد ڪانجو

صاحب وو، نو زما منسٽر صاحب خو داسي ٽيڪنيڪل غونڊي سره وو، ورڪوتے

غونڊي وو، داسي ٽيڪنيڪل غونڊي بنڪاريدو (تمهه) او ايوب اشاري

صاحب خو ڊير داسي د دروند محڪمي سره دے چي داسي زبردست

ايد منسٽريشن وي په هغي ڪنڀي، نو ما ته به ئه هم دا خوڙي خوڙي خبري ڪولپي

ڪانجو صاحب او د ده سيڪريٽري او د دوئ د عملي ماته او وئيل چي ڪه ده مونڙ

سره مدد وڪرو، زمونڙ دلته ٿوله ريونيو چي ده، دا د پتواريانو نه دا قوم

خلاصوڙ او ان شاء الله دا به مونڙ بالڪل داسي وڪرو۔ ما وئيل ڊيره بنه ده چي

خومره پيسپي غواري، يو د مال محڪمي ڪه قانونگو وو، هغه مو هم په تي وي

باندې اوڪتو، هغه وئيل چي دا حڪومت مدد نه ڪوي گني دا زه په ڪو ورڪو

ڪنڀي، په مياشتو ڪنڀي دا ڪولے شم۔ ما پوليس ته وئيل چي اوس ئه راولي چي

پيسې هم ورکړم او کار هم ورکړم، مونږ خو دا غواړو خو چې دا قانونگو صاحب، نعیم ئے غالباً نوم وو که څه وو، هغه مو هم رااوغوښتو، ما وئیل څه غواړي؟ وئیل ئے چې دوه کمپیوټري راکړه، ما وئیل څلور ورکړئ، ما وئیل پيسې څومره غواړي؟ ده وئیل چې پنځوس زره، ما وئیل يو لاکه واخله چې ته دومره غټ کار په دومره کوچي- وخت څومره غواړي؟ وئیل ئے چې يوه مياشت، ما وئیل دوه مياشتې مو درکړي- دوه مياشتې پس راته راغلو، د'الف' نه ئے 'ب' نه وو جوړ کړي او ايوب اشاري صاحب، دا ستا خوږې خبرې، دا ريونيواليا ما ته هم کړي دي او دا ټول پراگريس زما د وخت هم دغه خبرې وې چې دا تا مونږ ته بيان کړي يا کيږي- ما ډير په اخلاص سره خبره کړې ده او په دې مونږ ده کړې چې زه به دلته، چرته يو ممبر سوال وکړي چې د دې اخراجات څومره دي، فائده ئے څه ده؟ هغه به راپاخوؤ، ما په نیک نيتي سره چې چونکه امنډمنټ نه بعد په مرکز کښې هم او دلته هم څه د محکمې، شکر دے زمونږه خو هسې هم زياتې نه دي خو بيا هم مونږ دا غواړو چې که دومره ورکوئے کار دے، دا په بله محکمه کښې مونږ ځائے کړو نو دا څه بده خبره نه ده چې يو لږ کار دے او يو بله محکمه ده په هغې کښې هم لږ کار دے، د دواړو نه يو جوړ کړو خو بيا هم چې د دوي خواهش دے، ما خو يقيناً په دې باندي لکه خپله دا ذهن جوړ شوے دے چې زمونږ وخت نه دا ټولې خبرې شروع دي او دا زمونږ زاړه ممبران دي هم دغه به ئے اوري او هغې نه مخکښې څه تلل نه دي شوي خو بيا هم چونکه دومره زمونږ خوږ منستر دے، زه به هغه خپل کټ موشن واپس اخلم او که د بل چا پاتې وي هغوی ته به هم زه درخواست کوم چې هغه ئے هم واخلی خو ورسره ورسره لږ ډير ستاسو گورنمنټ په دې باندي سوچ وکړي چې دا څه خبرې نن بيانېږي، دا ماته بيان دي او ما پخپله اوريدلی دي او هيڅ قسم د دې نه زياتے پکښې راغله نه دے، هم دغه ريونيو ده، دا لائسنس دے، هغه لائسنس خو زما خيال دے واپس بيا لاړو پوليس ته که چرته لاړو؟ که ميان صاحب ته لاړو، هغه هم ميان صاحب ته لاړو پوخ ئے نه درکوي، ورته جوړوے ئے ته، دا خو ميان صاحب ته لاړو نو دا خو که يو چهاپ خانې ته ورکړي هغه به ئے هم راته چهاپ



کری، دا خو بھر ہم ڊیر خلق دی په کمپیوٹر باندې ئے چپي ته ورکری چپي ماته دا  
شے جوړ کره، لائسنس هغه به ئے هم درته جوړ کری۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: ده وئیل ډیر بنائسته ئے جوړ کرے دے۔

قائد حزب اختلاف: زما مقصد صرف دا دے چپي که چرته حکومت په دې باندې په  
سنجیدگئی سوچ وکری او میان صاحب ته راخی هم، زما اعتراض نشته او میان  
صاحب خپله محکمہ اشاری صاحب ته ورکوی نو بیا هم زما اعتراض نشته چی۔  
جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خلک صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): منسټر صاحب به وائی چپي درانی صاحب به راخی،  
هغه به اوس نه نفلونه کوی چپي خدائے درانه ولی خک محکمہ ورله ختموی، د  
ده ارادې تهیک نه دی۔

(تھقے)

Mr. Speaker: Ji, Malik Qasim Khan, Withdrawn?

ملک قاسم خان خلک: شکریه جناب۔ وزیر صاحب خو خپل وزارت چھپا هوا خزانہ قرار دیا، اس  
نے که میں اندر جاتا ہوں اوپر نہیں تو میں بہت مشکور ہوں کہ اس نے بہت زبردست اپنی کارکردگی بیان  
کی توان شاء اللہ میں واپس لیتا ہوں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا مشرانو خبرې  
وکړې او ډیر بنه Suggestions ئے ورکړل جی، زه امید لرم چپي زمونږ تریژری  
بنچز به دا کوی خو زه لږ ټیکنیکل پوائنٹ باندې یو تپوس کول غواړم چی۔  
دیکبني دوه درې خله دوه درې کټ موشنز کبني دا اوشو جی، سر، دا  
Admissibility of cut motions، دیکبني که تاسو او گورئ،

It shall not make suggestions for the amendment or repeal of any  
existing law-----

جناب سپیکر: یو منټ را کره جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، رول نمبر (g) 144

Mr Speaker: 144(g): It shall not make suggestion for the amendment or repeal of any existing law, ji.

جناب ثاقب اللہ خان چیمکنی: سر، ڊيپارٽمنٽس، آئي ٿي ڊيپارٽمنٽ شو، آئي ٿي بورڊ شو، دا سر يو Law لاندي جوڙي نو ڪٽ موشنز چي ڪله مونڙ وايو چي يره دا د بل دغه ڪنبي ضم شي، انفارميشن ڊيپارٽمنٽ ڪنبي دغه شي، Merit باندي يا په Suggestion باندي زمونڙ د مشر ورور دراني صاحب، زما خو مشر ورور د جي، د دوي چي ڪومه تجربه ده هغه I hope چي ايوب اشاري صاحب واخلی خو د ڪٽ موشن Admissibility په دي پوائنٽ باندي شته ده ڪنه چي هغه تاسو Law repeal ڪولو د پاره هغه وائي نو دا يوه خبره ده جي چي دا زما خيال ده چي Admissible به نه وي جي۔

جناب سپيڪر: نه هغوي خويو تجويز پيش ڪرو، زما خيال ده دا ذڪر دوي خپل سڀيچ ڪنبي وڪرو او د ڪٽ موشن وخت ڪنبي هغه دوي نه وو ڪري، د دي وجهه نه It was admissible ji۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

شڪريه خوادا ڪره ڪنه ايوب خان اشاري صاحب جي۔

وزير برائے سائنس اينڊ ٽيڪنالاجي: ڊيره مننه جي، شڪريه۔

جناب سپيڪر: الله د عزت در ڪري جي چي زما د هاؤس (تقته)

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سپيڪر صاحب! دا چي شڪريه نه ادا ڪوله، دا نه هم ڊيره قيمتي ادا ڪره، بس يو دوه ٽڪي نه اووئيل نو دريم ورسره تاسو اووئيل (تقته)

جناب سپيڪر: نه بس ده، نه زياته نه وه بنه۔

The honourable Minister for Revenue, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 6.

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): میں تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کب سے یار، یہ کدھر ہے، وہ دوسرا نہیں ہے؟

وزیر اطلاعات: یہ کیا ہوا، یہ کیا ہوا؟

جناب سپیکر: اچھا آپ ریونیومنسٹر صاحب آگئے جی۔

وزیر مال: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 83 کروڑ 42 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 83 crore, 42 lac and 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30<sup>th</sup> June 2013, in respect of Revenue and Estate Department.

‘Cut Motions on Demand No. 6’: Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): زہ خپل کٹ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion.

ڈاکٹر اقبال دین: میں ایک سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sanullah Miankhel Sahib. Not present, it lapses. Saeeda Batool Nasir Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ سعیدہ بٹول ناصر: پانچ لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five lac only. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present, it lapses. Mr. Sarfaraz Khan Jadoon Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Shah Hussain Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب شاہ حسین خان: سر، میں تین سو تینتیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees three hundred thirty three only. Mr. Abdul

Satar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Ghulam Muhammad Khan, to please move his cut motion.

جناب غلام محمد: نئے نئے آئے ہیں سر، اب کیا کٹ موشن لائیں گے؟ سر، میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Fazlullah Khan, Not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6.

حاجی قلندر خان لودھی: دو سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Zamin Khan, Mr. Zamin Khan, to please move his cut motion.

جناب محمد زمین خان: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ دا منسٹر صاحب نوے راغلیے دے، پہ دہی محکمہ بہ لا پوہہ ہم نہ وی نو زہ واپس اخلم خپل کت موشن۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Muhammad Reshad Khan, not present, it lapses. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: ایک تو میرا نمبر جاوید صاحب کے پیچھے سے ہٹا دیں جی، پہلے جاوید صاحب آتا ہے پھر میرا نام آتا ہے۔ میں جی پانچ ہزار پانچ سو پچھپن روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speake: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five thousand five hundred fiftyfive only. Mufti Said Janan Sahib. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you ji, withdrawn. Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Nargis Sameen Bibi.

محترمہ نرگس شمین: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five hundred only. Noor Sahar Bibi.

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! ایک سو روپے کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں سات لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں لیکن پھر اس لحاظ سے واپس لیتی ہوں کہ یہاں پر اتنے پٹواری نہیں بدل گئے کہ جتنے منسٹر بدل گئے ہیں (تالیاں) تو پٹواریوں کے ہاتھوں منسٹر صاحبان کی اتنی درگت بنتی ہے کہ کوئی ایک بندہ اس گلے کو لینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ ہر چار مہینے کے بعد نیا منسٹر آجاتا ہے اور اس بچارے کو پتہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ اب اس گلے میں ہم نے کرنا کیا ہے؟ اور دوسری بات جو سب سے Important ہے، وہ اس اسمبلی کی اپوزیشن، حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے جو لوگ ہیں، یہ ایک دوسرے کی قدر اور عزت کرتے ہیں اور یہاں پر جتنے بھی منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، سوائے ایک منسٹر کے کہ جن کا نام شیراعظم خان ہے، یہ خواتین کی بالکل نہ ہی عزت کرتے ہیں اور نہ ہی انکے اصل مقام کو جانتے ہیں، باقی میں تمام منسٹروں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ Although آج تک مجھ پر کسی منسٹر نے یہ ثابت نہیں کیا ہوگا کہ میں اسکے کسی گلے میں گئی ہوں اور میں نے کوئی کام کروایا ہے لیکن یہ اتنے اخلاق اور اتنے احترام اور اتنے طریقے سے پیش آتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہم لوگ مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہم لوگ ان کے ساتھ تعاون کریں، تو میں یہ اپنی کٹوتی کی جو تحریک ہے، واپس لیتی ہوں۔

**Mr. Speaker:** Thank you, thank you, withdrawn. Wajih-uz-Zaman Sahib, Wajih-uz-Zaman Sahib. Not present, it lapses. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, please.

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی جناب سپیکر صاحب، دیرہ مننہ۔ محترم سپیکر صاحب، ترخو پورے چہی زما علم دے، پہ دہی برصغیر کبھی د زمکو د لیند ریکارڈ ابتداء د شیر شاہ سوری پہ زمانہ کبھی شوہی وہ، ہغوی د دہی برصغیر د لیند ریکارڈ پہ ہغہ زمانہ کبھی شروع کرے وو او د ہغہ زمانہ نہ اونیسہ تر نن ورخ پورے چہی د دہی محکمہ بنیاد پہ ہغہ تائم کبھی ایبنود لے شوے وو، د دہی طریقہ کار ورخ پہ ورخ بانڈی پیچیدہ نہ پیچیدہ تر کیری لگیا دے، مشکل نہ مشکل کیری لگیا دے او دغہ وجہ دہ چہی نن پہ دہی تائم کبھی د آئی تی پہ دہی دور کبھی ہم چہی پہ

تولہ دنیا کبھی دا تول سستیمونہ کمپیوٹرائزڈ دی او پکار دا دہ چہ پہ دہ تائم کبھی زمونہ د لینڈ ریکارڈ مکمل طور باندہی دا کمپیوٹرائزڈ وے او خلور کالہ د دہ گورنمنٹ ہم اوشول او دلته د ایوب اشاری صاحب پہ شان زمونہ یو دیر محترم منسٹر صاحب او د ہغوی منسٹری ہم موجود دہ، د دوی د کمک د پارہ د دوی د مرستہی د پارہ خود دوی ریکارڈ اوسہ پورہی کمپیوٹرائزڈ نہ شو۔ د دہی نہ علاوہ د دہی کارکردگی دا چہ پہ خلورو کالو کبھی خلور منسٹران بدل شو، منسٹران د دغہ وجہ نہ بدلیبری چہ د دوی کارکردگی، د دہی محکمہی کارکردگی صفر دہ۔ محترم سپیکر صاحب، دوہ کالہ ورائڈی ما پہ خپلہ حلقہ ندرہ کبھی د قبرستان د پارہ خہ فنڈ ورکرے وو، یو کال مکمل پری تیر شو، ہغہ پیسہ یو خل Lapse شوہی، پیسہ ہم موجود دی، زمکہ ہم موجودہ دہ، خرخونکی ہم موجود دی خود دہی زمکہی انتقال اونہ شو پہ یو کال کبھی، دویم کال بیا ورباندہی تیر شو۔ نن ہم سحر زہ د دی او آر دفتر تہ ورومبے تلے یم، دویم کال کبھی ہم دا اوس د جون میاشت دہ او پہ دوہ کالو کبھی د قبرستان د شل کنالہ زمکہی انتقال نہ کیبری، دا د دغہ محکمہی کارکردگی دہ، دا دغہ پیچیدہ طریقہ کار دے۔ نن چہ یو سرے لینڈ اورنرز د خپلی زمکہی فردونہ رااوباسی چہ ہغہ تہ کوم تکلیف رسی نو د دغہ سستیم د دغہ محکمہی اصلاح کول ضروری دی۔ ہغہ دقرون وسطیٰ سستیم تر اوسہ پورہی پہ دیکبھی جاری دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ منسٹری، یہ جو محکمہ ہے ریونیو کا، یہ محکمہ ایسا ہے یا منسٹر اسکولینا نہیں چاہتے؟ چار سالوں میں چار منسٹر، یہ محکمہ اتنا بے سہارا، ایسا متیم کیوں ہے، کوئی اس منسٹری کو لینا نہیں چاہتا یا منسٹر بدل جاتے ہیں؟ میرے نوٹس میں تو یہ بات آئی تھی کہ اس منسٹری پر Toss ہوا تھا کہ ایک سال ایک منسٹر رہے گا، دوسرے سال دوسرا (تالیاں) یا تو یہ بہت اہم منسٹری ہے، اس میں کوئی بہت Benefits ہیں، بہت پیسہ ہے کہ اسکو ہر کوئی لینے کیلئے تیار ہے یا پھر اتنا Rejected، اتنی ناکارہ منسٹری ہے کہ اسکی سمجھ نہیں آتی، بہر حال چار سالوں میں کسی نے یہ ذمہ داری نہیں اٹھائی اس محکمے میں، اگر اتنی بے کار منسٹری ہے، اتنا بے کار محکمہ ہے،

اتنا اس میں کام ہونا ہے، اتنے گھیلے ہیں، اتنی کرپشن ہے تو کوئی منسٹر، کوئی اسکے قابل نہیں تھا کہ کوئی ریفرمز پر وگرام لاتا ہے، کچھ تو پیش قدمی کرتا؟ کوئی ایسا کام نہیں آیا اور صرف یہی سامنے آیا کہ منسٹر بدلے جا رہے ہیں، حالانکہ حکومت کی طرف سے اعلانات بہت ہوئے ہیں کہ ہم پٹواری سسٹم ختم کریں گے، اسکو کمپوٹرائز کریں گے، اس میں ریفرمز لائینگے لیکن کچھ بھی نہیں ہوا، سوائے اسکے کہ منسٹر بدلے جائیں اور شازی خان کا تو ہمیں آج ہی پتہ چلا کہ انہوں نے چھوڑ دیا بلکہ قلب حسن صاحب نے بہت ارادے اور بڑے دعوے کئے تھے کہ ہم ان شاء اللہ اس پر کام کریں گے، بڑی تجاویز آئیں ہیں لیکن بہت مایوسی ہوئی آج یہ سن کے کہ کام وہیں کے وہیں، بلکہ ایسا ہوا ہے تھینک یو۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جناب سپیکر، بڑی مہربانی آپ کی۔ اس طرح ہے کہ تین چار مہینے پہلے میں نے ایک سوال جمع کرایا تھا اسمبلی میں، تو اس وقت قلب حسن صاحب منسٹر تھے، انہوں نے مجھے اسکا جواب بھی دیا تھا اور یقین دہانی بھی کرائی تھی لیکن تین مہینے گزر گئے، چار مہینے کہ وہ اسی طرح پڑا ہوا ہے کہ تحصیل میں TRAs ہوتے ہیں اور پٹواری ہوتے ہیں، TRA گریڈ 7 میں بھرتی ہوا تھا اور پٹواری گریڈ 5 میں، اب پٹواری چلا گیا گریڈ 9 میں اور TRA بیچارہ وہی گریڈ 7 میں ہے، تو منسٹر صاحب نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اس کو ہم ٹھیک کر لیں گے اور انکو بھی گریڈ 9 دے دیں گے لیکن ابھی تک نہیں دیا ہے، اگر منسٹر صاحب یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ مجھ سے عنایت اللہ خان جدون صاحب رہ گئے تھے، وہ Absent ہیں۔ اچھا قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! کٹ موشن لانے کا مقصد یہ تھا کہ یہ بہت ہی منہ زور محکمہ ہے، اسے کوئی کنٹرول نہ کر سکا، درانی صاحب کی حکومت میں بڑی انہوں نے کوششیں کی کہ اس وقت کچھ نہ کچھ، لیکن اس کے بعد اب یہاں تک پہنچا، پہلے حبیب صاحب پھر اس طرح سے چینیج ہوتا رہا، ابھی شازی خان کے پاس آگیا تو ہر گورنمنٹ نے کمال یہ کیا ہے کہ اپنی ذمہ داری سر سے اٹھادی اور اسکو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے حوالے کر دیا، بجائے اس کے کہ اس میں کوئی ریفرمز لایا جاتا، ان لوگوں کو کوئی راہ راست پر لایا جاتا کہ جو ہو رہا ہے ریونیو میں، وہ مجھ سے آپ بہتر جانتے ہیں، کس علاقے میں کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے؟ تو یہ محکمے کی ذمہ داری گورنمنٹ نے اپنی Writ اس سے اٹھادی تو جب یہ ڈسٹرکٹ کے پاس پہنچا تو

ڈسٹرکٹ کا بیچارہ ڈی سی او بے بس ہو گیا، ڈی او آر بے بس ہو گیا کیونکہ کنٹرول کمشنر کے ہاتھ میں چلا گیا، اب کمشنر کتنی بڑی پوسٹ، ڈویژن کا وہ مالک اور وہ اسکا تعلق جو ہے پٹواری سے ہے۔ اب پٹواری کسی کی بھی نہیں مان رہا، چونکہ اسکا تعلق کمشنر سے ہو گیا، اب نہ اسے منسٹر کی پروا ہے، نہ اسے کسی ایم پی اے کی پروا، غریب کسان اس سے کیا پوچھے گا؟ تو وہ من مانیاں کر رہا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ کس طریقے سے انکی تبدیلیاں ہو رہی ہیں؟ حالانکہ میں اس بارے میں بولنا نہیں چاہتا تھا، چونکہ شازی خان میرا بھائی ہے، میرا کلی وال ہے اور اس محلے کا جو ہیڈ ہے، ایوب وقار صاحب بہت Honest Officer ہے، وہ ایس ایم بی آر ہے، وہ میرے علاقے سے تعلق رکھتا ہے اور میرا اپنا ہے، بہت ہی اچھا آفیسر ہے لیکن کنٹرول نہیں ہو سکا، اس پر بڑے افسوس سے اور لوگ اتنا روتے ہیں اور اتنی تکلیفیں ہیں روز روز اور پتہ نہیں چلتا ہے کہ آج پٹواری کہاں ہے اور کل کدھر ہے؟ اور یہ حلقے ہیں اور ان حلقوں پر وہ چند لوگ جن کی Writ ہے محکمے میں، وہ اس پر آتے ہیں اور وہ ایسے منہ زور ہیں کہ میرے خیال میں وہ ساری ایڈمنسٹریشن انکے کنٹرول میں ہوتی ہے، تو میں نے دکھ سے یہ کٹ موشن لائی ہے کہ آیا اس پر کوئی گورنمنٹ اپنی Writ قائم رکھے گی یا اسے اپنی ذمہ داری اپنے گلے سے اتار کر بجائے اسکے کہ یہ منسٹر کے Under رہتا، جب تک یہ منسٹر کے Under تھا تو کچھ اس میں کام ہو رہا تھا، اسکو پتہ تھا کہ مجھے منسٹر بھی چیک کرتا ہے اور اسکے بعد میرا ایم پی اے بھی مجھ سے پوچھ سکتا ہے اور یہ بالکل اسکو اپنی ذمہ داری اٹھالی ہے اور اس کی بالکل کارکردگی ناقص ہے لیکن میں چونکہ اس پر یہ سننا چاہتا ہوں کہ چونکہ اب میرے بھائی کے پاس یہ محکمہ آ گیا ہے، اگر اس نے کوئی ایشورنس دی کہ یہ تھوڑے دنوں میں کچھ اس پر اپنی Writ کو قائم کر سکیں گے تو ہم اس کے ساتھ اس پر کوآپریشن کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much، جناب سپیکر، بہت شکریہ آپ کا۔ میں شازی صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ابھی وزارت لی ہے، جناب سپیکر! میں شازی خان صاحب کے پاس حاضر ہوا تھا تو میں نے جاتے ہوئے پوچھا کہ شازی خان صاحب! میں آپ کے ساتھ افسوس کروں یا آپ کو مبارکباد دوں؟ یہ بڑا اچھا ہمارا بھائی ہے، اس نے کہا ہے یہ مبارکباد والی تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، باقی آپ یہ ہے کہ آپ افسوس کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ جناب سپیکر، یہ بڑی ایک دلچسپ بات ہے کہ جب بھی ہمارا بحث آتا ہے، اور کوئی چیز نہیں بدلتی لیکن ریونیو منسٹر بدل جاتا ہے اور جب ہم کٹ موشن



لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ منسٹر تو نئے آئے ہوئے ہیں، میری منسٹر کے خلاف کٹ موشن کبھی بھی نہیں ہوتی، ہمیں احترام ہے، ہم ہمیشہ کٹ موشن ٹھکے کے خلاف لاتے ہیں، تو منسٹر صاحب کو بھی یہ پر سنل نہیں لینا چاہیے کہ خدا نخواستہ یہ ہماری کارکردگی کے خلاف ہے، نہیں، کوئی چیز جو ہمارے نالج میں ہوتی ہے، ہم ان کے ساتھ شیئر کرتے ہیں تاکہ ٹھکے میں بہتری لانے میں ان کیلئے آسانی پیدا ہو سکے۔ یہ قلندر لودھی صاحب ہمارے بڑے ہیں، انہوں نے بہت ہی Important issue کی طرف آپ کی اور منسٹر کی توجہ دلائی ہے، میں بھی چاہوں گا کہ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ آج یہ جو پٹواری صاحبان ہیں، یہ کس کے کنٹرول میں ہیں، یہ منسٹر تبدیل کر سکتا ہے، یہ ایس ایم بی آر تبدیل کر سکتا ہے، یہ کمشنر کی پاورز ہیں یا یہ جو ڈی آر او ہیں، ان کی پاورز ہیں؟ ایک تو اس ٹھکے کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہے کہ جو آفیسر انہوں نے ضلع میں بٹھایا ہوا ہے جو ڈی آر او کے نام سے مشہور ہے، وہ اس کے کنٹرول میں نہیں ہے، یہ ان کا ٹرانسفر نہیں کر سکتے، یہ ان کی پوسٹنگ نہیں کر سکتے، یہ اس کو چارج شیٹ نہیں کر سکتا، یہ اس کا اختیار نہیں ہے تو لہذا جب ان کا یہ اختیار نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ Practically اضلاع میں ریونیو منسٹر اور ایس ایم بی آر کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ جناب سپیکر، پہلے پھر بھی کوئی بات مانی جا سکتی تھی، اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کمشنر صاحبان کے پاس یہ اختیارات ہیں، کچھ کا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کے پاس ہے لیکن جو ڈی او آر جس کا اختیار ہونا چاہیے، جو آفیسر وہاں بیٹھا ہوا ہے، جس کا کام ہے کہ پٹواری کی مانیٹرنگ کرے، جس کا کام ہے کہ لوگ اس کے پاس آ کے شکایت کریں، اس کو پتہ ہو کہ کونسا پٹواری کام کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے؟ اس کے پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں، تو ایک یہ آج معلوم ہو جائے، اگر منسٹر صاحب کو پتہ ہو، مجھے یقین ہے کہ ان کو بھی پتہ نہیں ہوگا، مجھے یقین ہے کہ شاید اس کا جواب ابھی کسی کے پاس نہیں ہے کہ یہ اختیارات کس کے پاس ہیں؟ میری اور ایک بڑی معصومانہ ریکویسٹ ہے ان سے کہ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی Tenure رکھا ہوا ہے جناب، کسی کا دو سال، کسی کا تین سال، یہ جو پٹواری بادشاہ ہے، اس کیلئے بھی کوئی Tenure رکھ دیں۔ مجھے پتہ ہے کہ پشاور میں نہیں رکھ سکتے، یہ آپ کیلئے مشکلات ضرور ہیں یا کہیں اور بھی مشکلات ہوں، ایسٹ آباد میں بھی ہمیں مشکلات نظر آتی ہیں لیکن جو پٹواری ایک دفعہ سٹی کے اندر کام کرے، کم از کم دس سال اس کو اربن ایریا میں، تو رول ایریا میں بھی جا کر، بہاڑی علاقوں میں بھی جانا چاہیے۔ چند پٹواری ہیں جنہوں نے Monopoly بنائی ہوئی ہے، جو خاص ایریا ہے، پتہ نہیں خاص ایریا کو کیا کہتے ہے؟ میں منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ اس کے باہر نہیں جاتے اور اگر ضرورت پڑے تو کمشنر تبدیل ہو جاتے ہیں، ضرورت پڑے

تو ایس ایم بی آر کو بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے، میں نہیں کہتا، میں جرات نہیں کرتا کہ میں یہ کہوں کہ اگر ضرورت پڑے تو منسٹر کو بھی تبدیل کروادیں، یہ میں جرات نہیں کر سکتا، میں ایسا سوچتا نہیں ہوں۔ جناب سپیکر، یہ وہ محکمہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی پریشانیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، آج بھی اپنی زمین کا ایک فرد، ایک پیپر لینے کیلئے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں اور جب وہاں دفتر میں پہنچ جائیں تو جو ڈیمانڈ ہوتی ہے، یہاں کہتے ہوئے مجھے بہت افسوس ہو گا کہ اگر میں کہوں کہ یہ کیوں؟ نہ کوئی ایسی بات ریونیو محکمہ کرتا ہے کہ ہر پٹواری اپنی یونین کونسل کے آفس میں بیٹھے، جس کا وہ علاقہ ہے وہاں بیٹھے، وہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں آکر بیٹھتا ہے۔ لوگ دو دو ہزار روپے خرچ کر کے ان کو ملنے آتے ہیں، یہ بادشاہ صاحب کہتے ہیں کہ آج میں ڈی سی او کی میٹنگ میں گیا تھا، آج میری ہائی کورٹ میں پیشی تھی، آج مجھے کمشنر سے پیشی تھی، لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں، تو ہماری ان سے ریکویسٹ ہو گی اس محکمے سے، اس محکمے کے افسران بالا سے اور منسٹر صاحب سے بھی، کہ دنیا کیلئے نہیں تو آخرت کیلئے کم از کم جو باقی دن بچے ہیں، کوئی ایسی ایک Visible change اس محکمے میں نظر آئے کہ ہم اپنے اس بھائی پر ہمیشہ سے فخر کرتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ اس بات پر بھی ہمارے سوالوں کا جواب دیگا اور پھر ہم شاید اس ڈسکشن کو ذرا آگے بڑھائیں، جناب سپیکر۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ایک حسین خواب آپ دیکھ رہے ہیں، دیکھتے رہیے۔ نصیر محمد خان۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: بہت زیادہ شکریہ، جناب سپیکر۔ اس میں بالکل یہ بات حقیقت ہے کہ ہمارے اس اسمبلی میں اگر کوئی آدمی اس کی خامیاں گنے گا تو وہ یہ ہونگی کہ ہمارے محکمہ مال کے وزیر بار بار تبدیل ہوتے رہے، اس کے پہلے وزیر تھے، ہمیں یاد پڑتا ہے، اچھے دنوں کی بات ہے، حبیب الرحمان تنولی صاحب، پھر اس کے بعد مخدوم مرید کاظم صاحب کے پاس یہ وزارت آگئی، پھر یہ چکر لگتی گئی اور قلب حسن صاحب کے پاس پہنچی اور آج یہ لونڈی ہے جناب شازی خان کی۔ شاید یہ تو پارٹی کے اپنے معاملات ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے مانسہرہ تک پھر پہنچ گئی۔

مفتی کفایت اللہ: میں اسی لئے بول رہا ہوں کہ یہ تو پارٹی کے اپنے معاملات ہیں، میں اپنے۔۔۔۔۔

ایک رکن: محمود زیب خان بھی۔

مفتی کفایت اللہ: محمود زبیب صاحب، ہاں ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے، تھوڑی دیر کیلئے ان کے پاس بھی۔ میں جو بات کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ جب وزیر کوئی پٹواری تبدیل کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ کرپشن ہوتی ہے، اب جب کمشنر تبدیل کرتا ہے تو کیا کرپشن ختم ہو جاتی ہے، کیا ہمارا کمشنر اتنا ایماندار ہے؟ آپ مجھے معاف کریں، حکومت والے ناراض نہ ہوں، میں ہمدردی کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ میں نے کمشنر صاحب کی شکایت کی ہے اپنے ایس ایم بی آر سے اور ایس ایم بی آر نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے، پھر اسی کمشنر کی میں نے شکایت کی ہے قلب حسن صاحب سے اور انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے، پھر وہی دکھڑا میں لے کر گیا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس اور پھر میں احتجاجاً کچھ عرصے کیلئے نہیں گیا لیکن وزیر اعلیٰ صاحب اس کمشنر صاحب کے سامنے بالکل بے بس تھے۔ اب آپ کہہ رہے تھے، حکومت والے کہتے تھے کہ کمشنری نظام بحال کرنا چاہیے، وہ یہ ہے، وہ جو کمشنری نظام کی آپ بات کر رہے تھے کہ Devolution ہو گیا اور یہ نیا آرڈیننس آ گیا، یہ غلط ہو گیا، تو کیا آپ ہمارے پٹواری کو تبدیل کرنے کیلئے ہمارے لئے وہاں ایک آدمی مقرر کرنا چاہتے تھے، اور تو کوئی کام نہیں کر رہا؟ جناب سپیکر، میرا مسئلہ وزیر نہیں ہے، میرا مسئلہ کرپشن ہے اور اگر کرپشن ختم نہیں ہوتی تو میں کہاں جا کے اس کی بات کروں؟ اور جب ڈی او آر ملوث ہوتا ہے، اس کا آفس اور جب کمشنر اس کے اندر ملوث ہو جاتا ہے تو کرپشن کی شرح میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کوئی ایک پٹواری آئے اور یہ بات ثابت کرے کہ مجھے میرٹ کی بنیاد پر تبدیل کیا گیا، میرٹ کی بنیاد پر اور اتنی زیادہ کرپشن ہوتی ہے کہ اس کرپشن کا احساس لوگوں کو ہو ہی نہیں سکتا اور یہ حکومت اچھا کرتی ہے، میری رائے یہ ہو گی کہ یہ کم از کم اس کرپشن کے معاملے کے اندر تعاون کریں۔ اب جو شازی خان آیا ہے، یہ Challenger قسم کا آدمی ہے، مرد بحر ان ہے، قابل آدمی ہے، ہم جانتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کو یہ محکمہ اسی لئے دیا گیا ہے کہ اس بے لگام گھوڑے کو ہاتھ ڈالا جائے، اگر یہ ہے تو پھر یہ مبارکباد کے قابل ہے، میں مبارک دیتا ہوں اور اگر ایسا نہیں ہے تو میں مبارک نہیں دینا چاہتا، میں اس پر افسوس کرنا چاہتا ہوں، یعنی اس کو ایک ایسے کام کے اندر پھنسا دیا کہ جو اچھا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ہم سیاسی لوگ ہوتے ہیں، ہماری اپنی اپنی جماعتیں ہوتی ہیں، ہماری Politics الگ الگ ہوتی ہے لیکن بہت ساری باتیں ہماری مشترک ہوتی ہیں، جس طرح انجمن تاجران والے آپس میں مختلف ہونگے لیکن ہمارے لئے تو ان کا کام ایک ہے اور ہمارا ساتھ یہ ہے کہ ہمارے یہ سفید کپڑے ہوتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس پر کوئی داغ نہ آئے اور آج کا پٹواری اتنا زیادہ طاقتور ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے کپڑوں پر چھینٹے ڈالنا چاہتا ہے اور ہم کچھ بھی

نہیں کر سکتے، خدا کیلئے اس بے بسی کیلئے میں روتا ہوں، اس لئے میں نے یہ کٹ موشن تحریک پیش کی ہے۔ میں آج وزیر موصوف کو سنوں گا اور اس کے بعد میں فیصلہ کرونگا کہ میں نے اس پر ووٹنگ کرنی ہے یا میں نے اس کو واپس لینا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں جناب محترم وزیر صاحب کو مبارکباد دوں گا جو انہوں نے ڈیمانڈ آج اس ہاؤس کے سامنے 83 کروڑ 42 لاکھ 19 ہزار روپے کی رکھی ہے۔ یقیناً وہ اس اے ڈی پی کا حصہ ہوئی اور جب میں ابھی Table of Contents دیکھ رہا تھا تو اس میں ان کا نام ہی نہیں ہے، تو کیا ان کی جو ڈیمانڈ ہے، وہ اس کتاب میں درج ہے؟ اگر درج ہے تو کس Content میں درج ہے؟ یہ Kindly اگر ہمیں بتا دیا جائے اور کتاب آپ دیکھ لیں، مجھے تو کہیں پر نظر نہیں آ رہا ہے، نہ اس Page پر ہے، نہ اس Page پر ہے، کہیں یہ ریونیو مجھے نظر نہیں آ رہا، تو کیا اس وقت جس وقت یہ پروگرام بنا رہے تھے اور یہ ڈیمانڈ لارہے تھے تو پی اینڈ ڈی یا جس نے بھی یہ کتاب بنائی ہے، آیا اس کے کام کو نظر انداز کر دیا ہے یا اس کتاب کا یہ حصہ ہی نہیں ہے؟ دوسری بات، چونکہ ریونیو کے محکمے سے متعلق آپ کو بھی یاد ہو گا کہ پچھلے سال پٹوار خانوں کی کنسٹرکشن، تقریباً سو پٹوار خانے اس میں، شاید میری جہاں تک یادداشت کام کر رہی ہے، لکھے گئے، اگر آپ ہی بتادیں کہ آپ کے حلقے میں کتنے پٹوار خانے بنے ہیں اور ہمیں ہمارے ضلع یا ڈویژن کے لیول پر وزیر موصوف یہ بتادیں کہ آپ کے ڈویژن میں اتنے پٹوار خانے ہم نے مکمل کئے، اس سے ہماری تسلی ہو جائیگی۔ جہاں تک ہمارے اپنے حلقے کا تعلق ہے، مجھے تو نہیں یاد پڑتا کہ وہاں پہ کوئی پٹوار خانہ ہماری سفارشات پہ بنایا گیا، تو یہ دو میری معروضات ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر، پچھلے سال میں نے ایک سوال کیا تھا ریونیو کے متعلق، کہ ہمارے پٹوار خانے کے ساتھ جو حد بندیاں ہیں، اس میں جوان کے رولز ہیں، نو ہزار ایکڑ ہے یا جتنے، اس سے کافی بڑے حلقے، ان کی تقسیم کا ان کے پاس کیا منصوبہ، آیا آنے والے سال میں ہے یا نہیں ہے؟ یہ میں ذرا kindly آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہوں گا، یہ Contents اگر آپ دیکھ لیں تو اس میں کہیں یہ بھی ریونیو کا نام و نشان تک نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: نرگس ثمنین بی بی۔

محترمہ نرگس ثمنین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! خنگہ چپی زما ورونو او وئیل چپی منسٹیران راخی او بیباخی او شجاع صاحب بالکل نوے منسٹیر

دے نو مونر بہ دوئی نہ خہ تپوس و کرو؟ زہ ستاسو پہ نو تپس کنبی راولم، خلور کالہ او شو چہ زہ تحصیلدار تہ خم، پتواری تہ خم، زما خپل کار دے، زما د خپلو زمکو خبرہ دہ چہ دا زما کومہ حصہ کیری، ہغہ ما لہ بیلہ کری۔ پتواری مو تحصیلدار تہ لیری، تحصیلدار مو پتواری تہ لیری، مسئلہ مو نہ حل کیری۔ پتواری خپلی کارندی ساتلی دی، ہغوی رانہ د ریکارڈ پہ رااوبنکلو بانڈی تین تین ہزار روپی اخلی چہ دا دہی فیس دے۔ زہ تاسو نہ دا تپوس کوم، دا دومرہ غتہ محکمہ، دا دومرہ غتہ بجت مو ورلہ اینودے دے چہ دوئی کارونہ نہ کوی، دوئی خو پیدا گیر کوی۔ کہ پتواری تہ او گوری نو بنہ نہ بنہ گا دے بہ ورسرہ وی، زہ ور تہ حیرانہ شم، دوئی سرہ لیند کرو زری دی او بنہ لوئے لوئے گا دی دی او گریڈ ئے پانچ دے، نو دا دومرہ پیسہ دوئی خنگہ پیدا کوی؟ او بیا زمونر پہ شان خلق چہ مونرہ تحصیلدار تہ لار شو نو ہغہ وائی خوری دا وکیل بہ اوسا تہ، وکیل تہ فون و کری، ہغہ راشی، بنہ تانہ بہ 30 لاکھ واخلم، بل چانہ بہ 50 لاکھ اخلم نو دا کیس بہ درلہ زہ Pursue کوم، نو آیا زہ سوچ کوم چہ دا خنگہ دیپارٹمنٹ دے او پہ دہی بانڈی خلق خبری ولہی نہ کوی، خلق ولہی خاموشہ دی؟ دا خو ہغہ دیپارٹمنٹ دے چہ زمونرہ خویندو تہ پتہ ہم نہ وی، زمونرہ زمکی زمونرہ وروہ ہغوی پہ خپل نوم کری، خویندو تہ ئے پتہ نہ وی، چہ خویندو تہ ئے پتہ لگی لگی نو پتواری بہ خپلی پیسہ اخستی وی او مونرہ ئے د جائیداد نہ اوبنکلی یو۔ زہ شجاع صاحب تہ وایم چہ دا خو ہم یو شریف منسٹر دے، دا بہ د دہی خلقو، د دہی محکمہ خہ حل رااوباسی؟ او زہ ور تہ یو ریکویسٹ کوم چہ دا د بیا زما د طرف نہ تحصیلدار تہ ریکویسٹ و کری چہ کوم زما دا زمکی دی، دا د تحصیلدار، پتواری یا دا نور اہلکار چہ خوک دیکنبی Involve دی، ہغوی د ما سرہ کنبینوی او مالہ د خپلہ حصہ بیلہ کری۔ دیرہ مننہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نور سحر بی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نور سحر بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں ٹوٹ کر موشن کو واپس لیتی ہوں لیکن میری ایک دو تین باتیں ہیں کہ میں وہ کر لوں کیونکہ ٹائم کی وجہ سے آپ ہمیں بہت Ignore کر رہے ہیں، ہمیں ٹائم نہیں دے رہے ہیں بات کرنے کا، ہماری بھی کچھ باتیں ہوتی ہیں جو حکومت کو پہنچانا ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: بولیں، آپ گھنٹہ بولیں۔  
 محترمہ نور سحر: سر! آج فوزیہ وہاب کی بات تھی، تو ایک خاتون تھی، اس پر ہمیں بولنا چاہیے تھا، اس کیلئے ہمیں ٹائم نہیں ملا تو اس طرح مجھے افسوس ہے۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: بی بی! بس وہ جتنا مناسب تھا وہ باتیں ہو چکیں، اس چیز پر پھر آپ میری جگہ پہ آ کے بیٹھ جائیں۔

محترمہ نور سحر: سر، میں اپنی تعزیت پیش کروں۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: ابھی اس پہ بات کرو، بس کٹ موشن پہ بات کریں۔  
 محترمہ نور سحر: سر۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: پٹواری پہ بات کریں۔  
 محترمہ نور سحر: سر، وہ تو میں واپس لیتی ہوں لیکن میں نے کہا کہ میں ایک بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: بس تھینک یوجی، آپ بیٹھ جائیں۔  
 محترمہ نور سحر: سر، یہ تو زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! Withdrawn - یہ ابھی اس سے آپ اندازہ کریں کہ ہماری کل کتنی ڈیمانڈز ہیں 58, 59 and this is Demand No. 6. تو ہم صرف قصیدے پڑھیں گے یا بجٹ پاس کریں گے؟ (مداخلت) نہیں، کل آخری دن ہے، کل مجھے بلڈوز کرنا پڑیگا سب کو، آج جس نے جو کچھ بولنا ہے، بولیں (شور) نہیں، چھ ڈیمانڈز ہو گئی ہیں، 53 باقی ہیں، کیا کریں گے؟ (شور) چھ پہ ابھی بات جاری ہے، صرف پانچ ہوئی ہیں، ایک دن رہتا ہے، ابھی رات ہے، بارہ بجے تک بیٹھیں گے۔ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب، Withdrawn، Start please.؟  
 یا پہلے وزیر صاحب کو سن لیں، سوری، سوری۔

ڈاکٹر اقبال دین: منسٹر صاحب خو مونہہ تہ دغہ را کر ل۔  
 جناب سپیکر: میرا بھی دماغ کام چھوڑ رہا ہے۔ شجاع خان بلیز، آنریبل منسٹر۔  
 جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): شکریہ جناب سپیکر۔ معزز ممبران نے جس طرف نشاندہی کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ساری چیزیں اسی طرح ہیں جس طرح انہوں نے بیان کیں۔ مجھے شاید یہ موقع اس لئے دیا گیا ہے کہ میں اس ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی اسمبلی کمیٹی کا پچھلے پانچ سال سے ممبر رہا ہوں اور اس کا

چیسر مین رہا ہوں اور پھر جو ریونیوریفارمز کمیٹی بنی تھی موجودہ حکومت کے اندر، جس میں تین ممبران تھے، اس میں ایک ممبر تھا۔ شاید انکا خیال یہ تھا کہ ان کو زیادہ Experience ہے، یہ چیز تھوڑے وقت میں شاید آگے ٹھیک ہو سکے گی۔ جس طرف انہوں نے نشاندہی کی کمپیوٹرائزیشن کی، آپ کمپیوٹر میں کوئی چیز ڈالیں گے تو وہ آپ کو ریزلٹ دے گا۔ ٹھیک ڈالیں گے تو ٹھیک ریزلٹ دے گا، آپ اس میں غلط ریکارڈ ڈالیں گے، مردان کا جب بندوبست ہو تو لوگوں کا خیال تھا کہ پہلے سے یہ Litigation کم ہو جائے گی لیکن اس بندوبست کے بعد پہلے سے Litigation ڈبل ہو گئی کہ وہ جو پراسیس تھا اس کا، لیکن جب سوات کا بندوبست ہوا تو اس کی Litigation جو ہے، %50 کم ہوئی۔ جس جگہ بہتر کام ہوا، وہاں ضرور اس کا کچھ نہ کچھ ریزلٹ بھی آیا، جو اس گورنمنٹ میں ریفارمز شروع میں اس سلسلے میں سوچے گئے تھے۔ اب ہمارے ضلع میں 70 پٹواری ہوتے تھے 1947 سے لیکر اور یہ کوئی آج سے دو سال پہلے تک وہی 70 پٹواری ہوتے تھے۔ جب ایک نج ہوتا تھا تو اس وقت بھی 70 پٹواری تھے، اب 47 ججز اس ضلع میں کام کر رہے ہیں، وہ صبح سے شام تک، ایک پٹواری اس نج کے آگے کھڑا رہتا ہے، جس طرح جاوید عباسی صاحب نے کہا کہ وہ اپنے حلقے میں کیوں نہیں جاتا؟ تو وہ اسے صبح ہائی کورٹ میں پیش ہونا ہے، اس نے سپریم کورٹ میں بھی پیش ہونا ہے اور جب اس کے دفتر میں ایک شاگرد کو بٹھا دیا جاتا ہے کہ لوگوں کو فرد دے، پھر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ یہ لوگ ادھر بیٹھے ہیں۔ یہ دو تین دفعہ اس طرح ہوا کہ اس پر پابندی لگتی ہے، پھر کوئی آدمی نہیں ہوتا فرد دینے والا۔ Ultimately اس کا حل جو ہے، وہ کمپیوٹرائزیشن ہے، اس میں کوئی دوسری رائے ہے نہیں۔ اس طرح آپ کے قریب پڑوس کے ملکوں میں، یعنی انڈین پنجاب میں ایک پاس بک سسٹم ہے Legalized، جو آپ اپنی زمین بیچتے ہیں تو آپ اپنی پاس بک لے آتے ہیں، میں نے خریدنی ہے، میں اپنی پاس بک لے جاتا ہوں اور آپ کی پاس بک سے Minus ہو کے میری پاس بک میں جمع ہو جاتی ہے، آپ کارونیوریکارڈ آپ کی جیب میں ہوتا ہے، وہی شہادت ہوتی ہے، وہی ہم نے پچھلی دفعہ بڑا Effort کیا کہ یہاں کیوں نہیں Implement ہو سکتا؟ لیکن اس میں کبھی Legislation seriously نہ کی جاسکی اس سے پہلے۔ اب آسٹریلیا میں آپ دیکھ لیں، پرائیویٹ فرم کے پاس ایک زمین کا نظام ہے کہ آپ جب زمین ٹرانسفر کرتے ہیں تو آپ اس پرائیویٹ فرم کے پاس جاتے ہیں، وہ آپ کو ریونیوریکارڈ دے دیتی ہے، اگر Litigation ہو تو وہ پرائیویٹ فرم ذمہ دار ہے، وہ آپ کو پوری Payment کر دے گی لیکن یہ بھی ایک زمانے میں سوچا گیا کہ

یہ پرائیویٹ فرم کے اگر حوالے ہو تو اس میں پھر ایک قسم کی باتیں آئیں گی۔ اس وقت صرف پشاور میں تقریباً 80 مواضع پر کمپیوٹرائزیشن کا کام شروع ہے اور 70% کے قریب وہ کام اس میں ہو چکا ہے جبکہ اے ڈی پی کی ایک سکیم اس سال ابھی پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بجھوائی گئی ہے، سات اضلاع کی کمپیوٹرائزیشن کی، تمام پٹواری حضرات کو یہ سمجھایا گیا اس وقت کہ آپ اس کمپیوٹرائزیشن میں آئیں اور آپ اس کا حصہ بنیں لیکن شروع میں چونکہ ان کا شاید Interest نہیں تھا اس طرف، یا کوئی وہ اس سسٹم کو شاید کامیاب نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن آج کا کمپیوٹر آپریٹر ان شاء اللہ جس نے ابھی یہ ساری ٹریننگ کر لی ہے، جب یہ کام ختم ہو گا تو بس اسی طرح آپ جائیں گے اور ایک سیکنڈ کے اندر آپ کی زمین کی فرد آپ کے حوالے ہوگی۔ یہ دوسرا جو پاس بک سسٹم ہے، اس میں ان شاء اللہ، میں یہ تو نہیں کہتا کہ دو تین مہینوں میں کوئی انقلاب آ جا رہا لیکن چلیں ہم ایک موضع سے اگر اس کا سٹارٹ لے لیتے ہیں اور اگر یہ طریقہ کار پاس بک والا ایک پڑوسی ملک کے صوبے میں کامیاب سسٹم چل رہا ہے، انڈین پنجاب میں تو امید اس سے کی جاسکتی ہے کہ اس کو بھی ایک موضع میں Try کرتے ہیں۔ شاہ حسین صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا تھا، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Take up کر لیا گیا ہے، ان شاء اللہ جلد ہی اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ لودھی صاحب نے جو بات کی اور جاوید عباسی صاحب نے کی، پٹواری کی تبدیلی ڈی او آر کرتا ہے، یہ اس کا اختیار ہے کہ ڈی او آر اس کی تبدیلی کرے گا، کمشنر جو ہے جس طرح پہلے سسٹم تھا کہ آپ کا اسٹنٹ کمشنر پٹواری تبدیل کرتا تھا اور اس کے بعد جو کمشنر ہے، وہ آپ کے تحصیلدار اور آپ کے نائب تحصیلدار، ان کی ٹرانسفر/پوسٹنگ کمشنر کے پاس ہیں لیکن پٹواری کی تبدیلی ڈی او آر کرتا ہے۔ پچھلے منسٹر صاحب نے اس پر Ban لگایا تھا، Ban relaxation in the office of the Minister ہوتا تھا اور ایک سال اس کیلئے Tenure مقرر کیا گیا کہ ایک سال کے Tenure کے بعد اس کو تبدیل کیا جاسکے گا۔ لودھی صاحب اور مفتی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا، میں انشاء اللہ ان کو Ensure کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ جو آپ نے بیان کیا ہے، اس کو ان شاء اللہ میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کیلئے جلد سے جلد ٹھیک کرواؤں اس مسئلے کو جی۔ نصیر محمد خان صاحب نے جس طرف اشارہ کیا، یہ جو آج کی ڈیمانڈ ہے، یہ کوئی اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہے، یہ کمشنر آفس کی تنخواہ ہے، یہ آپ کے پٹواریوں کی تنخواہ ہے، Settlement Officer اور اس کے ساتھ Related، اس لئے یہ شاید اے ڈی پی کی بک میں نظر نہیں آئی۔ چونکہ یہ ساری ڈیمانڈ Purely تنخواہوں پر مشتمل ہے، جو ایم پی اے صاحب نے جس طرف نشاندہی کی، نرگس شمین جان صاحب نے کہ ان



کا ذاتی کام ہے اور وہ ایک سال سے آفس جارہی ہیں، وہ مجھے اس کے نام کی نشاندہی کریں، وہ ان شاء اللہ ان کا تحصیلدار بھی سسپنڈ ہوگا، وہ پٹواری بھی سسپنڈ ہوگا اور (تالیماں) ان شاء اللہ اگر ان ہی کی ضد ایسی ہے، یعنی آپ کا ایک Legal right ہے کہ وہ آپ کی زمین آپ کو تقسیم کر کے دیں تو وہ چار سال سے کس بات کا انتظار کر رہا ہے؟ میں گزارش کرتا ہوں، میں بڑا مشکور ہوں لیڈر آف دی اپوزیشن کا، باقی دوستوں کا، جنہوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لیں اور میں گزارش کرتا ہوں باقی احباب سے کہ اگر وہ مہربانی کریں اور اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: شجاع خان! بڑی اچھی Explanation آپ نے دی، میرے خیال میں اگر یہ شہر کے آس پاس کے ٹکڑے وکڑے (قطعے)، کیا کہتے ہیں اس کو؟ اس کا نظام کمپیوٹرائز کر دیا تا تو یہ ساری کٹ موشنز بھی واپس لے لیں گے۔

ایک رکن: ہو گیا جی۔

جناب سپیکر: ہو گیا جی، نہیں ارادے بڑے اچھے ہیں انکے، شاید خدا کرے کامیاب ہو جائیں۔ اقبال دین فنا واپس؟

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب! وائی:

خود خود کلی شاملات پہ ملکیت بدلوم

گوتی چہ پتی وی د کلی پتواری د سرہ

بہر حال د پتواریانو پہ زیاتولو باندی یا بدلولو باندی خو مسئلہ نہ حل کیری  
البتہ لکہ خنگہ چہ دوی او فرمائیل چہ پہ انڈیا کبھی د کوم پاس بک ہغہ سسٹیم  
دے، کہ ہغہ سسٹیم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنائستہ خبرہ ئے وکرہ۔

ڈاکٹر اقبال دین: کہ ہغہ سسٹیم کبھی یا کمپیوٹرائزڈ کہ وی، بہر حال زمونہ کار خو  
دا وو چہ دا شے ورتہ پہ گوتہ کرو، پہ نخبنہ کرو ورتہ، خو ک نر بہ پیدا شی نو  
خہ تبدیلی بہ پکبھی راولی۔ واپس ئے اخلم جی، مہربانی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب! اس منسٹری کا ماضی اور حال تو اچھا نہیں تھا لیکن شازی صاحب 'فیوچر' کی امید ہے، اچھی امید دلائی ہے اور یہ تجاویز پاس بک کی اور جو پرائیویٹ فرم ہے، یہ اچھی ہے، اس میں لیجسلیشن ہونی چاہیے، میں اپنی کٹ موشن واپس لے رہی ہوں۔ تھینک یو۔  
جناب سپیکر: ان کا سائل اچھا تھا، اچھے طریقے سے Present کیا۔ شاہ حسین صاحب۔  
جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! زہ نئے واپس اخلم جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: منسٹر صاحب نے Surety دی ہے کہ پٹواری کی حد تک کہ یہ ڈی او آر کے اختیار میں ہونگے، یہ ہونے بھی اس کے اختیار میں چاہیے کہ ڈائریکٹ وہ ان کو Deal کرتا ہے، انکی اگر یہ Surety ہے، یہ انہوں نے دی ہے تو میں ان کی اس بات پر یقین کرتا ہوں اور اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے بہت اچھے طریقے سے اور مجھے یقین ہے کہ جس طرح انہوں نے ہمیں یقین دلایا، ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ میری صرف ایک ریکویسٹ ہے ان سے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے یہاں بڑا شور اٹھا تھا کہ جو ووٹرسٹ ہے، وہ تو ہم کمپیوٹرائز کر رہے ہیں تو پتہ چلا کہ ایک آدمی کا ووٹ جو ہے، وہ ایک گاؤں سے اٹھا کر انہوں نے دوسری، یعنی President of Pakistan کا ووٹ بھی اپنے گاؤں میں لکھا ہوا تھا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس طرح کا اگر ماحول ہوتا ہے تو پھر شاید جو اس رول کو ہم رو رہے ہیں، کہیں ہم سارے یہ نہ چلائیں کہ مہربانی کر کے وہ پرانا نظام ہی واپس لے آئیں۔ تو یہ ریکویسٹ ہوگی کہ ووٹرسٹ کے ساتھ جو حالت ہوئی ہے، وہ ہمارے ریونیوریکارڈ کے ساتھ نہ ہو۔ میں اس کے ساتھ ہی واپس لیتا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ان کے آنے سے چہرے پر جو آتی ہے رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

(تہقے)

میں اس یقین دہانی کے ساتھ واپس کرتا ہوں کہ باقی کمشنر صاحب ہر جگہ اپنا حکم چلائیں، ہمارے حلقے میں وہ حکم نہ چلائیں، مجھے بہت افسوس ہو گا ورنہ پھر مجھے احتجاج کرنا پڑے گا۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی تو میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! ما دوہ خیزونہ غوبنتی وو، ہغہ دوئی وائی چپی دا د کمشنر صاحب پہ وجہ د فلانکی پہ دغہ باندھی دا فنڈ وی حالانکہ پکار دا وو چپی دے کتاب کبھی Construction of Patwarkhana، جی دا شوک ورکوی فنڈ؟ So many other things، مینجمنٹ تہ، کنسٹرکشن تہ، ریونیو بندوبست تہ، دا پول خیزونہ پہ دیکبھی شامل دی خودی کتاب کبھی د دے ذکر ہم نشتہ دے۔ چونکہ ذکر ئے نشتہ دے نو مونر۔ خنگہ دے شی تہ اجازت ورکرو؟ او کہ دا ہاؤس ئے ورکوی نو دا خود ہاؤس مرضی دہ خود آیا قانوناً دہ یا نہ دہ چپی دیکبھی ئے ذکر نشتہ نو مونر۔ نہ د دے شی یماند غواری لگیا دے نمبر ایک۔ نمبر دو ما د دوئی نہ د پتوار خانو تپوس وکرو جی۔۔۔۔۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی یو منٹ، اودریہ جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں ذرا کوسکین تو پورا کر لوں، شجاع خان!

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ نے دو دفعہ بول دیا، ابھی وہ یقین دہانیاں اگر کرتا ہے۔

وزیر مال: یہ میں نے جس طرح پہلے کہا کہ یہ اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

وزیر مال: یہ اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہے، یہ تنخواہ کا Element ہے، یہ Demands for grant میں

Volume 6 میں موجود ہے، بجٹ میں۔

جناب سپیکر: اے ڈی پی، کوئی کنسٹرکشن ڈیولپمنٹ، کچھ نہیں ہے صرف تنخواہ ہے؟

وزیر مال: صرف تنخواہ ہے۔

جناب سپیکر: جی تنخواہ باندھی خہ کوئی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: پچھلے سال یہ پٹوار خانوں کا ذکر تھا، وہ کس کھاتے میں Construct ہوئے اور کس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ ایک اور موشن لے آئیں، اس کی ریونیو کمیٹی ہے، اس کو چلی جائے گی۔  
جناب نصیر محمد میداد خیل: ریونیو کمیٹی میں پچھلے سال بھی میرا کونسیجین پڑا ہے اور ابھی تک وہ حل نہیں ہوا جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اگر آپ کو یاد ہو، آپ ہی نے میرا یہ کونسیجین ریونیو کمیٹی کو بھیجا ہے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: ہاؤس کو میں Put کرونگا جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اور ابھی تک اس میں پڑا ہوا ہے، چلیں جی وہ سب کہہ رہے ہیں کہ نیا بندہ ہے، چلو گزارہ کر لیتے ہیں ان کے ساتھ۔ میں واپس لینتا ہوں جی۔  
جناب سپیکر: Withdrawn۔ زگس شمین بی بی۔  
محترمہ زگس شمین: میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The hon`able Minister for Excise and Taxation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7.

جناب لیاقت علی شایب (وزیر آبرکاری و محاصل): تھینک یو جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 کروڑ 57 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبرکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees, 11 crore, 57 lac and 69 thousand only, be granted to Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30<sup>th</sup> June 2013, in respect of Excise and Taxation.

‘Cut Motions on Demand No. 7’: Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): کٹ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you, Durrani Sahib, Withdrawn. Sanaullah Khan Miankhel Sahib. Not present, it lapses. Zarqa Bibi.

محترمہ زرقا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! زہ خیل کٹ موشن واپس اخلم  
خویو دوہ خبری کول غوارم۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، اس محکمے کی کارکردگی جو ہے، وہ بہت زیادہ خراب ہے، اس پر وزیر صاحب کو توجہ دینی چاہیے۔ اس میں کرپشن زیادہ ہو گئی ہے، رشوت عام ہے، لوگ رشوت دیکر ٹیکس معاف کروادیتے ہیں، ٹیکس چوری عام سی بات ہو گئی ہے۔ گاڑیوں کا غیر قانونی کاروبار شروع ہو چکا ہے جو آئے روز اخبارات کی زینت بنتا رہتا ہے۔ اس کی آپ کو بھی خبر ہے، ہمیں بھی خبر ہے، اخباروں میں اشتہار دیا جاتا ہے، نوکریوں کیلئے لوگ آتے ہیں دور دور علاقوں سے، غریب اور بے بس مجبور لڑکے دور دور علاقوں سے آتے ہیں، وہ سماں ہو ٹلوں میں قیام کرتے ہیں اور اگلے دن پتہ چلتا ہے کہ یہ Postponed ہو گیا، تو یہ کیا ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ کچھ پوسٹوں پر بغیر میرٹ کے اور بغیر اشتہارات کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا جن کو دوسرے ضلعوں میں بھیج دیا جاتا ہے، پھر تین چار مہینوں کے بعد اس کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ کیا یہ میرٹ کی دھجیاں اڑانے کے مترادف نہیں ہے؟ تو میں اپنے وزیر صاحب سے اس امید کے ساتھ یہ کٹ موشن واپس لیتی ہوں کہ آئندہ اس قسم کی باتیں نہیں ہوگی اور یہ محکمے کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Good suggestion. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بٹول ناصر: جناب سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. (Applause) Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. Not present, it lapses. Sarfaraz Khan Jadoon Sahib. Not present, it lapses. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: سر، زہ د چار سو چوالیس روپیہ کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred forty four only. Fazlullah Khan, not present, it lapses. Abdul Sattar Khan, not present, it lapses. Uzma Khan Bibi, not present, it lapses. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: میں اپنی کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. (Applause) Qalandar Khan Lodhi Sahib  
 حاجی قلندر خان لودھی: کٹ موشن تو میں واپس لے لوں گا لیکن ایک بات ذرا منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ سابقہ گورنمنٹ ریونیو جنریشن کیلئے شوقین لوگوں کو 25 ہزار / 30 ہزار پر نمبر ایک قوم کے نام پر، علاقے کے نام پر، اس کے اپنے نام پر وہ دیتی تھی تو اس گورنمنٹ نے اس کو ختم کر دیا، ہر گورنمنٹ کی اپنی پالیسی ہے تو اسکو ختم کر دیا لیکن ان لوگوں کو وہ 25 ہزار یا 30 ہزار نہیں مل رہے ہیں، ان لوگوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے، بس یہ ذرا ان کیلئے کوئی Safe طریقہ نکالیں۔

جناب سپیکر: واپس نہیں کی ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: واپس لیتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Malik Bacha Saleh Sahib.

جناب بادشاہ صالح: زہ دا خپل کت موشن واپس کوم خودا یو خبرہ د منسٹر صاحب پہ نوٹس کبھی راولم چپی پہ دے محکمہ کبھی د نظم و ضبط انتہائی فقدان دے او منسٹر صاحب تہ دا ریکویسٹ کوم چپی کم از کم پہ ہفتہ کبھی د یو درے ورخے خپل دفتر کبھی کبھینی، کہ د چاخہ کارونہ وی د محکمہ متعلق یا پہ دیکبھی کوم پوسٹنگز کبیری او ہغی بانڈی د دوئی خپل کنٹرول برابر کبری جی او ما خپل کت موشن واپس کرو۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: زہ نے واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Muhammad Reshad Khan. Not present, it lapses. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں بیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speake: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six thousand six hundred sixtysix only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: زہ خپل کتب موشن واپس اخلم جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you Mailk Sahib. Munawar Khan, Mr. Munawar Khan. Not present, it lapses. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میدا خیل: جناب سپیکر! میں دو سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Nargis Samin.

محترمہ نرگس شمین: جناب سپیکر صاحب! میں تین سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتی ہوں لیکن ایک بات صرف آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ خود تمام منسٹر صاحبان اور جو وی آئی پی لوگ ہیں۔ ہاں پر، ہم تو غریب لوگ ہیں لیکن یہ لوگ وی آئی پی گاڑیوں میں بھی پھرتے ہیں لیکن انہوں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مرکز میں، فیڈرل میں اور تمام صوبوں میں، پنجاب میں، سندھ میں، بلوچستان میں یہ تمام گاڑیاں جو ہیں، By name ہیں، جیسے 'Malik 1' (نمبر) ہو گیا۔ دوسرا، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے یہ سکیم کیوں شروع کی؟ جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں کے ایک ایک منسٹر کے ساتھ، ہمارے پولیس کے محکمے کے تقریباً گوئی 26، 26، جو لسٹ آپ لوگوں نے دیکھی تھی تو اس میں کتنے ہی سو لوگ ہیں، وہ وی آئی پی پروٹوکول میں لگے ہوتے ہیں تو یا تو پھر پروٹوکول اگر اپنے لئے ہے تو دوسرے جو شو قین لوگ ہیں جو کہ 'Malik 1' اور ابھی بھی چل رہے ہیں وہ نمبر، آپ لوگوں نے میرے خیال میں ان نمبروں کو پوری طرح ختم بھی نہیں کیا، تو آپ لوگوں نے دوسرے لوگوں پر بند کیوں کر دیا؟ یہ تو ایک شناخت ہے کہ اگر کوئی اپنی، جیسے آپ کہتے تھے کہ ہمیں اس صوبے کی شناخت چاہیے تو ایک شخص اپنی شناخت اگر اپنی گاڑی کو بھی دینا چاہتا ہے تو اس میں مجھے کوئی ایسی وہ بات نظر نہیں آتی، اگر آپ لوگوں نے بند کر دیا، Next government شاید درانی صاحب یا شاید شیر پاؤ خان صاحب کی ہو، چاہے پیپلز پارٹی کی ہو، تو شاید یہ لوگ پھر اسی کو شروع کر دیں گے اور تمام لوگوں کو پھر وہی ان کی شناخت

ديدي جائے گی، تو آپ لوگوں نے نہ تو ابھی پیسے واپس کئے اور نمبر وہی چل رہے ہیں لیکن اسکے باوجود میں یہ Withdraw کرتی ہوں۔

Mr Speaker: Thank you, ji. Shah Hussain Sahib, please start discussion ji, Shah Hussain

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ زہ خود ا نہ وایم حکمہ چہی دا منسٹر صاحب ڊیر شریف سرے دے خوتیر خل دا درہی خلور میاشتی مخکنہی پہ دہی ایکسائز کنہی بہرتیانہی اوشوہی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: یہ تو دوسرا سرٹیفکیٹ مل گیا۔

جناب شاہ حسین خان: پہ دہی ایکسائز کنہی بہرتیانہی اوشوہی، د اے ایس آئی او د کانستیبیلانو، پہ ہغہی کنہی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ کتا ہے، میں نہیں کتا۔ جی پہ ایکسائز کنہی بہرتیانہی شوہی وہی؟

جناب شاہ حسین خان: جی او، دوہ درہی میاشتی مخکنہی بہرتیانہی اوشوہی د اے ایس آئی او د کانستیبیلانو د پوستونو، پہ ہغہی کنہی پیسہی او چلیدلہی نو ہغہ ڊی جی صاحب غریب خان غلے کرو چہی بس تھیک دہ اوس بہرتیانہی شوہی دی نو بس خہ لہ ئے چھپرو؟ خو چہی کلہ خبرہ دہی خائے تہ اورسیدہ چہی بیا بہ دفتر تہ کس راتلو چہی ما 15 لاکھ روپہی ورکری دی، بل کس بہ راتلو چہی ما 10 لاکھ روپہی ورکری دی، چاہہ وئیل چہی ما 25 لاکھ روپہی ورکری دی۔ چہی ہغہ دا خبرہی واوریدہی، دہی نہ ہغہ سترے شو نو ہغہ اولگیدو او ہغہ آرڊرونہ ئے کینسل کرل۔ چہی ہغہ آرڊرونہ کینسل کرل نو حکومت اولگیدو ہغہ ئے بدل کرو او ہغہ آرڊرونہ ئے بیا بحال کرل۔ زہ خو بالکل پہ دہی باندہی ووتنگ ہم کوم او د منسٹر صاحب کیدہی شی چہی دوئ تہ پتہ نہ وہ او معلومات ورتہ نہ وو خو پہ دہی ڊیپارٹمنٹ کنہی بنہ ڊیرہ لویہ پیسہ چلیدلہی دہ او د پانچ لاکھ نہ واخلہ تر 25 لاکھ روپو پورہی ہلکانو پیسہی ورکری دی او ہر ہلک راغله دے او دہی جی دفتر مخکنہی ئے وئیلی دی چہی ما دومرہ پیسہی ورکری دی او دویمہ خبرہ کوم د دہی Personalized نمبرو چہی کوم دہی صوبہی تہ 50 ہزار سالانہ راتلہی کہ یو لاکھ راتلہی خو دہی صوبہی تہ راتلہی او دہی نہ مخکنہی بہ دا خلق تلل او پہ کراچی کنہی بہ ئے دا پرسنل نمبرہی اخستی، چہی دہی صوبہی تہ فائدہ راغله نو



حکومت ہفہ ختم کرل۔ دا دوہ ایشوز دی او پہ دہی باندہی بہ ان شاء اللہ ووتنگ کوؤ۔

**Mr. Speaker:** Thank you, ji. Muhammad Javed Abbasi, please start.

**جناب محمد جاوید عباسی:** تھینک یو جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ یہ بہت Important Ministry ہے، بہت Important department ہے۔ انکے ساتھ تو ایک لینڈ ریونیو اور ایک آبیانہ کے علاوہ تمام پروانشل ٹیکسز جو ہیں، انکی Collection کی ذمہ داری بھی اس منسٹری کے ذمہ ہے اور 18<sup>th</sup> amendment کے بعد چونکہ GST کی بھی Collection اب انکی ذمہ آئی ہے تو اس صوبے کے محاصل جتنے بھی ہیں سر، انکی Collection کی ذمہ داری بھی، Assessment کی ذمہ داری بھی اور لوگوں کو Net میں لانے کی ذمہ داری بھی اس محکمے کی ہے۔ ہمارا ایک بڑا رواج چل پڑا ہے کہ ہم جب بھی کوئی بجٹ پیش کرتے ہیں تو کہتے ہیں، بڑی اسکی خوشی مناتے ہیں کہ یہ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ جناب سپیکر، میں اس ایوان میں یہ بات کرنے جا رہا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہو گا لیکن جو معزز اراکین اگلے تین چار سالوں میں یہاں اسکے ممبرز ہونگے کیونکہ ایک حادثاتی طور پر ہمیں واپڈا کے واجبات ملنے شروع ہوئے تھے، یہ اس صوبہ کو دہشت گردی کی وجہ سے فیڈرل گورنمنٹ نے کافی گرانٹ دی تھی جس کی وجہ سے ہمارا جو ڈیولپمنٹ پلان تھا، وہ 28 ارب، ٹھیک ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ 74 ارب تک پہنچ گیا ہے لیکن اس میں جو صوبے کی Collection تھی، اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، جس طرح تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں، جس طرح پنشن پورے پاکستان میں بڑھی ہے، یہاں شاید ڈھائی ارب سے اب 22 ارب پہنچ گیا ہے۔ اگر اس حکومت نے Revenue collection پر پوری توجہ نہ دی تو اگلے تین چار سالوں میں یہ مشکل سے تنخواہیں دیکر، کوئی ڈیولپمنٹ پلان ہمارے صوبے کیلئے نہیں ہوگا، کوئی ڈیولپمنٹ پیسہ ہی ہمارے پاس نہ چلے گا نہیں، کہتے ہیں کہ یہ واپڈا کے واجبات بھی اگلے کچھ عرصے کے بعد ختم ہو جائیں گے اور پھر ہر وقت آپ فیڈرل گورنمنٹ سے ہی مانگیں گے اور وہ پوچھیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ غریبوں کے اوپر ٹیکس نہ ہو، ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو سرکاری ملازمین ہیں، یہ ٹیکس میں پسے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کوئی Choice نہیں ہے، افسوس کہ ان کے پیسے کاٹ دیئے جاتے ہیں، مجبوراً ٹیکس دیتے ہیں لیکن ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اس صوبے کے جو بڑے لوگ ہیں، جو بڑے Industrialists ہیں، جو بڑے ہمارے ذمہ دار ہیں، جو اس ملک میں بڑے ڈاکٹرز ہیں اور انجینئرز ہیں اور وکیل ہیں، یہ سارے ٹیکس سے انہوں نے اپنے آپ کو مبرا کیا ہوا ہے، ٹیکس سے انہوں نے اپنے آپ کو نکالا ہوا ہے، ان لوگوں کے جن کے بڑے Resources تھے، جن

کے پاس پیسہ ہے، جو ٹیکس میں اضافہ کر سکتے تھے، ہونا یہ چاہیے تھا کہ آج یہاں ہم کھڑے ہو کر کہتے کہ ہم نے اپنے صوبے کے جو محاصل ہیں، جو ٹیکس ہے، ان میں اضافہ کیا ہے، اگر پہلے ہمارا ساڑھے چھ ارب تھا تو اب ہم اس کو 30 / 32 ارب تک لیکر جاتے اور ہم کہتے کہ یہ ہماری کمائی ہے جس کی وجہ ہم نے اپنے صوبے کے آئندہ جو وسائل ہیں، یہ جو اس صوبے کی آئندہ ہماری ترقی ہوگی یا ہمارے صوبے کے آئندہ جو مسائل ہیں، ان کو Meet کرنے کیلئے اور Neat کرنے کیلئے، یہ ہمارے وسائل ہیں لیکن بد قسمتی سے اس طرف بالکل توجہ نہیں دی گئی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم لوگوں کو، یہ بات سنانے کیلئے کافی نہیں کہ ہمارے بجٹس جو ہیں، وہ ٹیکس فری بجٹ ہوتے ہیں، اس کیلئے یہ کافی نہیں، یہ حکومتوں کی ذمہ داری ہے اور پوری دنیا میں ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال لوگوں کو ٹیکس مد میں لیکر آتی ہیں، اس میں اضافہ کرتی ہیں، اپنے وسائل بڑھاتی ہیں۔ اپنے آئندہ کا جو چیلنج ہے، اس کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ ہاں مہنگائی ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ غریبوں پر ٹیکس نہیں ہونا چاہیے، مہنگائی میں جو Direct / indirect taxes ہیں، وہ بہت زیادہ ہو گئے لیکن جو لوگ ٹیکس دے سکتے ہیں، جن لوگوں کی قوت ہے، جن لوگوں کی پاور ہے، تو میں منسٹر صاحب سے بھی یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب سے 18<sup>th</sup> amendment ہوئی ہے، اگر GST کی Collection بھی آپ کے ذمے ہے تو کیا آپ کی Capacity ہے؟ کہیں دوسرے ڈیپارٹمنٹس کی طرح پھر ہمیں ایک لیٹرنہ کھینا پڑھ جائے کہ یہ کام، یہ چیزیں لینے کیلئے تو ہم تیار تھے لیکن ہماری تو Capacity ہی نہیں ہے، ہم تو کر ہی نہیں سکتے تو پھر ہمارا جو مین ہے، وہ کچھ ٹھیک نہیں جائے گا۔ تو میری یہ خواہش ہے کہ کیا وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ آئندہ Tax collection میں اضافہ کرنے کیلئے، اس صوبے کے محاصل میں اضافہ کرنے کیلئے، اس صوبے کے وسائل بڑھانے میں سارا زمانہ، ہم نے صرف فیڈرل گورنمنٹ کو، ڈونر ایجنسیز کو دوسری طرف بھی دیکھنا ہے، زندگی گزارنی ہے کہ بس وہاں کچھ ملے گا تو یہاں ترقی ہوگی، وہاں سے کچھ ملے گا تو ہم ملازمین کو تنخواہ دینگے، تو کتنا عرصہ ہم Survive کریں گے؟ تو میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب میرے سوالات پہ Response کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کروں گا کہ ہاؤس کے فلور پر Direct allegations کیلئے کچھ Written

proof، کوئی ایسی چیزیں ہوں نا، آپ کو آزادی ہے، آپ بول سکتے ہیں، Parliamentary language

میں سب کچھ، لیکن کچھ اجتناب کیا جائے جب تک کوئی Written proof نہ ہو، ایسی چیزیں جو آپ پھر Produce کر سکیں، تو ایسا بالکل آپ کر سکتے ہیں لیکن جب Written proof نہ ہو، اچھا ثبوت نہ ہو تو پھر وہ پیش کرنا ذرا اچھی بات نہیں ہوتی۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ کٹوتی کی تحریک لانے کا میرا مقصد یہ تھا کہ میں وزیر صاحب کو یہ گزارش کروں کہ جب آپ نے گاڑیوں کے سپیشل نمبر کا فیصلہ کر لیا کہ وہ ختم کر دیئے تو پھر آپ کو پیسے دے دینا چاہیے تھے، اب آپ پیسے نہیں دیتے تو اس میں آپ کی کیا نیت ہے، یہ فیصلہ دوبارہ آپ تبدیل کرنا چاہ رہے ہیں؟ اگر آپ دوبارہ فیصلہ تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ تو پھر یہ جو پیسے جمع ہوتے، اس کی Circulation ہوتی ہے معیشت میں اور ہر دن کے حساب سے اس کا بہت بڑا مارک اپ، آتا ہے، اگر آپ یہ رقم اپنے پاس رکھ لیتے ہیں یا بینک میں رکھتے ہیں اور اس کو ایک مہینے کے بعد یا ایک سال کے بعد دیتے تو اس کی جو Circulation ہوتی ہے یا مارک اپ، آتا ہے، اس کا تو بہت بڑا حجم ہوتا ہے، اس کے معنی ہیں کہ اصل زر پہ وہ جو شرح ہے، وہ زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اس کی تو ایک تشفی والا، تسلی والا جواب چاہیے ہو گا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم نے پیسوں کو واپس نہیں کر دیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ اگر میری اطلاع ٹھیک ہے تو ہم گزارہ کرتے ہیں، ہمارا صوبہ گزارہ کرتا ہے مرکز کی آمدن پر اور تقریباً 85% یہ مرکز ہمیں دیتا ہے اور 12, 13, 14% ہم اپنا حاصل جو ہیں، وہ پیدا کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں جو حاصل ہیں، وہ حاصل پیدا کرنے کا محکمہ یہی ہے، اگر حکومت خیر پختو نخواستہ حاصل پیدا کرتی ہے تو وہ لیاقت شباب صاحب کا جو محکمہ ہے، وہ پیدا کرے گا۔ ہمیں تو یہی چاہیے تھا کہ ہم اگر بالفرض ہو سکتا ہے کہ ہمارے مرکز سے تعلقات خراب ہوتے ہیں اور وہ ہمیں کتنا ہے کہ بھائی خود آپ پیدا کریں اپنے ذرائع، تو ہم نے اس کیلئے کیا کیا ہے؟ اس سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ کوتاہی ہوئی ہے اور یہ مناسب نہیں ہوا۔ تیسری بات یہ ہے کہ ٹیکس ادا کرنا یہ قومی ذمہ داری ہے لیکن یہاں ٹیکس چور موجود ہیں اس صوبے کے اندر اور انکے بہت لمبے لمبے ہاتھ ہیں، اب ان ٹیکس چوروں پر ہاتھ کون ڈالے گا؟ اور جناب وزیر محترم نے اس سلسلے میں ان کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے کہ کوئی اگر ایسا پردہ نشین سامنے آجائے، ہمیں پتہ چلا ہے کہ کون آدمی ہے جو بڑی بڑی باتیں کرتا ہے اور ٹیکس ادا نہیں کرتا، یہ بھی محکمے کی ذمہ داری ہے، اس نے یہ نہیں کیا، تو اس بارے میں میں وزیر موصوف کو سننا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔ آریبل نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہاں اسمبلی میں تقریباً جتنے بھی ارکان صوبائی اسمبلی ہیں، وہ قابل احترام ہیں، ہماری بھی کوشش ہوتی ہے کہ محترم وزراء کا انتہائی خیال رکھیں، عزت کریں اور یہ فرض ان کا بھی بنتا ہے کہ ہمارا تھوڑا بہت خیال رکھا کریں۔ میں محکمے کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا، مجھے اگر گلہ ہے تو جناب وزیر صاحب سے ہے کہ اسی اسمبلی میں ہمارے ڈسٹرکٹ لکی میں کچھ پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی تھیں، میں نے ان سے بات کی اور بڑے خشک ہونٹوں میں انہوں نے کہا کہ جی یہ ہم اپنے ورکرز کو دینگے، تو جس طرح خشک ہونٹوں پہ انہوں نے میرا دل توڑا تو آج ایک موقع اور آخری موقع شاید اس اسمبلی کا مجھے بھی مل رہا ہے تو میں بھی اسی طرح اسی خشک ہونٹوں سے ان کو انکار کرتے ہوئے اپنی کٹ موشن پہ زور دوں گا۔

Mr.Speaker: Thank you, contesting. Nargis Samin Bibi

محترمہ نرگس شمین: جناب سپیکر صاحب! دا محکمہ چپی کوم د تیکس ٹے مونر تہ پسی رالیرلی دی، زہ خپلہ خبرہ کوم، تاسو بہ وایی چپی داسپی خبرہ مہ کوئی چپی تاسو سرہ Proof نہ وی۔ تیکس ٹے Double نہ Triple تہ راوستلو، بیا ما د منسٹر صاحب کسانو سرہ رابطہ و کرہ نو هغوی نہ معلومہ شوہ چپی دا غلطیانی پکبئی شوپی دی نو کہ دا تیکس چپی مونر ٹے ڊیر پہ خوشحالی و رکوؤ، سر تیکس چپی پہ مونر جائز کوم گورنمنٹ لگولے دے، پکار دہ چپی هغه تیکسونہ د مونر نہ اخلی، زیات تیکسونہ چپی دوئی مونر پسی پیپرې نہ راستوی، کہ دوئی زیات تیکس نہ رالیری نو خلق بہ نہ خئی او بیا بہ خلق نورو خلقو سرہ نہ ملاویری او د رشوت خبرې بہ نہ کیبری، کوم جائز تیکس چپی دے نو مونر ٹے پہ خوشحالی و رکوؤ۔ نمبر دو خبرہ دا دہ، شاہ حسین ورور زما او وئیل چپی دې ڊیپارٹمنٹ کبئی جابونہ پہ میرت نہ، خرخ شوی دی، خالی د لیاقت شباب د محکمې ذکر بہ مونر و لې کوؤ، پہ تولو محکمو کبئی دا حال دے خکھ چپی خلور پینخہ کالہ زہ یو نوکری پسی او گر خیدم او گر خیدم، ماتہ هغه یو نوکری ملاؤ نہ شوہ خکھ چپی هغه پہ میرت وہ، هغه هلک پہ میرت راتلو، پہ میرت نہ ملاویدہ، نو زہ وایم پہ دې خبرو تاسو مہ خفہ کیبری، دا خیزونہ کیبری، دا محکمہ ڊیرہ نہایت سستہ او نا اهل ادارہ دہ او کارکردگی ٹے ڊیرہ مایوس کنہ دہ، زہ افسوس سرہ وایم او بار بار وایم چپی خدایہ دې خلقو تہ د نیکنی هدایت و کرې او کوم دا حلال رزق چپی

دے، دائے نصیب کړې او د رشوت نه او د دې حرام رزق نه ئے لږې اوساتې۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr Speaker: Withdrawn, Nagis Samin, withdrawn ji. Honourable Minister for Excise and Taxation, please.

جناب لیاقت علی شیب (وزیر آبراری و محاصل): تهینک یو جناب سپیکر۔ زه د ټولو نه مخکښې د قابل احترام مشر زمونږ د اپوزیشن لیډر جناب محمد اکرم خان درانی صاحب، د خپلې خور سعیده بتول ناصر، د خپل ورور غلام محمد خان، د خپل مشر قلندر خان لودهی صاحب، د خپلو ورونو باچا صالح صاحب، زمین خان صاحب، د ملک قاسم صاحب، د خپلې خور نگهت یاسمین ډیره مننه او شکر په ادا کوم چې دوی خپل کټ موشن واپس واخستل او بیا چې دې کومو قابل احترام مشرانو، ورونو خویندو د کټ موشن په ذریعه کوشش کړې دے چې ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ کښې چې څوک هم دی یا کومې کمزوریانې دی، هغه ئے په گوته کړې دی نو د هغوی مشکوریم چې هغوی خپل یو Positive کردار ادا کړې دے۔ جناب سپیکر صاحب، دلته یو څو بنیادی کونسچنز دی، زمونږ مشرانو کړی دی، زه کوشش کوم چې د هغې وضاحت وکړې شم او دا خپل مشران ورونه مطمئن کړې شم۔ د ټولو نه مخکښې قلندر لودهی صاحب یو بنیادی پوائنټ Raised کړې دے چې کوم Personalize numbers چې تیر گورنمنټ شروع کړې وې، زمونږ دې موجوده گورنمنټ یو Decision واخستو چې چونکه مونږ وی آئی پی کلچر ختمول غواړو او په معاشره کښې دوهره معیار ختمول غواړو نو په هغې باندې یو صاحب حیثیت سره خوبه په خپل گاډی باندې نمبر پلیټ به 25 هزار اولگوی خو یو عام انسان هغه خپل د پیسو د Shortage په وجه باندې هغه نمبر پلیټ نشی لگولے نو په دغه وجه کیبنټ یو Decision وکړو چې زمونږ د گورنمنټ چې دا وی آئی پی کلچر ختموؤ او هغه وی آئی پی چې کوم نمبر پلیټس وو، هغه مونږ دلته هم په دې هاؤس کښې د هغې یو بل، منظور شو او هغه Personalize Number Plates مونږ ختم کړل خو په هغې کښې مفتی صاحب زمونږ قابل احترام هم دا یو ټپوس کړې دے چې ډیپارټمنټ لکه دا پیسې واپس ولې نه ورکوی؟ مونږ چی Through Press هم اشتهارات ورکړی وو چې کومو خلقو دا Personalize number plates اخستی

دی، هغه کینسل شو او هغه خلق د راشی او ایکسائز ډیپارټمنټ کښې چې د کوم ځائے هغوی رجسټریشن کړے دے، هغه خپلې پیسې د واپس واخلي او د هغوی د پاره هم دې هائوس په تیر کال بچت کښې باقاعده اماؤنټ ایښودے وو چې هغه په دیکښې جی Reflect دے، دې موجوده گرانټس کښې تاسو او گورنر چې زمونږ دا Budget estimate چې کوم وو، د Current year هغه 101.793 ملین او Revised estimate چې کوم دے نو هغه 99.015 ملین دے نو دا مونږ سره چې دا کوم Saving شوی دے چې مونږ کوم ډیمانډ کړے وو او دا کمے چې شوی دے، دا هم هغه د Personalize numbers هغه پیسې مونږ سره پرتې دی۔ لا هغه خلق چې کوم ډیرو پکښې واپس واخستې او ډیرو خلقو لا Apply نه ده کړې نو دا هم هغه پیسې دی چې مونږ Throw forward کښې، Next year به هم هغه خلق راځی او دا زمونږ Liability ده د ډیپارټمنټس، د گورنمنټ چې دا به مونږ هغه خلقو ته واپس کوؤ، په دغه کښې مونږ لږه دا سستییا به کړې وی د ډیپارټمنټ د طرف نه چې زمونږ معزز شهریان دی، زمونږ د صوبې نو لکه سختی به مونږ ورسره نه وی کړې چې د هغوی هغه گاډی او نیسو، هغه نمبر پلیټس ترې کوز کړو او هغوی ته او وایو چې بهی راشی دا Payment اخلي خو دا د یو ښه شهری دا خپله زمه واری هم وی چې یو قانون جوړ شی چې هغه د راشی او مونږ به خیر دې د پاره بیا یو اشتهار ورکړو چې هغه ټول Personalize Number plates والا خلق چې کوم دی، د هغوی امانت مونږ سره دے، هغوی د راشی او دا خپلې پیسې د مونږ نه واپس واخلي ځکه چې هغه Personalize Number Plate System ختم شوی دے او پیسې په هغې کښې څه دومره خاص نه دی راغلې چې لکه مونږ وایو چې زمونږ په ریونیو بانډې به څه Effect داسې خاص پریوخی چې مونږ ته به شارټ فال راځی۔ د هغې نه علاوه مفتی صاحب خبره وکړه چې دلته کښې د ټیکس کلچر به څه Enhancement کیږی او که نه مونږ به مرکز ته ناست یو او ډونرز ته به گورو؟ نو عرض مو جی دا دے چې دلته که د بجلنې پیسې دی نو هغه هم زمونږ د صوبې دی، زمونږ خپلې پیسې دی، که د گیس پیسې راځی نو هغه هم زمونږ د صوبې خپلې پیسې دی، که د معدنیاتو پیسې دی نو هغه هم زمونږ د خپلې صوبې دی۔ باقی دلته کښې مونږ کوشش دا کوؤ چې مونږ په هغه

خلقو چي کوم لکه نشی Afford کولے، زمونڊ د گورنمنٽ هميشه Priority دا  
 وی چي مونڊر په هغوی باندې ټيکسونه سيوا نه کړو او مونڊر تاسو چي او گورو چي  
 دا هم لکه ټيکس فری بجهټ مونڊر پيش کړے دے، په ديکبني جي لکه زمونڊر دلته  
 دا خبره اوشوه، بعضي ملگرو دا خبره وکړه چي ټيکس سيوا راځي، دا هم  
 گورنمنٽ ته کريديټ ځي چي په فرسټ ټائم باندې مونڊر د پراپرټي ټيکس چي کوم  
 دے، Residential property، هغه مونڊر کمپوٽرائزډ کړه، د هغې  
 Computerized voucher جي او د هغې د پاره هم دې گورنمنٽ په تير کال  
 قانون سازي کړې وه او دې هاؤس هغه قانون پاس کړے دے چي هغې د پاره  
 مونڊر په فرسټ ټائم باندې Flat rates چي کوم دي، متعارف کړي دي او د هر  
 کور چي د هغې د سائز مطابق Flat rates دي، دا Flat rates هم مونڊر په دغه  
 باندې راوستو چي په ديکبني د ډيپارټمنټس چي کوم هغه Bargaining  
 position وي چي هغه کم شي او Original چي کوم Owner وي چي هغه ته پته  
 لگي چي زمونڊر د کور څه ټيکس دے؟ او دې سره سره زه دا هاؤس په دې باندې  
 هم Inform کول غواړم چي مونڊر اوس دغه کمپوٽرائزډ چي کوم زمونڊر  
 Vouchers دي، دا مونڊر کمرشل پراپرټي د پاره هم دا کمپوٽرائزيشن شروع دے،  
 په پيښور کبني هم شروع دے، په ايبټ آباد کبني او مردان کبني هم، ان شاء الله  
 په ټوله صوبه کبني زمونڊر دا ټول ټيکس هغه به کمپوٽرائز شي۔ باقي د گاډو  
 ټيکس دے، هغه خو مونڊر اخلو د هغه گاډو نه چي د هغوی ټوکن ټيکس وي يا  
 رجسټريشن کوي، د هغې لکه د خپل يو قانون مطابق چي څه ټيکس مقرر وي، د  
 هغوی نه هغه 'ريکوري' مونڊر کوؤ۔ د دې نه علاوه زه دا خبره د هاؤس په نوټس  
 کبني راوستل غواړم چي يقيني خبره ده، څنگه چي جاويد عباسي هم او وئيل چي  
 ايکسائز اينډ ټيکسيشن پراونشل ډيپارټمنٽ دے چي په ټيکس جنريشن کبني د  
 دې Major کردار دے، بلکه 60% ټيکس ريونيو چي کوم ده نو هم دغه  
 ډيپارټمنٽ هغه Generate کوي جي۔ دې سره سره تاسو به گورئ چي د نن نه  
 مخکبني پينځه کاله که مونڊر لاړ شو نو دا ايکسائز ډيپارټمنٽ چا پيژندو هم نه،  
 خلقو به وئيل چي دا هم هغه د افيمو د ټهيوکو هغه ډيپارټمنٽ دے، Visible نه وو،  
 نن الحمد لله تاسو به او گورئ چي نن ايکسائز اينډ ټيکسيشن ډيپارټمنٽ Visible

دے او صرف Visible نه دے جی، مونبر په دیکبني ډير Historical goals هم Achieve کړی دی جی۔ زه اکثر دا خبره کوم چې دا درې څلور کاله چې کوم زمونږ Tenure تیر شوی دے، دا هغه Crucial حالات وو چې انتهای، بل پکبني د لاء اینډ آرډر سیچویشن خراب وو جی، څنگه چې دلته زمونږ ورور سکندر شیرپاؤ خان د ملاکنډ ډویژن خبره وکړه، یقیني خبره ده چې د ملاکنډ ډویژن زمونږه اووه ډسټرکټ آفسز چې کوم دی، هغه هم د دغه بد امنی په وجه باندې بالکل Dead وو۔ هم دغسې زمونږ د سدرن ډسټرکټس چې کوم آفسز وو، هغه هم Dead وو خو بیا د ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ هغه محنت وو چې کله راسې دا ډیپارټمنټ جوړ شوی دے، د صوبې په تاریخ کبني هیچرې دې ډیپارټمنټ خپل ټارگټ نه دے Achieve کړے خو الحمد للہ دا دې گورنمنټ ته کریډټ ځی او بیا د دې ډیپارټمنټ هغه خلقتو ته د محنت په وجه چې دا څلورم کال دے چې مونږ 100% چې کوم زمونږ ټارگټ وی، د هغې نه Excess روان وو جی، (تالیان) او ان شاء الله دا کال به هم دا ټارگټ Achieve کوؤ جی۔ د دې نه علاوه دلته کبني تاسو ته پته ده چې د کارخانو مارکیټ د کله راسې جوړ شوی دے او زمونږ حکومت پورې یو گورنمنټ چې هم دلته راغلی دے، د دغه کارخانو مارکیټ نه چا ټیکس نه دے اخستے، نه ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ ترې ټیکس اخستے وو، نه ئے ترې انکم ټیکس اخستے وو او نه زمونږ هغه لوکل باډیز، نور چې کوم ډیپارټمنټس وی، د هغوی هلته نه ټیکس ریکوری شوې ده، دا هم دې گورنمنټ ته کریډټ ځی چې Last year مونږ په فرسټ ټائم باندې د هغوی چې کوم Elders وو، د هغوی سره مونږ مذاکرات وکړل او د هغوی نه په Current year، تیر کال کبني مونږ 13 کروړ روپۍ ټیکس ریکوری کړې ده (تالیان) او هغه خلق مونږ په ټیکس نیټ کبني شامل کړل، نوزه وایم چې دا یو غټ Achievement وو د دې ډیپارټمنټ چې د خپل گورنمنټ او د خپلو عوامو د پاره ئے کړے دے جی۔ د دې نه علاوه زما خور زرقا بی بی خبره وکړه چې یقیني خبره ده چې د دو نمبر گاډو کار ډیر زیات شوی دے او زرقا بی بی زما خور ده، زه هغې ته دا هم وایم چې زمونږ په نوبنار کبني هم ډیر دی او چې څوک ئے کوی، مونږ ته پته ده چې څوک ئے کوی؟ زه د هغوی



ذکر کول نه غوارم خو Any how دا يو ډيره Sensitive issue ده، دې وروستو ورځو کښې په ټول اخبارونو کښې يو سکيندل چلیدلے وو چې هغه Don دے او هغه د'پنډی' نه دا Statement ورکوی چې ما به داسې گاډی اخستل، فلانی اے تی او ته به ما دومره پیسې ورکولې، فلانی افسر ته، ډی ایس پی ته به ما دومره پیسې ورکولې خو د هغه Statement د راتلو نه مخکښې مونږ يو کیس نیولے وو او په هغې باندې ما آرډر کړے وو د انکوائري د پارہ، مونږ درې انکوائري Conduct کړې وې د هغې، کله چې هغه Statement راغلو نو هغه هم مونږ په دې انکوائري کښې Include کړو۔ زمونږ آفیسرز هغه درې واړه انکوائري Complete کړې او هغوی باقاعده Nominate کړل خلق، کوم خلق چې زمونږ په ډیپارټمنټ کښې یا مونږ سره Affiliated کوم خلق وو، هغوی مونږ په هغه رپورټ کښې Nominate کړل او هغه رپورټ مونږ واستولو پراونشل نیب ته خو زه په افسوس سره دا خبره کوم چې نیب پرې اوسه پورې څه ایکشن نه دے اخستے، ډیپارټمنټ خپله ذمه واری پوره کړې ده، مونږ ته چې کله داسې د کوم طرف نه چې Source ملاویری او Authentic source وی نو مونږ په هغې باندې ایکشن اخلو او ایکشن مواخستے هم دے خواوس هم زه دې خپلې خور ته وایم چې هر څائے کښې دو نمبر کار کیږی، که زما په ډیپارټمنټ کښې وی نو هم زه ذمه واریم، که ما د هغې تپوس او نه کړو نو بیا په ما کښې هغه اهلیت نشته خو زه صرف دا گزارش کوم چې کم از کم څنگه تاسو یو خبره وکړه چې هره هغه خبره کم از کم دا زمونږ د صوبې د ټولو نه سپریم august fourم دے چې په دې فورم باندې چې کله مونږ یو خبره کوؤ نو دا زمونږ ذمه واری جوړیږی چې مونږ هغه خبره وکړو چې هغه Authentic وی او د هغې څه Proof وی او که داسې په الزاماتو باندې خبره وی نو زه به ډیر معذرت سره دا خبره وکړم چې د ډیرو ملگرو که ما کانسٹیبل نه وی بهرتی کړے نو هغه به وائی چې نوکری خرڅې شوې او که د چا بهرتی شوے وی نو هغه به وائی چې یره ډیر بڼه کار شوے دے۔ خبره جی دا نه ده، زه دا وایم جی، زه دا خبره کوم چې څنگه زما ورور شاه حسین دا خبره وکړه، د ده د پارہ ده، چونکه هاؤس دے، د هاؤس د پارہ دا خبره For information وړاندې کوم چې د کوم ډی جی صاحب دوی خبره وکړه، د

اپوائنٽمنٽ اتهارٽي ڊيپارٽمنٽ وي، ڊي جي وي۔ نه سيڪريٽري اپوائنٽمنٽ اتهارٽي ده او نه منسٽر اپوائنٽمنٽ اتهارٽي ده، دغه چي کوم د ايڪسائز د بهرتي ذڪر زما ورور وڪرو، هم دغه ڊي جي صاحب هغه ٽائم ڪيني وو او دا په فروري ڪيني دا پراسيس مڪمل شوي دے، هم دغه ڊي جي صاحب ڪميٽي جوڙه ڪري وه او هم ڊي اپوائنٽمنٽ اتهارٽي وو، هم د دوي د دستخطو د لاندې دا خلق اپوائنٽ شويدي، په ميرٽ باندې شويدي، باقاعده پراسيس چي ڇه Legal وو هغه ٽول Complete شوي وو او د هغي نه پس ڪه هغه ڊي جي صاحب زما ورور ته وائي چي يره دا ديڪيني پيسي اخستي شوي دي، زه بيا هم جي ڊي ته تياريم، چونڪه دا د بجت اجلاس روان دے، زه خپل ورور شاه حسين ته هم دا ريكويست کوم او ٽول هاؤس ته هم دا ريكويست کوم چي هر ملگري ته چي ڇا سره جي ڇه Information وي او هر ڇه هغه سره Proof وي، Next اجلاس چي ڪيري د بجت اجلاس نه پس، دوي د ڪوئسچن راولي، زه به ئي د استحقاق ڪميٽي ته ريكويست وڪرم چي هغه د لاڙ شي، د هغه ڪميٽي او د هغي د پوره پوره Verification اوشي۔ زه اوس هم دا Surety درکوم چي کوم خلق په ديڪيني Involve وي په ڪرپشن ڪيني، ڪه زما په ڊيپارٽمنٽ ڪيني وي نو په هغي ڪيني به هيڇ Compromise نه کوم خو ڪم از ڪم ملگرو ته به دا وائيم چي ڪله خبره ڪوي نو هغه لڙ Evidence او With proof پڪار ده (ٽالياں) داسي خو ڪه مونڙه، ڇنگه چي زما يو خور دلته خبره وڪره ڪه د دغه نو ڪرو خبره شي نو وائي چي په پوليس ڪيني ٽولي نو ڪري خرڇي شوي، په سي اينڊ ڊبليو ڪيني خرڇي شوي، دا خو ڊير اسان Allegation وي خو زه خبره آخر ڪيني په ڊي راغونڊوم چي زمونڙه دا پوزيشن وي د هغه ڊيپارٽمنٽس چي په هغي ڪيني Vacancies رااوڇي چي په ڊي فلور باندې نه مونڙ حقيقت وٽيلي شو او نه زمونڙ دا ملگري حقيقت وٽيلي شي چي يره دا معاملو ڇه ده او دا ڪوئسچن وٽي راڇي؟ بيا هم زه د خپلو ملگرو د مشرانو چي ڇا دا خپل ڪٽ موشن پيش ڪري دے، چي ڇا واپس اغسته دے، د هغوي هم مشڪوريم چي کوم ملگري هغه واپس نه اخلي، زه هغوي ته ريكويست کوم چي زما د ڊي وضاحت نه پس اميد دے چي د هغوي Satisfaction به شوي

وی، Otherwise بیا ہم کہ داسپی شہ خبرہ وہ نو زما ورونہ دی، ما سرہ دا خبری  
دوئی ذاتی طور ہم کولہ شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر آبراری و محاصل: نو زہ دہی ملگرو تہ خواست کوم چہی دوئی د خیل کت موشنز  
واپس واخلی۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی، پلیز۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ جناب۔ منسٹر صاحب نے بڑی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، انہوں نے بہت Clarity سے کچھ باتیں بتائی ہیں لیکن جو تین باتیں  
میں نے ان کی طرف اشارہ کیا، شاید وہ نہ لکھ سکیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ  
نے 'فیوچر' کیلئے کیا کیا؟ چونکہ جناب اب زراعت بھی پراونشل گورنمنٹ کی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بحث پیش ہو چکا ہے، اب کیا ہوگا؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب، یہ ان کی پلاننگ اب سے ہے، حکومت آتی جاتی رہتی ہے، فرد  
نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی اچھی وہ ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: کوئی چیز ہے ان لوگوں پر جو بڑے Landowners ہیں جناب، یہ صوبے کا  
ایگر یکلچر سیکٹر ہے اور ایگر یکلچر بڑی Relay کرتی ہے ان کے اوپر۔ یہ ڈاکٹر اور جو وکلاء صاحبان ہیں، میں  
خود ایک پروفیشن سے (ہوں)، لیکن ان کے اوپر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کو کوئی ٹیکس نیٹ میں لانے کیلئے ان  
کے اوپر کوئی ٹیکس کی Proposal ان کے پاس ہے، کوئی تجویز ہے؟ ہمیں بتائیں کہ صوبے کا ریونیو کس  
طرح بڑھائیں گے؟ میں یہ کہہ رہا ہوں، میری بات یاد رکھیں کہ ہم نے صرف یہی کہا کہ وہ بھی ہمارا پیسہ  
تھا، وہ بھی ہمیں ملے گا تو اگلے تین سالوں میں اس صوبے کے پاس ڈیویلپمنٹ کیلئے بہت کم پیسہ ہوگا، بلکہ  
بالکل پیسہ نہیں ہوگا تو یہ میری تجویز ہے کہ منسٹر صاحب ہمیں کوئی Respond کریں ان معاملات پہ تو  
میں واپس لیتا ہوں لیکن یہ بتائیں کہ واقعی Seriously کوئی ٹیکس لگانے، میں نہیں کہتا ہوں کہ غریبوں  
پہ ہو اور میں کہتا ہوں کہ جو دے سکتے ہیں، بڑے لوگوں پہ ضرور، ان کو ٹیکس نیٹ میں لانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب! واپس کوئی ہے کہ Contest کوئی ہے ،  
ہغہ نہ ، بس ہغہ Contest کوئی ؟

مفتی کفایت اللہ: زہ ہے واپس کوم جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Now the motion before the House is that the cut motions moved by Mr. Shah Hussain, Naseer Muhammad Maidadkhel Sahib and Javed Abbasi may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، میں نے واپس لی تھی۔

جناب سپیکر: یار کدھر واپس کی، میں نے پوچھا بھی آپ سے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، آپ نے پوچھا لیکن میں نے کہا کہ تھوڑی سی وضاحت کے ساتھ واپس  
لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں آپ پھر Explanation شروع کرنا چاہ رہے ہیں۔ نہیں وہ نہیں، میں اور Allow  
نہیں کر سکتا۔ میں ابھی آپ سے پوچھ رہا ہوں، ہاؤس مجھے جواب دے۔

Those who are in favour of it these cut motions, they may say 'Yes' and those who are against it they may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the cut motions are defeated. Now the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

ابھی چار گھنٹے مسلسل اجلاس میں صرف چار ڈیمانڈز کو نمٹایا جاسکا۔ معزز اراکین! چونکہ بزنس بہت زیادہ  
ہے، لہذا حکومتی اور اپوزیشن کے اراکین سے گزارش کی جاتی ہے کہ کل بروقت اجلاس میں تشریف لائیں

تاکہ بزنس ہم وقت پر نمٹا سکیں۔ The Sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon. Thank you.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ 19 جون 2012ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)